عمران سیریز

ریڈ ہاک

ظہیر احمد

پیش لفظ

محترم قارئین
السلام علیکم

میرا نیا ناول " ریڈ ہاک " آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ سلور جوبلی ناول " سلور پاور " میں اس کہانی کا ابتدائیہ بیان کیا گیا تھا ۔ اسرائیل نے پاکیشیا کے خلاف جو بھیانک سازش کی تھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے دماغ اس سازش کو جان کر سلگ اٹھے تھے اور انہوں نے اس بھیانک سازش کا تاروپود بکھیرنے کا عزم کرتے ہوئے اسرائیل جانے کا پروگرام بنا لیا اور پھر وہ اپنے پروگرام پر عمل درآمد کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے ۔ اسرائیل میں داخل ہونے کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا اور وہ کس طرح اپنے مشن میں کامیاب ہوئے یہ تو آپ ناول پڑھ کر جان ہی لیں گے ۔ میں آپ کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ریڈ ہاک کو میں نے عام ناولوں سے ہٹ کر لکھا ہے ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے ایک ساتھ کئی ٹارگٹس تھے جن کے لئے انہیں الگ الگ کام کرنا پڑا تھا ۔ اس ناول میں اسرائیل کی نئی ایجنسی ریڈ ہاک سامنے آئی ہے جو بے حد خطرناک، طاقتور اور ناقابل تسخیر سمجھی

جاتی تھی مگر جب ان کا سامنا عمران اور اس کی ٹیم سے ہوا تو انہیں بھی یقین آگیا کہ عمران اور اس کے ساتھی جب کسی مشن پر نکلتے ہیں تو آندھی اور طوفان بن جاتے ہیں اور یہ آندھی اور طوفان ان جیسی بڑی اور خطرناک سے خطرناک ایجنسیوں کو بھی کسی پرکاہ کی طرح اڑا کر لے جاتے ہیں۔

اسرائیل پر لکھی گئی یہ میری پہلی کاوش ہے جسے آپ یقیناً سراہیں گے۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کے لئے اسرائیل اور زیرو لینڈ پر مبنی ناول لکھتا رہوں۔ مجھے موصول ہونے والے خطوط میں زیادہ سے زیادہ اسرائیل اور زیرو لینڈ پر لکھنے کی فرمائش کی جاتی ہے۔ تو لیجئے اسرائیل پر لکھا گیا میرا پہلا ناول "ریڈ ہاک" آپ کے ہاتھوں میں ہے کیسا ہے اس کا جواب تو بہرحال آپ نے دینا ہے۔ امید ہے آپ اس ناول کو پڑھنے کے بعد ایک بار پھر مجھے اپنی محبتوں اور خلوص بھرے خطوط سے ضرور نوازیں گے۔

والسلام

ظہیر احمد

دانش منزل کے میٹنگ ہال میں سیکرٹ سروس کے تمام ممبران موجود تھے جن میں عمران اور کراسٹی بھی شامل تھے۔ ایکسٹو نے سلور پاور کے مشن کے بعد کراسٹی سمیت ان سب کو پہلی میٹنگ کال کی تھی۔ اس میٹنگ کے دو مقاصد تھے۔ ایک کراسٹی کے لئے کہ آیا اسے سیکرٹ سروس میں شامل کرنا چاہیے یا نہیں۔ جولیا کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کراسٹی سے خوش تھے۔ اس بار بھی کراسٹی نے اپنی جان پر کھیل کر اور اپنے ہی ملک ساک لینڈ کے خلاف کام کرتے ہوئے پاکیشیا کو اسرائیل کی ایک ہولناک سازش کا شکار ہونے سے بچایا تھا۔ اگر عین وقت پر کراسٹی، عمران اور میجر پرمود کو سلور پاور کی اصل حقیقت سے آگاہ نہ کرتی تو عمران لامحالہ سلور پاور پاکیشیا لے آتا اور جب سلور پاور کی ایٹمی لیبارٹری میں چیکنگ کی جاتی تو اسرائیل کو نہ صرف پاکیشیا کی خفیہ ایٹمی لیبارٹری

کے بارے میں علم ہو جاتا بلکہ وہ اس لیبارٹری پر خصوصی ایس ایف
نامی میزائل فائر کر دیتا جس سے لیبارٹری تو تباہ ہوتی ہی اس کے
ساتھ ساتھ لیبارٹری میں موجود تابکاری اثرات پورے پاکیشیا میں
پھیل جاتے اور اس بار پاکیشیا اپنی ہی ایٹمی ٹیکنالوجی کا شکار ہو کر
ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا۔

کراسٹی کا یہ کارنامہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے بے حد سراہا تھا
اور وہ اس کا سہرا کراسٹی کے سر پر باندھنا چاہتے تھے۔ انہوں نے اپنے
طور پر ایکسٹو سے بھرپور انداز میں سفارش کی تھی کہ اب کراسٹی کو
باقاعدہ سیکرٹ سروس میں شامل ہو جانا چاہئے۔ اس نے پاکیشیا کی
کروڑوں عوام کو اسرائیل کی بھیانک سازش کا شکار ہونے سے
بچانے کے لئے جو کام کیا تھا یہ اس بات کا حتمی ثبوت تھا کہ وہ واقعی
مجرمانہ زندگی ترک کر چکی ہے اور صدق دل سے صرف پاکیشیا کے
مفادات کے لئے کام کرنا چاہتی ہے۔

میٹنگ کا دوسرا مقصد اسرائیلی سازش تھا۔ اسرائیل نے ایک
بار پھر اپنے مذموم ارادوں کے تحت پاکیشیا کے خلاف گھناؤنی سازش
کی تھی جس کا جواب دینا ان کے لئے بے حد ضروری تھا۔ ایک تو
اسرائیل کی بلیک ڈک نامی تنظیم تھی جس کے چار بڑوں نے
اسرائیلی پرائم منسٹر کے ساتھ مل کر پاکیشیا کی تباہی کی پلاننگ کی
تھی اور ایک وہ سائنس دان تھا جس نے نقلی سلور پاور اور ایس
ایف میزائل تیار کر کے اس تباہی کو حتمی شکل دی تھی۔ عمران اور

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے یہی بہت تھا کہ وہ نہ صرف اسرائیل
میں جا کر بلیک ڈک کو ختم کر دیتے بلکہ اسرائیلی سائنس دانوں کے
ساتھ ساتھ ایس ایف میزائل کو بھی تباہ کر دیتے جو خاص طور پر
پاکیشیا کی تباہی کے لئے بنایا گیا تھا۔

اس میزائل کی وجہ سے عمران کے لئے یہ مشن بے حد اہمیت کا
حامل ہو گیا تھا۔ عمران جلد سے جلد اس مشن کو مکمل کرنا چاہتا تھا
تاکہ اسرائیل کو کسی بھی طریقے سے اس میزائل کو پاکیشیا پر فائر
کرنے کا موقع نہ مل سکے۔ یہی وجہ تھی کہ عمران اسرائیل جا کر جلد
سے جلد اس مشن کو مکمل کرنا چاہتا تھا جس کے لئے وہ سیکرٹ
سروس کے ممبران کو بریف کرنا چاہتا تھا۔

سیکرٹ سروس کے ممبران کے چہروں پر بے پناہ تجسس دکھائی
دے رہا تھا جبکہ ان کے برعکس کراسٹی کے چہرے پر کسی قسم کا کوئی
تاثر نہ تھا۔ وہ ایک کرسی پر نارمل انداز میں بیٹھی ہوئی تھی اور
عمران حسب دستور کرسی کی پشت سے سر ٹکائے خراٹے نشر کر رہا تھا۔
سیکرٹ سروس کے ممبران کی بے چینی کی وجہ یہ تھی کہ وہ ابھی یہ
نہیں جانتے تھے کہ ان کا چیف کراسٹی کے حق میں کیا فیصلہ کرنے
والا ہے۔ وہ سب آپس میں اسی سلسلے پر بات چیت کر رہے تھے۔

”میں تو کہتا ہوں کہ ساری باتیں ایک طرف چیف کو اس بار
کراسٹی کو اسی بات پر کریڈٹ دے دینا چاہئے کہ اس کی وجہ سے
پاکیشیا کے کروڑوں عوام اسرائیل کی بھیانک سازش کا شکار ہونے

سے بچ گئے ہیں ورنہ اسرائیل نے جو پلاننگ کی تھی اگر ہم غلطی سے بھی سلور پاور یہاں لے آتے تو آج نہ ہم ہوتے اور نہ پاکیشیا"... تنویر نے ان سب کی توجہ اپنی طرف مبذول کراتے ہوئے کہا۔

"اس سے پہلے بھی مس کراسٹی نے ہیون ویلی میں جو کام کیا تھا وہ بھی اپنی مثال آپ تھا۔ انہوں نے وائٹ کوبرا کے خلاف کافرستان میں جس تیز رفتاری سے کام کیا تھا اور ابو عبداللہ کو وائٹ کوبرا کے ہیڈ کوارٹر سے نکال کر ہیون ویلی پہنچایا تھا وہ بھی ان کی صلاحیتوں کا بھرپور ثبوت تھا۔ ان کے مقابلے میں ہماری کارکردگی بے حد کم رہی تھی"... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اور ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ کراسٹی واقعی دل سے اپنی مجرمانہ زندگی ترک کر چکی ہے اور اس نے صدق دل سے پاکیشیا میں رہنے اور پاکیشیا کے مفادات اور اس کی سلامتی کے لئے ہمارے ساتھ کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے"... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر چیف ووٹنگ کرائیں گے تو میرا خیال ہے ہم سب کا ووٹ مس کراسٹی کے ہی حق میں ہو گا"... صدیقی نے کہا۔

"ہونا بھی چاہئے۔ کراسٹی نے جو کام کئے ہیں اس میں شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں ہے"... جولیا نے کہا۔

"اس بار تو چیف بھی کراسٹی کی صلاحیتوں کے معترف ہو گئے ہیں۔ اسی لئے تو انہوں نے خصوصی میٹنگ کال کر کے ہم سب کو

مس کراسٹی سمیت یہاں بلایا ہے۔ وہ بھی یقیناً مس کراسٹی کے حق میں فیصلہ دیں گے"... نعمانی نے کہا۔

"یہ مت بھولو کہ ہیون ویلی کے کیس کے اختتام پر چیف نے کہا تھا کہ وہ مس کراسٹی کی کڑی آزمائشیں کریں گے۔ وہ ہر طرح سے مس کراسٹی کو آزمائیں گے۔ اگر مس کراسٹی ان کے معیار پر پوری اتریں گی تب وہ اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ انہیں سیکرٹ سروس میں شامل ہونا چاہئے یا نہیں"... خاور نے کہا۔

"چیف مس کراسٹی کو جن آزمائشوں سے گزرنے کے لئے کہیں گے مجھے یقین ہے کہ یہ ان آزمائشوں پر نہ صرف پوری اتریں گی بلکہ چیف پر بھی یہ ثابت کر دیں گی کہ واقعی ان میں سیکرٹ ایجنٹ بننے کی تمام تر صلاحیتیں بدرجہ اتم موجود ہیں"... چوہان نے بھی کراسٹی کے حق میں بولتے ہوئے کہا۔ کراسٹی خاموشی سے ان سب کی باتیں سن کر مسکرا رہی تھی۔ سلور پاور کے معاملے میں پہلے چونکہ کیپٹن شکیل اور صالحہ کی ملاقات کراسٹی سے نہیں ہوئی تھی اس لئے انہوں نے اس بحث میں حصہ نہیں لیا تھا کیونکہ وہ کراسٹی کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے تھے۔

"بہرحال جو کچھ بھی ہے ہم تو بس چیف سے یہ امید لگائے بیٹھے ہیں کہ چیف اس بار مس کراسٹی کے حق میں فیصلہ دے دیں۔ مس کراسٹی جیسی ایجنٹ کی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بے حد ضرورت ہے"... صفدر نے کہا۔

" دیکھو ۔ چیف سے تو ہم سب نے ہی پرزور اپیل کی تھی لیکن بہر حال چیف کا ہی فیصلہ حتمی ہو گا "... جولیا نے کہا۔

" مس کراسٹی ۔ آپ کیا کہتی ہیں ۔ کیا چیف اس بار آپ کو اپنی سروس میں شامل کر لیں گے "... تنویر نے کراسٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں کیا کہہ سکتی ہوں تنویر صاحب ۔ فیصلہ تو چیف نے ہی کرنا ہے "... کراسٹی نے مبہم سے انداز میں کہا۔

" چلیں اور کچھ نہیں آپ یہ تو بتا سکتی ہیں کہ ہمارے ساتھ کام کرنے کے لئے آپ خود کس حد تک بے چین ہیں "... تنویر نے پوچھا۔

"بہت زیادہ ۔ اگر چیف مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل کر لیں گے تو میں اسے اپنی خوش بختی سمجھوں گی اور آپ سب کے ساتھ کام کرنے کی مجھے جو خواہش ہے اور خوشی ہو گی اس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے ۔ میں نہ صرف آپ سے بلکہ پاکیشیا میں بسنے والے ہر ایک شخص سے مرعوب ہوں ۔ یہاں کے لوگ جس قدر اپنے وطن سے محبت کرتے ہیں اور وقت آنے پر اپنے ملک کے لئے جانیں تک نچھاور کر دیتے ہیں میں ان سے بہت متاثر ہوئی ہوں ۔ مسلمانوں کے جذبہ جہاد نے میرے دل میں بھی ایسی خواہش پیدا کر دی ہے کہ میں بھی اپنے مفادات، اپنی خواہشوں اور اپنی تمام ناپسندیدہ عادتوں کو ترک کر دوں اور خاص طور پر انسانیت کے دشمنوں کے خلاف کام کروں اور اپنی زندگی پاکیشیا جیسے عظیم ملک

کے لئے نچھاور کر دوں "... کراسٹی نے کہا۔

" گڈ ۔ ویری گڈ ۔ یہی وہ جذبہ ہے جو پاکیشیا کے ایک ایک بچے کے دل میں بھی موجزن رہتا ہے ۔ اسی جذبہ حب الوطنی کی وجہ سے پاکیشیا آج تک قائم و دائم ہے اور ہمیشہ رہے گا کیونکہ پاکیشیا میں قوم کے ایسے سپوت موجود ہیں جن کے نام سن کر ہی دشمنوں کے سر جھک جاتے ہیں ۔ بے شمار غیر ملکی طاقتوں نے اور خاص طور پر یہودیوں نے اس جذبے کو کچلنے کی سر توڑ کوششیں کی ہیں مگر ان کی ہر کوشش، ہر طرح کی سازش اور ہر طرح کے شیطانی عزائم ناکام رہے ہیں اور ہر بار انہیں منہ کی کھانا پڑی تھی ۔ یہ حقیقت ہے کہ وقت آنے پر پاکیشیا کا بچہ بچہ دشمنوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جانے کا حوصلہ رکھتا ہے جس سے دشمنوں کے عزائم خاک میں ملتے رہتے ہیں اور ملتے رہیں گے "... جولیا نے کہا۔

" ان شاء اللہ "... سب نے یک زبان ہو کر کہا۔

" اس بار اسرائیل نے پاکیشیا کی تباہی کا جو خواب دیکھا تھا اس میں بھی وہ بری طرح ناکام ہو گیا ہے ۔ اس سے پہلے کہ وہ پاکیشیا کے خلاف کوئی نئی پلاننگ کرے ہم سب اسرائیل جائیں گے اور اسرائیل کو ایسا سبق سکھائیں گے کہ وہ صدیوں تک پاکیشیا تو کیا دوسرے اسلامی ممالک کی طرف بھی میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکے گا "... تنویر نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں واقعی ۔ اسرائیل نے ایک بار پھر شیروں کی کچھار میں ہاتھ

ڈالا ہے ۔ اس کا خمیازہ تو اسے بہرحال بھگتنا ہی پڑے گا"... صالحہ نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

" چیف اگر پہلے کی طرح اجازت دیں تو ہم وہاں کھل کر کام کریں گے ۔ وہاں ہم ایسی تباہی پھیلائیں گے جس سے اسرائیل کی کمر ہمیشہ کے لئے ٹوٹ جائے گی اور پھر وہ کبھی بھی سر نہیں اٹھا سکے گا"... تنویر نے کہا۔

"پہلے کی طرح سے تمہاری کیا مراد ہے"... صفدر نے تنویر سے پوچھا۔

"پہلے جب ہم اسرائیل جاتے تھے تو موت کا طوفان بن کر جاتے تھے ۔ ہمارے راستے میں جو بھی آتا تھا ہم اس کا شیرازہ بکھیر دیتے تھے ہم اسرائیل کے ڈیم، ایٹمی بجلی گھر، پل اور ان کے اسلحے کے بڑے بڑے ذخائر اڑا دیتے تھے۔یہاں تک کہ ہم نے اسرائیل کی فوج اور اس کی بے شمار فورسز کو بھی تباہ و برباد کر کے رکھ دیا تھا جس سے اسرائیل کی کمر ٹوٹ کر رہ جاتی تھی اور اسرائیل کو ہمارے خلاف سازش کرنے کے لئے سینکڑوں بار سوچنا پڑتا تھا ۔ اسرائیل کو اب بھی ایسی ہی کاری ضربات لگنی چاہئیں ۔ تب ہی ان کی طاقت کا گھمنڈ ٹوٹے گا"... تنویر نے کہا۔

"پہلے کی بات اور تھی ۔ اسرائیلی حکام اور ایجنٹ ہم میں سے کسی کو جانتے پہچانتے نہیں تھے اور نہ ہی ان پر ہماری صلاحیتیں ظاہر ہوئی تھیں مگر اب وہ ہمارے بارے میں ہر طرح کی معلومات رکھتے ہیں

ہمارے کام کرنے کا انداز، ہمارے قد کاٹھ اور ہمارے اصلی چہروں تک کا ریکارڈ ان کے پاس موجود ہے اس لئے پہلے کی بہ نسبت اب ہمارا اسرائیل میں داخلہ مشکل سے مشکل ترین بنا دیا جاتا ہے ۔ ایسی صورت میں ہمارا کھل کر ان کے خلاف کام کرنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں وہاں جا کر پوری احتیاط اور عقل مندی سے کام کرنا پڑتا ہے ۔ اس سلسلے میں عمران صاحب کی ذہانت ہی ہمارے کام آتی ہے ورنہ اسرائیل میں داخل ہونا اور وہاں اسرائیل کے خلاف کام کرنا ہمارے لئے بھی مشکل ترین ہو جاتا ہے"... کیپٹن شکیل نے بھی پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"بہرحال جو بھی ہے اس بار میں تو اسرائیل کے خلاف کھل کر کام کروں گا ۔ بار بار اسرائیل جا کر انہیں چھوٹے موٹے زخم لگانے سے بہتر ہے کہ ایک ہی بار انہیں ایسی کاری ضرب لگائی جائے جس سے وہ ہمارے سامنے کبھی سر نہ اٹھا سکیں"... تنویر نے کہا۔

"یہ سب کہنا قبل از وقت ہو گا ۔ یہ تو اسرائیل جانے کے بعد ہی پتہ چلے گا کہ ہم وہاں کیا کرتے ہیں کیا نہیں ۔ اسرائیل اب پہلے سے کہیں زیادہ پاورفل ہو گیا ہے ۔ اسے خاص طور پر ایکریمیا کی بے پناہ حمایت حاصل ہے جس کی وجہ سے وہ آئے دن مسلمانوں خاص طور فلسطینیوں پر حملے کرتا رہتا ہے ۔ اسرائیل کی حفاظت کے لئے پہلے سے زیادہ پاورفل ایجنسیاں کام کر رہی ہیں جن کے مقابلے میں دوسرے ممالک کی ایجنسیاں زیرو ہو کر رہ جاتی ہیں ۔ اب تم اس نئی

ایجنسی بلیک ڈک کے بارے میں ہی دیکھ لو۔ اس ایجنسی کو اسرائیل میں بہت کم وقت میں دوسری تمام ایجنسیوں پر برتری حاصل ہو گئی ہے۔

بلیک ڈک کا نیٹ ورک پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے جو اسرائیل کے مفادات کے لئے کام کرتا ہے اور سننے میں آیا ہے کہ اسرائیل میں بلیک ڈک کا مکمل کنٹرول ہے۔ اسرائیل میں ہونے والا ایک معمولی جرم بھی بلیک ڈک کی نظروں سے چھپا نہیں رہ سکتا۔ خاص طور پر وہ فلسطینیوں اور غیر ملکی ایجنٹوں کے خلاف جب کام کرتے ہیں تو وہ ان کی سرکوبی کے لئے اپنی پوری طاقت لگا دیتے ہیں۔ جب سے اسرائیل میں بلیک ڈک نامی ایجنسی معرض وجود میں آئی ہے فلسطینیوں کو اسرائیل کے خلاف کچھ کرنے کے لئے سینکڑوں بار سوچنا پڑتا ہے اور یہی بلیک ڈک ایجنسی کھل کر فلسطینیوں کے خلاف کام کر رہی ہے اور بڑی تیزی سے ان کی تحریکوں کو کچلتی رہی ہے یہاں تک کہ کئی تحریکیں اس بلیک ڈک ایجنسی کی وجہ سے ماند پڑ گئی ہیں اور کئی تحریک پسند لیڈر تو اس ایجنسی کے خوف سے روپوش بھی ہو چکے ہیں"... جولیا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بلیک ڈک ایجنسی میں انسان نہیں خونخوار درندے کام کرتے ہیں جو مسلمانوں کے خاندان کے خاندان ختم کرتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کے کم نومولود بچے کا بھی لحاظ نہیں کرتے اور اسے بے رحم درندوں

طرح کاٹ کر پھینک دیتے ہیں"... صالحہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ایسے درندہ صفت انسانوں کا زندہ رہنا امت مسلمہ کے لئے عذاب بنا ہوا ہے اور ہمیں اس عذاب کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنا ہو گا ورنہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی طاقت اور مسلمانوں کے خلاف نفرت بڑھتی جائے گی اور وہ ایک ایک کر کے تمام فلسطینیوں کو شہید کر دیں گے اور پھر ان سے یہ بھی بعید نہیں کہ وہ ارد گرد کے ممالک میں بھی جا کر ایسی ہی درندگی کا ثبوت دینا شروع کر دیں"... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" بہرحال ہم اسرائیل جا رہے ہیں اور وہاں پہنچ کر جب ہم انہیں اپنی کارکردگی دکھائیں گے تو ان کی درندگی اور ان کی ساری طاقت ان کے ناک کے راستے نکل جائے گی"... تنویر نے کہا۔

" ہم سب آپس میں باتیں کر رہے ہیں اور عمران صاحب یہاں ایسے سو رہے ہیں جیسے یہ یہاں سونے کے لئے ہی آئے ہوں"... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ اس کی عادت ہے۔ یہ جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے تاکہ ہم اس سے کوئی بات نہ کر سکیں"... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" چیف نے ہی اسے خواہ مخواہ سر چڑھا رکھا ہے ورنہ میرا بس چلے تو اسے اٹھا کر باہر پھینک دوں"... تنویر نے عمران کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جو آنکھیں بند کئے عجیب عجیب سے انداز

میں منہ بناتے ہوئے خراٹے لے رہا تھا۔
"لگتا ہے عمران صاحب پچھلی کئی راتوں سے جاگتے رہے ہیں"... کراسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہونہہ ۔ یہ محض اداکاری کر رہا ہے ۔ یہ جاگ بھی رہا ہے اور ہماری باتیں بھی سن رہا ہے"... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کیوں عمران صاحب ۔ کیا مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں"... کراسٹی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا مگر عمران کے انداز میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔
"عمران صاحب آنکھیں کھولیں ۔ آپ کا اسٹیشن آ گیا ہے"... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"جو مرضی کہہ لو ڈھیٹ انسان ڈھیٹ ہی ہوتا ہے"... تنویر نے کہا تو اس کی بات سن کر سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔
"اب بس کریں عمران صاحب ۔ اتنا ڈرامہ اچھا نہیں ہوتا"... صفدر نے عمران کا شانہ پکڑ کر اسے ہلاتے ہوئے کہا جو اس کے قریب بیٹھا تھا۔
"ارے باپ رے ۔ وہ بھاگ گئی ۔ پکڑو ۔ پکڑو اسے ۔ جانے نہ پائے"... عمران نے اچانک بوکھلا کر آنکھیں کھولتے ہوئے کہا مگر پھر سب کو دیکھ کر یوں آنکھیں پٹپٹانے لگا جیسے ان سب کو دیکھ کر اسے شدید حیرانی ہو رہی ہو ۔ اس کی بوکھلانے کی اداکاری پر جولیا اور تنویر کے منہ بن گئے تھے جبکہ باقی ممبران اور کراسٹی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

"کون بھاگ گئی ۔ کس کی بات کر رہے ہو تم"... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔
"ارے وہ ۔ میرے ہونے والے بچوں کی نانی اماں ۔ اوہ ۔ میں یہاں کیسے آ گیا ۔ میں تو اپنے فلیٹ میں اپنے بچوں کی نانی اماں کو ان کی بیٹی کی فضول خرچیوں کے بارے میں بتا رہا تھا ۔ میرے ہاتھ میں دس روپے کا نوٹ تھا جسے بچوں کی ماں جھپٹ کر بھاگ گئی تھی"... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔
"کیا فضول بکواس ہے ۔ تم اپنے فلیٹ میں نہیں یہاں میٹنگ ہال میں ہو"... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"میٹنگ ہال میں ۔ اوہ ۔ یہ بھی خوب بات ہوئی ۔ میری شادی کے لئے پہلے یہاں میٹنگ کی جائے گی اور پھر"... عمران نے کہا۔
"اور پھر کیا"... کراسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اور پھر یہاں چھوہارے بانٹے جائیں گے اور کیا ۔ اور یہ کام عموماً دلہن کے بھائی ہی کرتے ہیں ۔ کیوں تنویر"... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو میٹنگ ہال قہقہوں سے گونج اٹھا جبکہ تنویر نے حسب عادت جبڑے بھینچ لئے تھے ۔
"میرے منہ مت لگنا ۔ سمجھے"... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔
"مجبوری ہے بھائی ۔ شادی کے بعد بندے کو یا تو بیوی کے منہ لگنا پڑتا ہے یا پھر برادر نسبتی کے"... عمران نے کہا تو ان سب کی ہنسی

تیز ہو گئی ۔ تنویر کا چہرہ عمران کی بات سن کر سرخ ہو گیا تھا مگر ایک تو وہ دانش منزل کے میٹنگ ہال میں تھا اور دوسرے سبھی ممبران وہاں موجود تھے اس لئے وہ خون کے گھونٹ بھر کر رہ گیا۔

"فضول باتیں چھوڑو اور ہم یہاں جس مقصد کے لئے آئے ہیں ان پر کچھ روشنی ڈالو"... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری ۔ میں اپنی ٹارچ فلیٹ پر ہی بھول آیا ہوں"... عمران نے کہا۔

"ٹارچ بھول آئے ہو ۔ کیا مطلب ۔ ٹارچ کا یہاں کیا کام"... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تم نے خود ہی تو روشنی ڈالنے کی بات کی تھی ۔ اب روشنی ٹارچ سے ہی ڈالی جا سکتی ہے"... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب ۔ ہم مس کراسٹی کے مستقبل پر آپ کو روشنی ڈالنے کے لئے کہہ رہے ہیں"... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مستقبل پر روشنی ۔ بھئی واہ ۔ اگر مستقبل پر روشنی ڈالی جا سکتی ہے تو سب سے پہلے تنویر کو میرے مستقبل پر روشنی ڈال کر دیکھ لینا چاہئے کہ بھائی بن سکتا ہے یا نہیں ۔ میرا مطلب ہے قانونی بھائی"... عمران نے کہا۔

"تمہارے مستقبل میں سوائے تاریکی کے اور کچھ بھی نہیں ہے"... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"یہی تو میں کہہ رہا ہوں ۔ میرے تاریک مستقبل پر تم ہی روشنی ڈال سکتے ہو اور ایک بار تم میرے مستقبل کو روشن کر دو تو پھر تاریکی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والوں میں سے تھا ۔ اس کی بات سن کر تنویر کا ایک بار پھر منہ بن گیا تھا جبکہ باقی ممبران اور کراسٹی ہنسے بغیر نہ رہ سکے تھے ۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید بات ہوتی اچانک میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر میں یکلخت زندگی کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں ۔ اس پر لگے ہوئے چھوٹے چھوٹے بلب سپارک کرنے شروع ہو گئے تھے اور ٹرانسمیٹر سے مترنم موسیقی کی آواز نکلنے لگی تھی ۔ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر فوراً ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر دیا ۔ بٹن پریس ہوتے ہی موسیقی کی آواز بند ہو گئی۔

"ہیلو ممبران"... موسیقی بند ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس چیف"... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تمام ممبران موجود ہیں"... ایکسٹو نے کہا ۔ ٹرانسمیٹر چونکہ فکسڈ فریکونسی کا تھا اور اس میں سپیکر اور مائیک ایک ساتھ لگے ہوئے تھے اس لئے اس میں بار بار اوور کہنے کی زحمت نہ کرنا پڑتی تھی۔

"یس چیف ۔ ممبران کے ساتھ کراسٹی بھی ہمارے ساتھ موجود ہے"... جولیا نے کہا ۔ ایکسٹو کی آواز سن کر سیکرٹ سروس کے

ممبران اور کراسٹی کے چہرے پر تجسس کے تاثرات اور زیادہ بڑھ گئے تھے۔ کراسٹی کے چہرے پر اب قدرے گھبراہٹ بھی دکھائی دے رہی تھی۔

"کراسٹی"۔۔۔ چیف نے کراسٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس۔ یس چیف"۔۔۔ کراسٹی نے کھڑے ہو کر گھبراہٹ بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کا انداز مؤدبانہ تھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ میری یہ پہلی میٹنگ ہے جس میں تم بھی موجود ہو"۔۔۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف"۔۔۔ کراسٹی نے کہا۔

"کیا محسوس کر رہی ہو"۔۔۔ چیف نے پوچھا۔

"میں بہت خوش ہوں چیف اور میں بے پناہ فخر محسوس کر ر ہوں کہ آپ نے مجھے ممبران کے ساتھ یہاں میٹنگ ہال میں بی کی اجازت تو دی"۔۔۔ کراسٹی نے کہا۔

"گڈ۔ بیٹھ جاؤ"۔۔۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ تھینک یو چیف"۔۔۔ کراسٹی نے کہا اور اپنی کرس بیٹھ گئی۔

"کراسٹی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اور علی عمران اس بار تمہارے لئے بھرپور سفارش کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ تم ہیون ویلی کے کیس میں مسلمانوں کے لئے جو کام کیا تھا اور اب نے حال ہی میں پاکیشیا کی کروڑوں عوام کو بچانے کے لئے جو کچھ

ہے اس سے نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا حوصلہ بلند ہوا ہے بلکہ تم نے بھی یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ تم واقعی اپنی مجرمانہ زندگی ترک کر چکی ہو اور تم نے پاکیشیا کے لئے جو کچھ کیا ہے۔ اب یہ تمہارا حق بنتا ہے کہ تمہیں تمہاری خواہش کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس میں بطور ممبر شامل کر لیا جائے"۔۔۔ ایکسٹو نے کہا۔

"یس چیف۔ اگر ایسا ہو جائے تو اسے میں اپنی خوش قسمتی سمجھوں گی"۔۔۔ کراسٹی نے قدرے دھیمے سے لہجے میں کہا۔

"اس بات کی مجھے بھی خوشی ہے کہ تم نے واقعی دو کیسز میں اپنی بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے اور کچھ نہیں تو تم نے کم از کم یہ ضرور ثابت کر دیا ہے کہ تمہارے دل میں مسلمانوں کے لئے بے پناہ ہمدردی اور نرم گوشہ موجود ہے۔ کسی بھی سیکرٹ ایجنٹ کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے ملک کے مفاد کے ساتھ ساتھ انسانیت کی بھلائی اور مفاد کے بارے میں بھی سوچے۔ جس انسان کے دل میں انسانیت کے لئے بھلائی کا جذبہ موجود نہیں ہوتا وہ کبھی اچھا سیکرٹ ایجنٹ نہیں بن سکتا۔ ہر سیکرٹ ایجنٹ کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت محتاط رہنے کے ساتھ ساتھ اپنے کان اور آنکھیں کھلی رکھے۔ ملک کے مفادات کو تمام مفادات سے بڑھ کر ترجیح دے اور تم نے یہ سب کر دکھایا ہے۔ تم دلیر ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین اور مضبوط ارادوں کی بھی مالکہ ہو۔ بہر حال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تم میں وہ تمام تر صلاحیتیں بدرجہ اتم موجود ہیں جو

کسی بھی سیکرٹ ایجنٹ میں ہونی ضروری ہوتی ہیں۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ اگر تم پاکیشیا کے مفاد میں کوئی کام کرو گی تو میں سوچوں گا کہ تمہیں سیکرٹ سروس میں شامل کیا جانا چاہئے یا نہیں۔ اس کے بعد میں نے ہی تم سے کہا تھا کہ سیکرٹ سروس میں شامل ہونے سے پہلے تمہیں چند کڑی آزمائشوں سے بھی گزرا ہو گا۔ اگر تم ان آزمائشوں سے گزر جاؤ اور کامیابی حاصل کر لو تو تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل کیا جا سکتا ہے"... ایکسٹو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ اور میں نے بھی آپ سے کہا تھا کہ میں آپ کی ہر آزمائش سے گزرنے کے لئے تیار ہوں"... کراسٹی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ کراسٹی۔ میں اصول پسند انسان ہوں۔ پاکیشیا کے مفاد اور مسلمانوں کی بھلائی کے لئے جو کچھ تم نے کیا ہے وہ میری نظروں میں بہت اہم ہے مگر اس کے باوجود میں اپنی اس بات پر قائم ہوں کہ تمہیں ابھی اور آزمائشوں سے گزرنا ہے۔ جب تک تم ان آزمائشوں سے گزر کر سونے سے کندن نہیں بن جاتیں میں تمہارا پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل ہونے کا اعلان نہیں کر سکتا"... ایکسٹو نے کہا۔ چیف کی بات سن کر نہ صرف کراسٹی بلکہ سیکرٹ سروس کے ممبران کے چہروں پر بھی موجود چمک یکلخت معدوم ہو گئی۔ وہ شاید یہی سمجھ رہے تھے کہ چیف کراسٹی کی جو تعریفیں کر رہا تھا اس کے

بعد وہ فوراً کراسٹی کو پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل کر لے گا۔

"یس۔ یس چیف"... کراسٹی نے بجھے بجھے سے لہجے میں کہا۔

"اس میں مایوس ہونے والی کوئی بات نہیں ہے کراسٹی۔ اصول اصول ہوتے ہیں اور ایکسٹو کا نام ہی اصولوں پر کاربند رہنے کے لئے بنا ہے۔ اگر تمہارے ارادے مضبوط ہیں تو مجھے یقین ہے کہ تم ہر ان آزمائشوں سے خوش اسلوبی سے گزر جاؤ گی جس کے بارے میں تمہیں بعد میں بتایا جائے گا"... ایکسٹو نے کہا۔

"یس چیف"... کراسٹی نے اسی انداز میں کہا۔

"تمہاری صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے اور تمہارے دل میں پاکیشیا اور خاص طور پر مسلمانوں کے لئے ہمدردی کے جذبات کو محسوس کر کے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک تم باقاعدہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ممبر نہیں بن جاتیں اس وقت تک تم عمران کی طرح فری لانسر کے طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کر سکتی ہو۔ اس کے لئے نہ صرف تمہیں پاکیشیا میں دوسرے ممبران کی طرح سہولیات دی جائیں گی بلکہ ملکی مفادات کے لئے کام کرنے پر کسی بھی مشن پر جانے کے لئے تمہارے اخراجات بھی برداشت کئے جائیں گے اور اس کے لئے تمہیں باقاعدہ چیک جاری کئے جائیں گے جس سے تم اپنی ضروریات زندگی خوش اسلوبی سے پوری کر سکو گی۔ اس کے علاوہ تمہیں ایسی مراعات بھی دی جائیں گی جو فری لانسر ہونے کے باوجود عمران کو بھی نہیں دی گئیں۔ اب یہ تمہاری اپنی

خوشی اور تمہارا اپنا فیصلہ ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کے طور پر کام کرنا چاہتی ہو یا نہیں۔ تمہارا فیصلہ حتمی ہو گا“۔ ایکسٹو نے کہا۔

”چیف۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ کراسٹی کو ان آزمائشوں سے گزاریں جن کی آپ بات کر رہے ہیں“۔ جولیا نے کراسٹی کے چہرے پر مایوسی دیکھ کر اس کی سفارش کرتے ہوئے کہا۔

”اس کا ابھی وقت نہیں آیا جولیا۔ جب وقت آئے گا تب ہی میں فیصلہ کروں گا کہ کراسٹی کو ان آزمائشوں سے گزرنا چاہئے یا نہیں“۔ ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا۔

”لیکن چیف“۔ جولیا نے کچھ کہنا چاہا۔

”جولیا“۔ ایکسٹو نے اس قدر سرد لہجے میں کہا کہ وہاں موجود سبھی ممبران بری طرح سے کانپ اٹھے۔

”سوری چیف۔ اس سلسلے میں آپ سے میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں“۔ اچانک عمران نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

”اگر تم نے کراسٹی کے لئے سفارش کرنے کی کوشش کی تو تمہیں بھیانک سزا دینے سے میں ذرا بھی نہیں ہچکچاؤں گا۔ سمجھے“۔ ایکسٹو نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں سفارش نہیں کر رہا چیف۔ صرف آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کراسٹی کو آپ فری لانسر کے طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس

کے ۔م کرنے کی اجازت دے رہے ہیں۔ کیا آپ کراسٹی کو بھووں مارنا چاہتے ہیں یا یہ چاہتے ہیں کہ کراسٹی بددل ہو کر یہاں سے واپس چلی جائے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کرنے کا خیال اپنے دل سے نکال دے“۔ عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو“۔ چیف نے کہا۔ باقی ممبران بھی عمران کی جانب ایسی نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے وہ عمران کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکے ہوں۔

”چیف۔ میں بھی یہاں فری لانسر کے طور پر کام کر رہا ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں باقاعدہ ممبر بننے کے لئے میں کب سے ٹکریں مار رہا ہوں مگر سالہا سال گزر گئے ہیں اور میں فری لانسر کا فری لانسر ہی ہوں۔ فری لانسر ہونے کی وجہ سے آپ مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ کام کرنے کی اجازت تو دے دیتے ہیں اور ہر مشن پر مجھے ان کا باقاعدہ لیڈر بھی بنا دیتے ہیں اور میں اپنی جان کی بازی لگا کر ان کے ساتھ کام کرتا ہوں، ہر طرح کے مشنز مکمل کرتا ہوں اور جہاں تک ہو سکے میں ممبران کی جانوں کی حفاظت بھی کرتا ہوں مگر مشن کے اختتام پر میرے ساتھ کیا ہوتا ہے“۔ عمران نے باقاعدہ تقریر کرنے والے انداز میں کہا۔

”کیا ہوتا ہے“۔ ایکسٹو نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

”مشن کے اختتام پر مشن کا سہرا بھی میرے سر پر سجایا جاتا ہے۔ مجھے ہیرو بھی تسلیم کیا جاتا ہے اور میری تعریف میں زمین و آسمان کے

قلابے بھی ملائے جاتے ہیں مگر جب معاوضے کے طور پر مجھے چیک دیا جاتا ہے تو اس چیک کو دیکھ کر میرے پسینے چھوٹ جاتے ہیں ۔ چیک میں برائے نام ہی رقم ہوتی ہے جس سے میں بمشکل اپنے فلیٹ کے بجلی کا بل ہی ادا کر سکتا ہوں ۔ آپ شاید یہ بھول جاتے ہیں کہ بجلی کے بل کے سوا مجھے اور بھی بل ادا کرنے ہوتے ہیں ۔ جیسے گیس کا بل، ٹیلی فون کا بل، دودھ والے کا بل، سبزی والے کا بل اور پھر میرے ملازم جناب آغا سلیمان پاشا کی تنخواہ کا بل جو ہر وقت دس ضخیم فائلوں میں لگا کر میرے سامنے رکھ دیتا ہے ۔ میرے پاس اس کے لئے سوائے شرمندگی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا ۔ میں اتنے عرصے سے فری لانسر کے طور پر کام کر رہا ہوں اور مجھے اب تک میرے معیار کا معاوضہ نہیں دیا گیا تو بے چاری کراسٹی فری لانسر بن کر کیا کرے گی ۔ وہ تو بس آپ کے دیئے ہوئے چیک سے بجلی کا بل ہی بھرتی رہ جائے گی"..... عمران کی زبان جب حرکت میں آئی تو نان سٹاپ چلتی ہی چلی گئی ۔ اس کی بات سن کر سیکرٹ سروس کے ممبران نے منہ بنالئے تھے ۔ عمران نے جس انداز میں بات کی تھی وہ یہی سمجھے تھے کہ عمران چیف سے بھرپور انداز میں کراسٹی کی سفارش کرے گا مگر عمران جیسے انسان سے ایسی توقع کرنا ہی فضول تھی ۔ وہ اپنے ہی راگ الاپنا شروع ہو گیا تھا۔

" یہ کراسٹی کا اپنا مسئلہ ہے ۔ وہ میرے دیئے ہوئے چیک سے بجلی کا بل بھرے یا فون کا اسے اتنا ہی معاوضہ دیا جائے گا جو اس

حق ہو گا"..... چیف نے کہا۔

" سوری چیف ۔ پھر تو میں کراسٹی کو یہی مشورہ دوں گا کہ یہ اپنا بوریا بستر باندھے اور یہاں سے واپس چلی جائے ورنہ اسے میری طرح یہاں کنوارہ ۔ اوہ سوری ۔ کنواری ہی رہنا ہو گا"..... عمران نے کہا۔

" شٹ اپ ۔ میں نے تمہیں یہاں فضول باتوں کے لئے نہیں بلایا"..... ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا۔

" فضول باتیں ۔ ارے چیف ۔ شادی بیاہ کی باتیں تو خوشی کی ہوتی ہیں ۔ یہ فضول کیسے ہو گئیں"..... عمران نے حماقت زدہ لہجے میں کہا۔

" خاموش رہو ۔ کراسٹی تم بتاؤ ۔ کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کام کرو گی یا نہیں"..... ایکسٹو نے کراسٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اگر کراسٹی کا واقعی ساری زندگی کنواری رہنے اور قرض کے بوجھ تلے دبے رہنے کا ارادہ ہے تو یہ ہاں کرے گی ورنہ نہیں"..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا مگر اس کی بڑبڑاہٹ اتنی تیز تھی کہ ان سب نے اور چیف نے بھی سن لی تھی۔

"چیف ۔ میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں نے اپنی زندگی پاکیشیا کے لئے وقف کر دی ہے ۔ مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل کیا جائے گا یا نہیں مگر اس کے باوجود میں پاکیشیا میں رہنے اور

پاکیشیا کے مفادات کے لئے کام کرنے کو ترجیح دوں گی ۔آپ نے
مجھے فری لانسر کے طور پر ہی سہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام
کرنے کی اجازت دے دی ہے اور میرے لئے یہی بہت ہے ۔آپ
مجھے مراعات حتیٰ کہ چیک اور معاوضہ نہ بھی دیں گے تب بھی میں
اپنے فیصلے پر قائم رہوں گی"۔۔۔ کراسٹی نے کہا ۔اس کی بات سن کر
سیکرٹ سروس کے ممبران کے چہروں پر رنگ سے بکھر گئے تھے جبکہ
عمران برے برے سے منہ بنانے لگا جیسے اسے کراسٹی کا فیصلہ پسند
نہ آیا ہو۔

"گڈ ۔مجھے تم سے یہی امید تھی ۔تم نے دانش مندانہ فیصلہ
کیا ہے اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہیں اپنے اس فیصلے پر
کبھی ندامت نہیں ہو گی اور نہ ہی افسوس ہو گا"۔۔۔چیف نے کہا۔

"یس چیف"۔۔۔ کراسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر مجھے اس بات کا افسوس ضرور ہو گا کہ ہم کنوارگان میں ایک
اور کنواری کا اضافہ ہو جائے گا"۔۔۔ عمران نے منہ بنا کر کہا تو اس کی
بات سن کر ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"کراسٹی نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے اس لئے اب کسی ممبر کو اس
پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اس لئے یہ موضوع ختم اور
اب ہم مشن پر بات کریں گے ۔اس مشن کا تعلق اسرائیل سے ہے ۔
اسرائیل نے جس طرح نقلی سلور پاور بنا کر پاکیشیا کو نیست و نابود
کرنے کا جو پروگرام بنایا تھا وہ اس میں بری طرح سے ناکام ہو چکا ہے

سلور پاور میں موجود ڈیوائسز اس وقت تک کام نہیں کر سکتی تھیں
جب تک اسے اینٹی لیبارٹری میں لے جا کر مختلف مراحل سے نہ
گزارا جاتا ۔کیمیائی عمل سے گزرتے ہی نقلی سلور سٹون میں موجود
ڈیوائسز آن ہو جاتیں اور اسرائیل کو ایک آسان ٹارگٹ مل جاتا ۔وہ
اس ٹارگٹ پر اپنا بنایا ہوا تباہ کن ایس ایف میزائل فائر کر دیتا اور
پاکیشیا اپنی ہی ٹیکنالوجی کا شکار ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی
سے غائب ہو جاتا۔

اسرائیل کا ہر قدم، اس کی ہر سازش مسلمانوں خاص طور پر
پاکیشیا کی تباہی کے لئے ہوتی ہے ۔اس بار اسرائیل نے پاکیشیا کے
کروڑوں عوام کو ہلاک کرنے کا جو ہولناک منصوبہ بنایا تھا وہ قابل
مذمت ہے ۔اس سے ان یہودیوں کی پاکیشیا کے خلاف نفرت اور ان
کے گھناؤنے عزائم کا صاف پتہ چل سکتا ہے ۔اس سے پہلے بھی
پاکیشیا کے خلاف اسرائیل نے بے شمار گھناؤنی سازشیں کی تھیں ۔
مسلمانوں کا دنیا سے وجود تک مٹا دینے کے لئے انہوں نے بربریت
اور درندگی سے بھرپور پلان مرتب کئے تھے مگر انہیں ہر بار عبرتناک
شکست کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور پھر آپ جیسے جیالوں نے بھی اسرائیل
میں جا کر ان کے عزائم کو جس طرح خاک میں ملایا تھا اس کے
بارے میں ساری دنیا جانتی ہے ۔آپ سب نے اپنے اپنے طور پر
اسرائیل کو قدم قدم پر کاری ضربات لگائی تھیں جن کے زخم وہ ابھی
تک سہتے چلے آ رہے ہیں مگر اس کے باوجود وہ اپنی ہٹ دھرمی اور

پاکیشیا کو تباہ کرنے کا خواب دیکھنا نہیں چھوڑتے۔

پاکیشیا میں ان کے سب سے بڑے دشمن آپ ہیں جن سے وہ بار بار زک اٹھا چکے ہیں۔ وہ آپ سے ہراساں بھی رہتے ہیں اس لئے وہ پاکیشیا کے خلاف جب بھی کوئی سازش کرتے ہیں تو اسے نہایت خاموشی اور رازداری سے کرتے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر ان کی سازش ناکام ہو گئی تو آپ اسرائیل پر قہر بن کر ٹوٹ پڑیں گے اور انہیں خود کو سنبھالنا بھی مشکل ہو جائے گا۔ بہرحال اسرائیل پاکیشیا کے خلاف کوئی سازش کرے اور ہم چپ سادھ کر بیٹھے رہیں یہ بھی پاکیشیا کے مفاد کے خلاف ہے اس لئے انہیں اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جاتا ہے۔

اس بار بھی اسرائیل نے پاکیشیا کے خلاف جو سازش کی تھی اس کا اسے جواب دینا بے حد ضروری ہے تاکہ اسرائیل کو ایک بار پھر باور کرایا جا سکے کہ پاکیشیا نہ صرف اس کی ہر سازش کو ناکام کر سکتا ہے بلکہ اس کا منہ توڑ جواب دینا بھی جانتا ہے۔ اسرائیل نے پاکیشیا کی تباہی کے لئے ایس ایف نامی میزائل تیار کیا ہے جس کا موجد ظاہر ہے ایک یہودی سائنس دان ہے۔ اس سائنس دان کی پشت پناہی اسرائیلی وزیراعظم کے ساتھ ساتھ اسرائیل کی ایک نئی تنظیم بلیک ڈک کر رہی ہے اور پرائم منسٹر کے ساتھ ساتھ اس تنظیم نے بھی پاکیشیا کے خلاف اس سائنس دان کی بھرپور معاونت کی تھی اس لئے وہ پاکیشیا کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس

اب ان تمام افراد کا احاطہ کرے گی جنہوں نے پاکیشیا کی تباہی کا خواب دیکھا تھا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک بار پھر اسرائیل میں جائے گی اور نہ صرف بلیک ڈک نامی تنظیم کا خاتمہ کرے گی بلکہ یہودی سائنس دان کو تلاش کر کے اسے اس کے ایس ایف میزائل سمیت ختم کرے گی۔ اس کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس بھرپور انداز میں اور انتہائی تیز رفتاری سے کام کرے گی تاکہ اسرائیل کو پاکیشیا پر میزائل فائر کرنے کا موقع ہی نہ مل سکے۔ اس مشن میں آپ سب کو کھل کر کام کرنا ہو گا۔ اس مشن میں جی پی فائیو کے ساتھ ساتھ آپ کے راستے میں اسرائیل کی بے شمار ایجنسیاں حائل ہو سکتی ہیں۔ خاص طور پر بلیک ڈک ایجنسی آپ کے خلاف پوری طاقت استعمال کرے گی اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس ایجنسی کو مکمل طور پر ختم کر دیں اس ایجنسی کے چار بڑے ہیں۔ آپ ان چاروں کو ہلاک کریں گے اور ان کا سیٹ اپ مکمل طور پر ختم کر دیں گے۔

اسرائیل میں آپ کیسے داخل ہوں گے، وہاں آپ کے معاونین کون ہوں گے اور وہاں جا کر آپ کو کیا کرنا ہے یہ سب آپ کو عمران بتائے گا۔ اس مشن میں عمران ہی آپ کا لیڈر ہو گا اور اس کی ہدایات پر عمل کرنا آپ پر لازم ہو گا۔ اس سلسلے میں کوئی کوتاہی یا غلطی برداشت نہیں کی جائے گی۔ یہ ذمہ داری عمران کی ہو گی کہ وہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مشن کو آپ سے مکمل کرائے۔ اس

کے لئے یہ کیا کرتا ہے یہ عمران پر منحصر ہے لیکن بہرحال مجھے ا
مشن میں کامیابی چاہئے ۔ ہر صورت میں اور ہر حال میں"... ایکس
نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف ۔آپ نے ہمیں جو ٹاسکس دیئے ہیں
ہر ممکن طریقے سے انہیں پورا کریں گے"... جولیا نے کہا۔

"ایسا ہی ہونا چاہئے"... ایکسٹو نے کہا۔

"چیف ۔ کیا اس مشن میں پوری ٹیم اسرائیل جائے گی"... صف
نے پوچھا۔

"ہاں ۔ یہ بہت ضروری ہے ۔اسرائیل کو سبق سکھانے کے
مختصر ٹیم ناکافی ہو گی اس لئے اس بار میں نے پوری ٹیم کو بھیجنے
فیصلہ کیا ہے جس میں کراسٹی بھی شامل ہو گی"... ایکسٹو نے ک
ایکسٹو کی بات سن کر کراسٹی کا چہرہ کھل اٹھا۔

"تھینک یو چیف ۔ ہماری بھی یہی خواہش تھی کہ اس
کراسٹی بھی مشن پر ہمارے ساتھ جائے ۔ایکریمیا میں اس کے
سی کاک کی ایجنسی کا بہت بڑا نیٹ ورک ہے ۔ کراسٹی نے ہمیں
تھا کہ اس کا بھائی سی کاک بھی ہمارے لئے بے پناہ معاونت کر
ہے"... جولیا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ کراسٹی کے بھائی سی کاک سے میری بات ہوئی ہے
کی تفصیلات میں نے عمران کو بتا دی ہیں ۔ عمران آپ کو
صورت تحال سے آگاہ کر دے گا اور پھر آپ کو اس کی سربراہی می

کام کرنا ہو گا"... ایکسٹو نے کہا۔

"اوکے چیف"... جولیا نے کہا۔

"اور کوئی سوال"... ایکسٹو نے پوچھا۔

"یس چیف"... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یس کیپٹن شکیل"... ایکسٹو نے کہا۔

"چیف ۔ پاکیشیا کے خلاف سازش میں بلیک ڈک ایجنسی کے چار بڑے اور یہودی سائنس دان کے علاوہ اسرائیلی وزیراعظم بھی ملوث ہیں اور ظاہر سی بات ہے کہ یہ سب اس پرائم منسٹر کی ایماء پر کیا گیا ہے ۔ ہمارا مشن کلنگ مشن بنتا ہے کیا اس کلنگ مشن میں اسرائیلی پرائم منسٹر بھی ہمارا ٹارگٹ ہو گا"... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"آپ بلیک ڈک ایجنسی اور یہودی سائنس دان کے خلاف کام کریں گے ۔ مشن کے مکمل ہونے پر اسرائیلی پرائم منسٹر کو جو جھٹکا لگے گا وہ موت سے بھی بھیانک ثابت ہو گا اس لئے آپ کو خصوصی طور پر اس کے خلاف کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔آپ اسرائیل کے سینے پر جتنے بھی زخم لگائیں گے ان کی اذیت پرائم منسٹر کو ہی جھیلنی پڑے گی اور میرے خیال میں اس سے بڑی سزا اس کے لئے اور کیا ہو سکتی ہے"... ایکسٹو نے کہا۔

"یس چیف ۔آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ۔اسرائیل کے پرائم منسٹر کو ہم ایسے ایسے زخم لگائیں گے جن کی تکلیف وہ صدیوں تک نہ بھول

پائے گا"... صفدر نے کہا۔

"اور کوئی بات"... ایکسٹو نے پوچھا۔

"یس چیف۔ میں بھی آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں"
عمران نے فوراً کہا۔

"پوچھو"... ایکسٹو نے کہا۔

"آپ ہمیشہ مجھے چیک مشن کے اختتام پر دیتے ہیں۔ کیا اس
ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ ایڈوانس میں مجھے چیک دے دیں تاکہ
جانے سے قبل اپنے چند قرض خواہوں کا قرض اتار دوں ورنہ وہ م
غیر موجودگی میں مجھے بد دعائیں دیتے رہیں گے اور آپ تو جانتے
ہیں کہ بد دعائیں لینے والا انسان کامیابیاں حاصل کرنے کے بعد
ناکام ہی رہتا ہے جبکہ بد دعاؤں کی جگہ اگر دعائیں لی جائیں
کامیابیاں قدم قدم پر آنکھیں بچھا دیتی ہیں"... عمران نے تیز لہجے
کہا۔

"سوری۔ چیک تو تمہیں مشن مکمل ہونے کے بعد ہی مل
ہے۔ نیک نیتی سے جا کر اپنا مشن مکمل کرو گے تب بھی
کامیابیاں ہی ملیں گی۔ پھر واپس آکر اپنا قرض اتارتے رہنا"... ا
نے خشک لہجے میں کہا تو عمران کا چہرہ بجھ سا گیا۔

"لل۔ لیکن چیف"... عمران نے کہا۔

"ممبران۔ اب آپ کو جو پوچھنا ہے وہ آپ عمران سے پوچھ
اس کے ساتھ مل کر پلاننگ کریں اور پھر عمران مجھے فائنل رپ

دے گا۔ اس کے بعد میں آپ کو یہاں سے بھجوانے کا انتظام کروں
گا"... ایکسٹو نے عمران کی بات نظرانداز کرتے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے اس کی آواز آنا بند ہو گئی۔ دوسرے لمحے
ٹرانسمیٹر پر جلتے ہوئے بلب بھی بجھ گئے۔

"چلیں اور کچھ نہیں تو اس بار مس کراسٹی کو ہمارے ساتھ کام
کرنے کا موقع تو مل ہی گیا ہے۔ چیف نے انہیں فری لانسر کے طور
پر ہی سہی بہرحال ہم میں شامل تو کر لیا ہے۔ اس سے بڑی خوشی کی
بات اور ہمارے لئے کیا ہو سکتی ہے"... تنویر نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"ہاں واقعی۔ اس بار ہم سب مل کر کام کریں گے اور اسرائیل
کو ایسا سبق سکھائیں گے کہ وہ زندگی بھر نہیں بھول سکے گا"... جولیا
نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"انشاء اللہ"... ان سب کے منہ سے نکلا۔

"جی عمران صاحب۔ اب آپ فرمائیں۔ آپ کیا کہتے ہیں"...
کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو برے برے منہ
بنا رہا تھا جیسے اس نے کونین کی گولیاں چبا لی ہوں۔

"میں نے کیا فرمانا ہے۔ چیف صاحب جو فرما گئے ہیں وہ کافی
نہیں ہے کیا۔ ہونہہ۔ ایک عرصے سے سیکرٹ سروس کے ساتھ
جوتے گھسا رہا ہوں اور چیف کو مجھ پر اتنا اعتبار بھی نہیں ہے کہ
کبھی کوئی چیک ایڈوانس میں مجھے دے دیں"... عمران نے منہ

بناتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

" تم نے سنا نہیں چیف نے کیا کہا تھا۔ وہ اصول پسند انسان ہیں گے اور ہم خیالوں ہی خیالوں میں اسرائیل کو ناکوں چنے چبوا دیں
جب انہوں نے مس کراسٹی کے معاملے میں بھی اصول پسندی : گے ۔ اسے ایسا سبق سکھائیں گے کہ وہ صدیوں تک بلبلاتے رہیں
کام لیا ہے تو وہ بھلا تمہیں ایڈوانس چیک دے کر بے اصولی کیسے گے"... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔
سکتے تھے"... تنویر نے فوراً کہا۔ " یعنی ہمیں جو کچھ کرنا ہے صرف خیالوں میں ہی کرنا ہے ۔ عملی
" تم نے تو خوش ہونا ہی ہے ۔ چیف نے میری مخالفت جو طور پر کچھ کرنے کے لئے ہمیں کہیں نہیں جانا ہو گا"... چوہان نے
ہے لیکن کوئی بات نہیں ۔ چیف نے مجھے تم سب کا لیڈر بنایا ہے کہا۔
میں نے تم پر رعب ڈال کر تمہاری مت نہ مار دی تو مجھے عمرا " خیالوں میں عملی کام بھی کئے جا سکتے ہیں ۔ اب دیکھ لو میں
نہ کہنا"... عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ خیالوں ہی خیالوں میں جولیا کا وہ بن جاتا ہوں اور تنویر عزیز ترین
" عمران نہ کہیں تو اور تمہیں کیا کہیں ۔ یہ بھی بتا دو"... جولیا ساتھی بن جاتا ہے ۔ کیوں تنویر"... عمران نے کہا تو اس کی بات سن
مسکراتے ہوئے کہا۔ کر وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔
" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) عمران نے فوراً " خیالوں میں تو میں بھی تمہاری گردن کاٹنے سے نہیں چوکتا"...
تو وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ان سب کی ہنسی تیز ہو گئی۔
" عمران صاحب مذاق چھوڑیں اور ہمیں بتائیں کہ اسرائیل " صرف گردن کاٹنے سے بات نہیں بنتی ۔ درزی کو بازو اور
جانے کے لئے ہمیں کیا کرنا ہے"... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔ ٹانگوں کو بھی دیکھنا پڑتا ہے بلکہ فل سمارٹنس دیکھنی پڑتی ہے اور
" کرنا کیا ہے ۔ جولیا، صالحہ اور کراسٹی کے سوا سب دیواروں مجھے اس سے بڑھ کر اور خوشی کیا ہو گی تم اپنے ہاتھوں سے میرے لئے
پاس جا کر سر کے بل کھڑے ہو جاؤ ۔ آنکھیں بند کرو اور خیال شادی کا سوٹ تیار کرو"... عمران نے کہا تو ان سب کی ہنسی مزید تیز
خیال میں پہنچ جاؤ اسرائیل ۔ اسرائیل کی ایجنسیاں لاکھ متحرک ہوتی چلی گئی۔
جائیں، سارے کے سارے اسرائیل کو سیلڈ کر دیں لیکن وہ " تم بس خیالی پلاؤ ہی پکاتے رہنا"... جولیا نے منہ بنا کر کہا تو
خیالوں کے ذریعے اسرائیل میں داخل ہونے سے نہیں روک عمران بھی ہنس دیا۔
" اچھا ہے نا۔ اس خیالی پلاؤ سے سارا ولیمہ بھی بھگت جائے گا"...

عمران نے کہا۔

" عمران صاحب پلیز۔ اب سنجیدہ ہو جائیں اور ہمیں کلنگ مشن کے بارے میں تفصیلات بتائیں"... کراسٹی نے کہا۔

" ہاں۔ تم پوچھ سکتی ہو کیونکہ تم بھی میری طرح فری لانسر ہو اور ایک فری لانسر دوسرے فری لانسر کی پریشانیوں کو بخوبی سمجھتا ہے۔ مشن کے اختتام پر چیف کا معمولی سا چیک دیکھ کر تم نے دیواروں میں ٹکریں مارنی ہیں اور نتیجہ یہ کہ تم بے ہوش ہو جاؤ گی۔ اس طرح تمہارا چیک بھی میرے ہی کام آئے گا"... عمران نے کہا تو کراسٹی بے اختیار ہنس پڑی۔

" آپ بے فکر رہیں۔ اگر چیف نے مجھے چیک دیا تو میں وہ چیک خود ہی آپ کو بطور تحفہ دے دوں گی"... کراسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ کک۔ کیا تم سچ کہہ رہی ہو۔ تم۔ تم اپنا چیک مجھے دے دو گی"... عمران نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔ میں آپ کے ساتھ بغیر کسی مفاد اور لالچ کے کام کرنا چاہتی ہوں۔ میرے پاس دولت کی کمی نہیں ہے۔ میرے ایک اشارے پر میرا بھائی سی کاک میرے سامنے لاکھوں کروڑوں ڈالر ڈھیر لگا سکتا ہے"... کراسٹی نے کہا۔

" اوہ۔ بہت خوب۔ تو کیا تم مجھے اپنے بھائی سے دس بیس کروڑ ڈالر لے کر دے سکتی ہو"... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ یہ میرے لئے کچھ مشکل نہیں ہے"... کراسٹی نے کہا۔

" گڈ۔ ویری گڈ۔ رئیلی ویری گڈ۔ پھر تو تم نے فری لانسر بن کر بہت اچھا اور نیک کام کیا ہے کراسٹی۔ میں تمہارے فیصلے سے بہت خوش ہوا ہوں۔ بہت خوش"... عمران نے بچوں کی طرح قلقاری مارتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ تو اب تم کراسٹی سے اس کا چیک اور اس کے بھائی سے ڈالر لینے کا سوچ رہے ہو"... جولیا نے اسے بری طرح سے گھورتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اس میں حرج ہی کیا ہے۔ اگر کراسٹی حاتم طائی کی بہن بن کر میری مدد کرنے کا ارادہ کر رہی ہے تو تم کیوں جل رہی ہو"... عمران نے کہا۔

" جلتی ہے میری جوتی"... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" پھر تو تنویر کا جوتا بھی جلنا چاہئے"... عمران نے فوراً کہا تو جولیا اور تنویر کے سوا سب ہنس پڑے۔

" تم فضول کی بک بک چھوڑو اور ہمیں مشن کے بارے میں بتاؤ"... جولیا نے اسے غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

" رہنے دیں مس جولیا۔ ہم چیف سے بات کرتے ہیں۔ جو انسان عورتوں کی کمائی پر نظر رکھتا ہو اس سے تو بات بھی نہیں کرنی چاہئے"... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" عورت۔ ارے۔ کراسٹی تو ابھی لڑکیوں میں شمار ہوتی ہے اور

تم اسے عورت کہہ رہے ہو۔ لگتا ہے تمہاری نظر کمزور ہو گئی ہے۔
جلدی سے جا کر اپنی آنکھوں کا علاج کراؤ کہیں تم جولیا کو بھی آنٹ
سمجھنا نہ شروع کر دینا"... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والو
میں سے تھا۔

" عمران صاحب ہمیں باتوں میں اڑانے کی کوشش کر رہ
ہیں"... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" عمران صاحب ایسی باتیں اس وقت کرتے ہیں جب ان کے
ذہن میں کوئی مربوط پلاننگ نہیں ہوتی"... صفدر نے بھی مسکرا
ہوئے کہا۔

" تب تو تمہیں عمران صاحب کو سوچنے کے لئے وقت دینا چا
تا کہ یہ اچھی طرح سوچ سکیں"... خاور نے کہا۔

" اللہ تمہارا بھلا کرے۔ لاؤ اپنی جیبیں الٹ دو اور تمہارے پا
جتنا بھی وقت ہے وہ مجھے دے دو۔ آج کل ویسے بھی کڑکی کا زمانہ
رہا ہے۔ کہیں جانے سے پہلے تمہارے لال، نیلے اور سبز رنگ
نوٹوں کی شکل میں موجود وقت سے میں باقی کے دن بخوشی جی
گا"... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ وہ سمجھ
تھے کہ ابھی عمران انہیں اپنی پلاننگ بتانے کے موڈ میں نہیں
اور جب تک عمران کا موڈ نہ ہو وہ اسے کسی بات کے لئے زبر
مجبور نہیں کر سکتے اس لئے وہ خاموش ہو گئے۔

" ارے۔ تم سب خاموش ہو گئے۔ کیوں۔ کیا تم سب کو

وقت ایک ہی سانپ نے سونگھ لیا ہے"... عمران نے کہا مگر کسی
نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔

" اب ہم میں سے اس وقت تک کوئی نہیں بولے گا جب تک
آپ ہمیں خود کچھ نہیں بتائیں گے"... صفدر نے کہا۔

" میں نے کیا بتانا ہے۔ تنویر سے پوچھ لو۔ اگر یہ رضامند ہوتا
ہے تو میں تیار ہوں۔ کیوں جولیا"... عمران نے کہا تو وہ سب ایک
بار پھر ہنس پڑے مگر ان میں سے اس بار کسی نے کوئی بات نہیں کی
تھی۔

" خدا کی پناہ۔ یہاں اس قدر نفوس ہونے کے باوجود سکوت
طاری ہو گیا ہے اور بھی خواتین کی موجودگی میں۔ واقعی قرب قیامت
کی نشانی ہے"... عمران نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔ وہ سب
خاموشی سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ
واقعی اب کچھ نہیں بولیں گے۔

" جولیا، صالحہ، کراسٹی تم تو بولو۔ تم تینوں کیوں خاموش ہو گئی
ہو"... عمران نے کہا مگر ان تینوں نے بھی عمران کی بات کا کوئی
جواب نہ دیا۔

" کمال ہے۔ حیرت ہے بلکہ حیرت کی بھی حیرت۔ ارے۔ ایک
دوسرے کے بھائیو، بہنو کچھ تو بولو۔ جب تک تم مجھ سے کچھ پوچھو
گے نہیں تو میں تمہیں کیا بتاؤں گا"... عمران نے کہا مگر ان کے انداز
میں کوئی فرق نہ آیا۔ ان سب نے جیسے اس بار عمران کو زچ کرنے

کا پروگرام بنا لیا تھا۔

"خدا کے لئے کچھ بولو۔ مجھے تم سب کی خاموشی سے ڈر لگ رہا ہے"... عمران نے خوفزدہ ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا مگر ان میں سے کسی نے خاموشی نہ توڑی۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم کچھ پوچھنا ہی نہیں چاہتے تو میں بھی تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ لو میں بھی چپ سادھ لیتا ہوں"... عمران نے کہا اور اس نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر منہ پھلا لیا تھا۔ وہ سب خاموش بیٹھے رہے تو عمران اٹھا اور میز کے گرد گھوم کر جولیا کی کرسی کی طرف آ گیا۔ وہ جولیا کے ارد گرد، اس کے منہ پر پھر کرسی کے نیچے اور پھر میز کے نیچے جولیا کے پیروں کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کی کوئی چیز گر گئی ہو اور وہ اسے تلاش کر رہا ہو۔ جولیا اور دوسرے ممبران حیرت سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔

"کیا ڈھونڈ رہے ہو۔ کیا کھو گیا ہے تمہارا"... جولیا سے آخر رہا نہ گیا تو وہ عمران سے پوچھ بیٹھی۔ اس کی آواز سن کر عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"مل گئی۔ مل گئی۔ تمہاری آواز ہی ڈھونڈ رہا تھا"... عمران نے اس انداز میں کہا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے منہ سے قہقہے نکل گئے۔ انہیں قہقہے لگاتے دیکھ کر عمران یوں آنکھیں پٹپٹا رہا تھا جیسے کسی الو کو پکڑ کر تیز دھوپ میں بٹھا دیا گیا ہو۔

اسرائیلی صدر اپنے شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا۔ ان کے سامنے میز پر ایک فائل کھلی ہوئی تھی جس کا وہ مطالعہ کر رہے تھے کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے فونز میں سے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر مملکت نے چونک کر فائل سے نظریں ہٹائیں اور فون کی طرف دیکھنے لگے۔

"لیں"... صدر مملکت نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب تشریف لے آئے ہیں سر"... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ اندر بھیج دو انہیں"... صدر مملکت نے تمکنت سے کہا۔

"یس سر"... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو صدر مملکت نے رسیور کریڈل پر رکھا دیا۔ انہوں نے فائل کے آخری صفحے پر نظریں ڈالیں اور پھر انہوں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور آنکھوں سے چشمہ اتار کر میز پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور اسرائیلی پرائم منسٹر اندر آ گئے۔ صدر مملکت نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا۔ پرائم منسٹر کے ہاتھ میں براؤن رنگ کا ایک بریف کیس تھا۔ پرائم منسٹر کے چہرے پر شدید پریشانی اور گھبراہٹ کے تاثرات نمایاں تھے۔

"خیریت۔ آپ پریشان اور گھبرائے ہوئے نظر آ رہے ہیں"... صدر مملکت نے پرائم منسٹر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سر بات ہی کچھ ایسی ہے"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا"... صدر مملکت نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہم ہارڈ روم میں چلتے ہیں۔ وہاں بیٹھ کر باتیں ہوں گی"... پرائم منسٹر نے اسی انداز میں کہا۔ صدر مملکت غور سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ پرائم منسٹر کے چہرے پر واقعی بے پناہ بے قراری اور خوف کے تاثرات تھے۔

"اوکے"... صدر مملکت نے کہا۔ انہوں نے ہاتھ بڑھا کر سفید فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں پرائم منسٹر کے ساتھ ہارڈ روم میں سپیشل میٹنگ کے لئے جا رہا ہوں"... صدر مملکت نے کہا۔

"اوکے سر"... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ صدر مملکت نے رسیور کریڈل پر رکھا۔ صدر مملکت کا ملٹری سیکرٹری کو اتنا کہہ دینا ہی کافی تھا۔ اب جب تک صدر مملکت اور پرائم منسٹر میٹنگ کرتے رہتے تب تک ملٹری سیکرٹری ایمرجنسی کی صورت میں بھی ان سے رابطہ نہیں کر سکتا تھا۔

"آئیں"... صدر مملکت نے کہا اور میز کے پیچھے ایک دیوار کی طرف بڑھ گئے۔ پرائم منسٹر بھی ان کے پیچھے آ گئے۔ صدر مملکت نے دیوار پر آویزاں ایک خوبصورت لڑکی کی پینٹنگ کی دائیں آنکھ پر انگلی رکھ کر آنکھ پریس کی تو سرر کی آواز کے ساتھ دیوار کا درمیانی حصہ کسی دروازے کی طرح کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک چھوٹا مگر قیمتی فرنیچر سے آراستہ کمرہ تھا۔ صدر اور پرائم منسٹر اس کمرے میں داخل ہوئے تو کمرے کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

"بیٹھیں"... صدر مملکت نے پرائم منسٹر سے کہا تو پرائم منسٹر ایک صوفے پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس سامنے میز پر رکھ دیا۔ صدر مملکت ان کے سامنے بیٹھ گئے تھے۔ صدر مملکت نے صوفے کے ساتھ رکھی ہوئی چھوٹی ٹیبل کے نیچے ہاتھ لے جا کر ایک بٹن پریس کیا تو کمرے میں یکلخت نیلے رنگ کی روشنی جھلملانے لگی۔ یہ وائس سکر لائٹ تھی۔ اب اس کمرے سے آواز نہ

باہر جا سکتی تھی اور نہ باہر سے کوئی آواز اندر آ سکتی تھی۔

" اب بتائیں کیا معاملہ ہے "... صدر مملکت نے غور سے پرائم منسٹر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" جناب صدر ۔ مجھے کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے مگر "... پرائم منسٹر نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" افسوس ۔ کس بات کا افسوس "... صدر مملکت نے چونک کر پوچھا۔

" جناب صدر ۔ ہمارا پاکیشیا کو تباہ کرنے والا مشن فیل ہو گیا ہے "... پرائم منسٹر نے جیسے ایک ایک لفظ رک رک کر کہا۔ اس کی بات سن کر صدر مملکت چند لمحے حیرت سے ان کی طرف دیکھتے رہے پھر جیسے ہی انہیں پرائم منسٹر کی بات سمجھ میں آئی تو وہ بری طرح سے اچھل پڑے۔

" پاکیشیا کو تباہ کرنے کا مشن فیل ہو گیا ہے ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں "... صدر مملکت نے حیرت اور انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

" یس سر ۔ پاکیشیا پر سلور پاور کی حقیقت عیاں ہو چکی ہے انہوں نے سلور پاور کو اپنے قبضے میں لے لیا ہے "... پرائم منسٹر نے اسی انداز میں کہا تو صدر مملکت کا چہرہ حیرت اور پریشانی کے عالم میں بگڑتا چلا گیا۔

" اوہ ۔ کیسے ہو گیا یہ سب "... صدر مملکت نے غصے سے جبڑے

بھینچتے ہوئے کہا۔

" یہ سارا کام ساک لینڈ کی لیڈی ایجنٹ کراسٹی نے کیا ہے سر "... پرائم منسٹر نے کہا۔

" کراسٹی "... صدر مملکت کے منہ سے نکلا۔

" یس سر ۔ ہماری پلاننگ میں تھوڑی سی غلطی ہو گئی تھی ۔ سلور پاور کو پاکیشیا پہنچانے کے لئے ہم نے جو گیم کی تھی اس گیم میں ساک لینڈ کے ایجنٹوں نے مداخلت کی تھی اور ان کے جی بی تھری کے ایجنٹس اوٹان سے سلور پاور لے اڑے تھے ۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ سلور پاور ساک لینڈ پہنچ گیا ہے تو ہم نے وہاں موجود اپنے فارن ایجنٹس کو متحرک کرنا نامناسب سمجھتے ہوئے لیڈی ایجنٹ کراسٹی کو اس معاملے میں استعمال کرنے کی کوشش کی تھی۔

کراسٹی ساک لینڈ میں کریمینل ایجنسی کی مالکہ تھی اور اس کی ساک لینڈ میں خاصی دھاک تھی ۔ اس کے علاوہ اسے سرکاری سرپرستی بھی حاصل تھی اس لئے ہم نے سوچا کہ اس کے ذریعے ساک لینڈ سے سلور پاور اڑا لیا جائے ۔ ویسے بھی کراسٹی ساک لینڈ چھوڑ کر پاکیشیا پہنچ گئی تھی اور اس نے پاکیشیا میں رہنے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس لئے ہمارے کام کے لئے وہ نہایت موزوں تھی ۔ اگر وہ ساک لینڈ سے سلور پاور حاصل کرتی تو وہ اسے لے کر لامحالہ پاکیشیا پہنچ جاتی اور ہمارا مقصد حل ہو جاتا۔

کراسٹی کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو ہمیں معلوم ہوا کہ وہ ان دنوں ایکریمیا میں اپنے بھائی سی کاک کے پاس آئی ہوئی ہے جو ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی ہائی سکائی کا چیف ہے۔ سلور ڈک نے اپنے ایجنٹس کے ذریعے سی کاک کو اٹھا لیا اور پھر ایک ایجنٹ کراسٹی کے پاس پہنچ گیا۔ اس ایجنٹ کا نام بارٹر تھا۔ کراسٹی کو بارٹر کی باتوں پر شک ہو گیا تھا۔ اس نے ہمارا کام کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ پھر کراسٹی نے بارٹر کی آواز میں مجھ سے بات کی اور باتوں باتوں میں، میں نے ایسی باتیں بتا دیں جس سے کراسٹی کا شک پختہ یقین میں بدل گیا کہ ہم سلور پاور کی آڑ میں پاکیشیا کے خلاف کسی سازش میں مصروف ہیں۔

وائس چیکر مشین سے جب مجھے معلوم ہوا کہ بولنے والا بارٹ نہیں کراسٹی ہے تو میں نے فوراً ریموٹ بلاسٹر آن کر دیا۔ ریموٹ بلاسٹر آن ہوتے ہی کراسٹی کے ہاتھ میں موجود ٹرانسمیٹر بلاسٹ ہ گیا۔ مجھے یقین تھا کہ اس بلاسٹر سے کراسٹی اور وہاں موجود بارٹر او اس کے ساتھی بھی ہلاک ہو گئے ہوں گے۔ پھر بھی میں نے چن ایجنٹوں کی ڈیوٹی لگا دی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ جہاں کراسٹی رہ تھی وہ عمارت بری طرح سے تباہ ہو گئی تھی جن میں بے شمار اف ہلاک بھی ہوئے تھے اور زخمی بھی اور ان میں زیادہ تعداد ہلاک ہونے والوں کی تھی۔

میں نے بارٹر کے ذریعے کراسٹی کو کہلوایا تھا کہ اس کا بھائی

کاک ہماری قید میں ہے اور سی کاک کا ہیڈ کوارٹر اور اس کے تمام اڈے ہمارے ٹارگٹ میں ہیں۔ بہرحال ادھر یہ سب کچھ ہو رہا تھا ادھر جس سپیشل بریف کیس میں سلور پاور موجود تھا اس بریف کیس میں لگے ہوئے سپر ڈکٹاون سے کاشن ہمیں مسلسل مل رہے تھے۔ اس بریف کیس کو نہایت خفیہ طور پر ساک لینڈ سے نکال کر ایک ٹاپو پر پہنچا دیا گیا تھا جہاں ساک لینڈ کی ایک ریڈ لیبارٹری کام کر رہی تھی۔

ساک لینڈ انتہائی ذمہ داری سے اس ٹاپو کے نیچے جدید لیبارٹری میں کیمیکل اسلحہ بنانے میں مصروف تھا۔ ہم چاہتے تو اپنے ایجنٹوں کے ذریعے خاموشی سے اس جزیرے سے سلور پاور حاصل کر سکتے تھے مگر پھر مجھے اطلاع ملی کہ پاکیشیا سے پاکیشیا سیکرٹ سروس عمران کی سرکردگی میں اور بلگارنیہ کے ٹاپ ایجنٹ میجر پرمود اور اس کے ساتھی ساک لینڈ پہنچ چکے ہیں۔ ان دونوں کا مقصد ساک لینڈ سے سلور پاور کا حصول تھا۔ عمران کے وہاں پہنچنے کی خبر سن کر میں مطمئن ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اب سلور پاور تک پہنچ جائیں گے اور وہ سلور پاور لے کر پاکیشیا چلے جائیں گے۔ سلور پاور کو چیک کرنے کے لئے وہ یقیناً کسی ایٹمی لیبارٹری میں جائیں گے اور جیسے ہی سلور پاور کو ایٹمی لیبارٹری کے ایٹمی تجربات سے گزارا جاتا سلور پاور میں موجود ڈیوائسز خود بخود آن ہو جاتیں اور پاکیشیا کا مین ٹارگٹ اوپن ہو جاتا اور ہم فوراً ایس ایف میزائل فائر کر دیتے جو

سیدھا اس ایٹمی لیبارٹری پر گرتا اور پاکیشیا اپنی ہی ایٹمی طاقت کا شکار ہو کر صفحہ ہستی سے مٹ جاتا۔

عمران اور میجر پرمود کے ساتھی آخر کار ہماری توقع کے مطابق اس لیبارٹری میں پہنچ گئے جہاں سلور پاور موجود تھا اور پھر وہاں کراسٹی بھی پہنچ گئی۔ بریف کیس میں لگے سپر ڈکٹافون سے ہم ان کی آوازیں سن رہے تھے۔ عمران اور میجر پرمود دونوں سلور پاور کی حقیقت سے لاعلم تھے اور شاید وہاں کراسٹی بھی بے ہوش تھی۔ اس سے پہلے کہ میجر پرمود یا عمران سلور پاور حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے مدمقابل آجاتے کراسٹی کو ہوش آگیا اور اس نے ان دونوں کو سلور پاور اور ہمارے اصل پلان سے آگاہ کر دیا جس پر وہ دونوں بے حد سیخ پا ہوئے تھے"... پرائم منسٹر یہ سب بتا کر خاموش ہو گئے جیسے مسلسل بولتے بولتے تھک گئے ہوں۔

" اوہ۔ مگر کراسٹی کو یہ سب باتیں کیسے معلوم ہو گئیں"... پرائم منسٹر کے خاموش ہونے پر صدر مملکت نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" کراسٹی نے عمران اور میجر پرمود کو بتایا تھا کہ ٹرانسمیٹر بلاسٹ ہونے سے ایک لمحہ قبل اس نے ٹرانسمیٹر کو دور پھینک دیا تھا دھماکے کی وجہ سے وہ اور اس کے فلیٹ میں موجود بارٹر بری طرح سے زخمی ہو گئے تھے۔ کراسٹی کو زخمی حالت میں اس کا بھائی سی کاک لے گیا تھا۔ کئی روز علاج کے بعد جب وہ تندرست ہوئی تو اس نے

سی کاک کو بارٹر کے بارے میں تمام باتیں بتا دیں۔ سی کاک نے ایک ہسپتال میں بارٹر کو ٹریس کر کے اغوا کر لیا اور وہ اسے اپنے ہیڈ کوارٹر لے گیا تھا۔ بارٹر کی انہوں نے ایک جدید مشین کے ذریعے برین سکیننگ کی تھی اور انہوں نے بارٹر کے لاشعور سے تمام معلومات حاصل کر لی تھیں"... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صدر مملکت نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

ہونہہ۔ ڈیوائس ایک سلور ستون میں موجود تھی۔ اس کا مطلب ہے اس ڈیوائس والے سلور ستون کے ساتھ دوسرے چار اصلی ستون بھی عمران کے ہاتھ لگ گئے ہیں"... صدر مملکت نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ اصلی سلور ستون ہم وہاں پہنچا کر بھی ناکام ہی رہے ہیں"... پرائم منسٹر نے کہا۔

" ہونہہ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں پر اگر تمام حقیقت عیاں ہو چکی ہے تو وہ اب کبھی نچلے نہیں بیٹھیں گے۔ وہ اور کچھ نہیں تو ایس ایف میزائل کو تباہ کرنے کے لئے یہاں ضرور آئیں گے اور ان کے یہاں آنے کا مطلب ہو گا کہ اسرائیل کو ایک بار پھر ان کے قہر کا نشانہ بننا پڑے گا"... صدر مملکت نے ساری حقیقت کو سمجھتے ہوئے غصے اور پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ جب کراسٹی انہیں حقیقت بتا رہی تھی تو عمران نے واضح طور پر کہا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسرائیل جائے گا اور

وہاں اس قدر تباہی پھیلائے گا جس کے زخم ہم برسوں تک چاٹتے رہیں گے ۔ اس کا ارادہ نہ صرف ایس ایف لیبارٹری تباہ کرنے کا ہے بلکہ وہ میرے ساتھ ساتھ بلیک ڈک ایجنسی اور اس سائنس دان کو بھی ہلاک کرنا چاہتا ہے جس نے سلور پاور بنایا تھا"... پرائم منسٹر نے کہا۔

" سر گولسٹن ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ وہ سر گولسٹن کو بھی ہلاک کر دے گا"... صدر مملکت نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ سر گولسٹن ہمارے ملک کا عظیم سرمایہ ہیں ۔ ان کی ہلاکت پورے اسرائیل کی ہلاکت ہو گی ۔ انہوں نے سائنس کی دنیا میں اسرائیل کو جس بلندی پر پہنچایا ہے اگر انہیں کچھ ہو گیا تو اسرائیل ہمیشہ کے لئے پستی میں چلا جائے گا ۔ یہ نقصان اسرائیل کے لئے اتنا بڑا نقصان ہو گا جس کا ازالہ کسی طرح ممکن نہ ہو سکے گا" پرائم منسٹر نے کہا۔

" عمران اور اس کے ساتھی عفریت ہیں اور وہ جو کہتے ہیں کر گزرتے ہیں ۔ ہمیں بہرحال انہیں اسرائیل میں داخل ہونے سے روکنا ہو گا ۔ اگر وہ اسرائیل میں آ گئے تو اس طوفان سے ہم اسرائیل کو بچا سکیں گے اور نہ ہی سر گولسٹن کو"... صدر مملکت نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

" یس سر۔ اسی لئے میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں ۔ ہمیں ان کو یہاں آنے سے روکنے کے لئے ٹھوس اقدامات کرنا ہوں گے ۔ ایسے

اقدامات کہ وہ اسرائیل بلکہ اس کے ارد گرد کے ممالک میں بھی داخل نہ ہو پائیں اور اگر وہ اس طرف آنے کی کوشش کریں تو انہیں ہر صورت میں اسرائیل سے باہر ہی ہلاک کر دیا جائے"... پرائم منسٹر نے کہا۔

" اوہ ۔ لیکن یہ سب کیسے ممکن ہو گا"... صدر مملکت نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اس کے لئے ہمیں ایک ایسے شخص کی ضرورت ہو گی جو عمران کی طرح زیرک، ذہین اور طاقتور ہو ۔ عمران کی طرح پلان بناتا ہو ۔ اس کے انداز میں کام کرتا ہو اور جو عمران کو اچھی طرح سے جانتا اور اسے سمجھتا بھی ہو"... پرائم منسٹر نے کہا۔

" میں سمجھا نہیں ۔ آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں"... صدر مملکت نے کہا۔

" سر۔ میرے کہنے کا مطلب ہے اس بار ہمیں عمران کے مقابلے میں اس کی ٹکر کے آدمی کو لانا ہو گا ۔ عمران جب بھی اپنی ٹیم کے ساتھ یہاں آیا ہے اس کا مقابلہ جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ سمیت بے شمار ایجنسیوں سے ہوا ہے لیکن عمران کے مقابلے میں ان سب کی صلاحیتیں صفر ہی رہی ہیں ۔ عمران اور اس کے ساتھی ہر بار ان کے ہاتھوں سے بچ نکلے ہیں جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عمران ان سب کو جانتا ہے ۔ وہ جانتا ہے کہ ان تمام افراد میں کیا کمی اور کیا نقائص ہیں جن کی وجہ سے وہ ان سب کو چکمہ دینے اور انہیں شکست دینے

میں کامیاب ہوتا رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس بار عمران اور اس کی ٹیم کے مقابلے میں ایک ایسے شخص کو لایا جائے جو نہ صرف عمران کے ہم پلہ ہو بلکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں سب کچھ جانتا ہو۔ مثلاً ان کے سوچنے کا انداز، ان کے کام کرنے کا انداز اور ان سب کے بارے میں جانتا ہو جبکہ عمران اس کے بارے میں کچھ نہ جانتا ہو"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ کے خیال میں اسرائیل میں ایسا کون ہو سکتا ہے جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں جانتا ہو مگر عمران اور اس کے ساتھی اسے نہ جانتے ہوں"... صدر مملکت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک شخص ہے سر۔ جو نہ صرف انتہائی ذہین، طاقتور اور زیرک ہے بلکہ اس میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو عمران جیسے انسان سے ٹکرانے کے لئے نہایت اہمیت کی حامل ہیں"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اوہ۔ کون ہے وہ۔ کیا میں اسے جانتا ہوں"... پرائم منسٹر کی بات سن کر صدر مملکت نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اسے نہ صرف آپ بلکہ اسرائیل کے ساتھ ساتھ ساری دنیا جانتی ہے۔ اس کے نام کی دہشت پوری دنیا پر چھائی ہوئی ہے۔ دنیا کی تمام ایجنسیاں اور بڑے بڑے ایجنٹس اس کے نام سے تھراتے ہیں اور وہ جہاں جاتا ہے ہر طرف اپنی دہشت اور موت کی گہری چھاپ چھوڑ آتا ہے۔ اس انسان کو اسرائیل کی ناک سمجھا جاتا ہے اور

دشمن برسوں تک اس کے لگائے ہوئے زخم چاٹتے رہتے ہیں"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ کا اشارہ کہیں ریڈ ہاک کی طرف تو نہیں ہے"... صدر مملکت نے پرائم منسٹر کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں ریڈ ہاک کی ہی بات کر رہا ہوں۔ ریڈ ہاک کی ذہانت، اس کی طاقت اور اس کی دہشت پوری دنیا کے ایجنٹس پر ثبت ہے۔ وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس سے بے خبر نہیں ہوں گے لیکن آج تک عمران اور ریڈ ہاک ایک دوسرے کے کبھی مقابل نہیں آئے نہ ان کا آپس میں کبھی ٹکراؤ ہوا ہے اس لئے عمران اور اس کے ساتھی ریڈ ہاک کو زیادہ نہیں جانتے ہوں گے۔ اگر عمران اور ریڈ ہاک کا ٹکراؤ ہو جائے تو عمران اور اس کے ساتھی اس طوفان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور ریڈ ہاک انہیں تنکوں کی طرح اڑا کر رکھ دے گا"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ریڈ ہاک۔ ہاں۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ہمیں پہلے ہی ریڈ ہاک کو عمران کے مقابلے پر لے آنا چاہئے تھا"... صدر مملکت نے کہا۔

"یس سر۔ اور یہ بھی اتفاق ہے کہ عمران جب بھی یہاں آیا ان دنوں ریڈ ہاک کسی نہ کسی مشن پر ملک سے باہر ہوتا تھا"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"بہرحال۔ اب حالات ناگزیر ہو چکے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی جی پی فائیو اور دوسری اسرائیلی ایجنسیوں کے بس سے باہر ہو چکے ہیں اس کے لئے اب ہمیں واقعی ریڈ ہاک کو ہی میدان میں اتارنا پڑے گا۔ وہ نہ صرف ذہین ایجنٹ ہے بلکہ اس کا شمار اسرائیل کے بڑے سائنس دانوں میں بھی ہوتا ہے۔ اس کی صلاحیتیں کسی بھی طرح عمران جیسے انسان سے کم نہیں ہیں۔ وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے صحیح مدمقابل ثابت ہو سکتا ہے۔ ہم اس وقت جس نازک دور سے گزر رہے ہیں ہمیں ریڈ ہاک کی مدد کی بے حد ضرورت ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی لامحالہ ایک بار پھر اسرائیل آئیں گے اور ان کو روکنے کے لئے ہمیں بھی اپنی اصل طاقت کو اب سامنے لانا ہو گا۔ ریڈ ہاک کے ہوتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھی اسرائیل میں تو کیا اس کے ارد گرد کے علاقوں میں بھی نہیں پھٹک سکیں گے"... صدر مملکت نے کہا۔

"یس سر۔ میں بھی آپ سے یہی کہنا چاہتا تھا"... پرائم منسٹر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ فائنل۔ اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں ریڈ ہاک کو ہی لایا جائے گا۔ اب ریڈ ہاک ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے تابوتوں میں آخری کیل ٹھونکے گا"... صدر مملکت نے کہا۔

"یس سر۔ تو کیا ریڈ ہاک کو کال کر کے یہیں بلا لیا جائے تاکہ یہ

ٹاسک فائنل طور پر اس کے ہینڈ اوور کر دیا جائے"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ رکیں۔ میں خود اسے کال کر کے یہاں بلاتا ہوں"... صدر مملکت نے اٹھتے ہوئے کہا تو پرائم منسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صدر مملکت نے میز کے نیچے ہاتھ لے جا کر کمرے کا خفیہ دروازہ کھولا اور کمرے سے باہر نکل گئے۔

"ریڈ ہاک۔ ہونہہ۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کو معلوم ہو گا کہ اصل طوفان کیا ہوتا ہے۔ وہ اسرائیل میں آ کر جو تباہیاں مچاتے ہیں اب وہی تباہی ان کا مقدر بن جائے گی۔ ریڈ ہاک سچ مچ کا شکاری ہے جس کا مقابلہ کرنے کے لئے عمران کو ہزاروں بار نئی زندگی حاصل کرنی پڑے گی اور ریڈ ہاک ہر بار اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ اس بار اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے اسرائیل میں آنے کی کوشش کی تو ریڈ ہاک کے روپ میں ان کے سامنے ایک ایسا طوفان آ جائے گا جو ان کی زندگیوں پر موت بن کر ٹوٹ پڑے گا اور ان سب کو ریڈ ہاک سے بچنے کے لئے کوئی پناہ گاہ تک نہیں ملے گی"... صدر مملکت کے جانے کے بعد پرائم منسٹر نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر بے پناہ سفاکی، نفرت اور غرور کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران کو کنٹرول روم میں داخل ہوتے دیکھ کر بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا۔

" آئیں عمران صاحب ۔ میں آپ کے بارے میں سوچ رہا تھا"... بلیک زیرو نے کہا۔

" اچھا سوچ رہے تھے یا برا"... عمران نے اس کے سامنے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں بھلا آپ کے بارے میں برا کیسے سوچ سکتا ہوں"... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سوچ کا کیا ہے ۔ اچھی بھی ہو سکتی ہے اور بری بھی ۔ اب مجھے کیا معلوم کہ تم میرے بارے میں اچھا سوچ رہے تھے یا برا"... عمران نے کہا۔

" آپ چہرہ شناسی میں مہارت کا درجہ رکھتے ہیں ۔ کیا آپ میرا چہرہ

دیکھ کر نہیں جان سکتے کہ میں آپ کے بارے میں اچھا سوچ رہا تھا یا برا"... بلیک زیرو نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

" پژمردہ چہرہ، چہرہ شناس کیا خاک کرے گا ۔ تم خود ہی بتا دو اپنی سوچ کے بارے میں"... عمران نے جیسے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

" خیریت ۔ تھکے تھکے سے لگ رہے ہیں"... بلیک زیرو نے کہا۔

" سیکرٹ سروس کے نقار خانے میں بھلا عمران طوطے کی آواز کون سنتا ہے ۔ ان سب نے میٹنگ روم میں مجھ پر سوال ہی سوال کر کے سچ مچ میرا دماغ خالی کر دیا ہے ۔ ان کے سوالوں کے جواب دے دے کر ظاہر ہے مجھے تھکنا ہی تھا"... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" مشن ہی اس قدر سنگین ہے کہ ان کا ہر پہلو پر سوال کرنا ضروری تھا"... بلیک زیرو نے کہا۔

" یار ۔ ایک ایک کر کے سوال کیا جائے تو ٹھیک رہتا ہے ۔ اس کا جواب بھی دینا مشکل نہیں ہوتا مگر وہ سب تو ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے ۔ وہ سب مجھ پر سوالوں کی توپ کے گولے داغ رہے تھے"... عمران نے کہا۔

" اور ان توپ کے گولوں نے آپ پر فقط اتنا اثر کیا ہے کہ آپ تھک گئے ہیں"... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اور نہیں تو کیا ۔ یہ تو شکر ہے کہ میں اٹھ کر وہاں سے بھاگ آیا ہوں"... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ہنسنے لگا۔

"تب تو مجھے فوراً آپ کو چائے کی بجائے کافی پلا دینی چاہئے تاکہ آپ کی تھکاوٹ اتر سکے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر ایسا کر دو تو میں تمہاری کئی نسلوں کا احسان مند رہوں گا"۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ کنٹرول روم سے نکل کر کچن کی طرف چلا گیا۔ عمران نے کرسی کی پشت سے سر لگایا اور کسی گہری سوچ میں کھو گیا۔ کچھ ہی دیر میں بلیک زیرو کافی کے دو مگ لے آیا۔ اس نے ایک مگ عمران کو دیا اور ایک خود لے کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ تم میرے بارے میں کیا سوچ رہے تھے"۔ عمران نے سیدھا ہو کر بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ اس بار آپ اسرائیل پوری ٹیم کو لے جانا چاہتے ہیں۔ کیا اتنے ممبران کا آپ کے ساتھ اسرائیل میں جانا مناسب رہے گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کیوں۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ میں نے غیر مناسب فیصلہ کیا ہے"۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ یہ بات نہیں ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تو پھر"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے مجھے بتایا تھا کہ جس بریف کیس میں نقلی سلور پاور موجود تھا اس بریف کیس میں سپر ڈکٹا فون لگا ہوا تھا اور وہ ڈکٹا فون اس قدر پاور فل تھا کہ اس کے ذریعے اسرائیل میں

تمام باتیں آسانی سے سنی جا سکتی تھیں۔ جب کراسٹی نے آپ کو سلور پاور کی حقیقت بتاتے ہوئے اسرائیل کی بھیانک سازش کا انکشاف کیا تو آپ کے کہنے کے مطابق ڈکٹا فون آن تھا۔ کراسٹی اور پھر آپ اور میجر پرمود کے درمیان جو باتیں ہوئی تھیں وہ لامحالہ اسرائیل میں سن لی گئی ہوں گی جس سے انہیں اس بات کا پتہ چل گیا ہو گا کہ ہم پر نقلی سلور پاور کی حقیقت عیاں ہو چکی ہے اور پھر آپ نے یہ بھی کہا تھا کہ آپ ایک بار پھر اپنی ٹیم کو لے کر اسرائیل جائیں گے اور اسرائیل کو اس قدر خوفناک زخم لگائیں گے کہ وہ صدیوں تک بلبلاتے رہیں گے۔ اسرائیلی حکام نے لامحالہ تمام ایجنسیوں کو الرٹ کر دیا ہو گا۔ اسرائیل کی سرحدیں سیلڈ کر دی ہوں گی اور انہوں نے ان تمام راستوں کو بھی بند کر دیا ہو گا جہاں سے ان کے خیال کے مطابق آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسرائیل میں داخل ہو سکیں۔ ایسی صورت میں آپ اور سیکرٹ سروس کے تمام ممبر اسرائیل میں کیسے داخل ہو سکیں گے"۔۔۔ بلیک زیرو کہتا چلا گیا۔

"وہ اسرائیل کی تمام ایجنسیوں کو تو کیا اسرائیل کی ساری فوج کو بھی کیوں نہ الرٹ کر دیں اور ہر طرف سے ہمارے داخلے کے راستے بند کر دیں مگر میں اس کے باوجود وہاں جاؤں گا۔ نہ صرف میں بلکہ میری ساری ٹیم وہاں جائے گی۔ ہمارے پاس ایک نہیں کئی ٹارگٹس ہیں۔ ایک ایس ایف میزائل، دوسرا بلیک ڈک ایجنسی اور

اس کے چار بڑے اور تیسرے پرائم منسٹر ۔ ہم ان تینوں ٹارگٹس پر الگ الگ کام کریں گے تاکہ ہم جلد سے جلد اپنا مشن مکمل کر سکیں"... عمران نے کافی کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

" مطلب آپ وہاں گروپ بنا کر کام کریں گے"... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں ۔ یہ بہت ضروری ہے ۔ ایک ساتھ ان الگ الگ ٹارگٹس پر کام کرنے میں کافی وقت لگے گا جبکہ میں چاہتا ہوں کہ تیز رفتار ایکشن کر کے کم سے کم وقت میں ہم اپنے مشنز مکمل کریں"... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہ تو ٹھیک ہے مگر اس بار آپ اسرائیل میں داخل کیسے ہوں گے ۔ اسرائیلی حکام آپ کی نفسیات کو بخوبی جانتے ہیں ۔ اس بار ایسا کوئی راستہ نہیں چھوڑیں گے کہ آپ کسی طرح اسرائیل میں داخل ہو سکیں"... بلیک زیرو نے کہا۔

" ان لوگوں کو اگر راستے روکنے آتے ہیں تو مجھے راستے بنانے آتے ہیں ۔ میں سورج کی کرنوں پر راستہ بناتے ہوئے وہاں جاؤں گا"... عمران نے کہا۔

" مگر کیسے "... بلیک زیرو نے کہا۔

" کیسے کا جواب تو فی الحال میرے پاس بھی نہیں ہے ۔ وقت حالات کے مطابق ہی میں کوئی فیصلہ کروں گا ۔ پھر جو بن پڑے کروں گا"... عمران نے سنجیدگی سے کہا ۔ اس سے پہلے کہ ان میں

کوئی بات ہوتی اچانک بلیک زیرو کے قریب موجود ایک مشین سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

" اوہ ۔ تل ابیب سے ریڈ ایگل کی کال ہے"... بلیک زیرو نے مشین کی سکرین پر ایک کوڈ دیکھتے ہوئے کہا۔

" لاؤ ۔ میں بات کرتا ہوں"... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مشین سے ایک مائیک نکال کر عمران کو دے دیا ۔ عمران کے اشارے پر بلیک زیرو نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو مشین سے سیٹی کی آواز نکلنا بند ہو گئی۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ آر ای ون کالنگ ۔ اوور"... دوسری طرف سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو ۔ اوور"... عمران نے مائیک پر لگا ایک بٹن پریس کر کے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

" چیف ۔ ابو قاسم بول رہا ہوں ۔ اوور"... دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے ۔ اوور"... عمران نے کہا۔

" چیف ۔ اسرائیلی صدر اور وزیراعظم کے درمیان ایک خفیہ میٹنگ چیک کی گئی ہے ۔ اوور"... دوسری طرف سے ابو قاسم کی آواز سنائی دی۔

" کوئی خاص بات ہے ۔ اوور"... عمران نے کہا۔

" یس چیف ۔ صدر اور پرائم منسٹر کو اس بات کا خدشہ ہے کہ

پاکیشیا سے جناب علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک بار
موت کا طوفان بن کر اسرائیل میں وارد ہونے والے ہیں۔ وہ عمر
صاحب اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بے حد خائف ہیں اور وہ چا
ہیں کہ اس بار چاہے کچھ ہو جائے انہیں کسی بھی طرح اسرائیل م
داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اوور"... دوسری طرف سے ابو قاسم
کہا۔

"اس کے لئے انہوں نے کیا اقدامات کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔
اوور"... عمران نے پوچھا۔

"چیف۔ اس بار عمران صاحب اور پاکیشیا سیکرٹ سروس
روکنے کے لئے تمام اسرائیلی ایجنسیوں کو پیچھے ہٹا دیا گیا ہے اور جی
فائیو کو بھی اس معاملے سے الگ کر دیا گیا ہے۔ صدر اور وزیر
نے فیصلہ کیا ہے کہ اس بار وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس
مقابلے پر اسرائیل کی سب سے بڑی طاقت کو لائیں گے۔ اس طا
کے ہوتے ہوئے عمران صاحب اور ان کے ساتھی کسی طر
اسرائیل میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔ اوور"... ابو قاسم نے کہا۔

"اس طاقت کا نام۔ اوور"... عمران نے پوچھا۔

"اس طاقت کا نام ریڈ ہاک ہے چیف۔ اوور"... ابو قاسم نے
تو ریڈ ہاک کا نام سن کر عمران ایک لمحے کے لئے چونک پڑا۔

"ریڈ ہاک۔ گڈ۔ اور کوئی بات۔ اوور"... عمران نے کہا۔
ہاک کا نام سن کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔

"یس چیف۔ صدر اور وزیر اعظم سے باقاعدہ ریڈ ہاک نے
ملاقات کی تھی۔ صدر اور وزیر اعظم نے متفقہ طور پر ریڈ ہاک کو ہائی
سیکورٹی کے تمام اختیارات دے دیئے ہیں اور ریڈ ہاک نے فوج کے
ساتھ ساتھ تقریباً تمام اسرائیلی ایجنسیوں کا چارج سنبھال لیا ہے اور
اس نے پورے اسرائیل میں اور اسرائیل کے بارڈرز پر سخت حفاظتی
انتظامات کر دیئے ہیں۔ تمام ممالک سے آنے والی پروازوں کو سختی
سے چیک کیا جاتا ہے اور اس نے پورے اسرائیل میں ایسے کیمرے
نصب کرا دیئے ہیں کہ اسرائیل کی ایک ایک گلی ایک ایک بازار
اور ایک ایک سڑک پر نظر رکھی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ریڈ ہاک
نے ڈیڈ سی اور ریگستانوں کا بھی محاصرہ کر رکھا ہے تاکہ وہ ان تمام
ممکنہ راستوں پر کڑی نظر رکھ سکے جہاں سے عمران اور پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے آنے کا امکان ہو۔ اوور"... دوسری طرف سے ابو
قاسم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ریڈ ہاک کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اوور"... عمران نے پوچھا۔

"اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر تل ابیب میں ہی بنایا ہے مگر کہاں اس
کے بارے میں فی الحال کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ میرا گروپ اس
سلسلے میں کام کر رہا ہے۔ جلد ہی اس کے بارے میں معلومات مل
جائیں گی۔ اوور"... ابو قاسم نے کہا۔

"اور بلیک ڈک کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اوور"... عمران
نے پوچھا۔

"بلیک ڈک کے تمام سیکشنوں کو ریڈ ہاک کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے اور بلیک ڈک کے چاروں سربراہوں کو روپوش کر دیا گیا ہے۔اوور"... ابو قاسم نے کہا۔

"کہاں روپوش کیا گیا ہے انہیں۔اوور"... عمران نے کہا۔

"سوری چیف۔اس سلسلے میں انہوں نے نہایت راز داری سے کام کیا ہے۔ہم کوشش کے باوجود یہ معلوم نہیں کر سکے کہ بلیک ڈک کے چاروں سربراہ کون تھے اور انہیں کہاں روپوش کیا گیا ہے البتہ اس سلسلے میں بھی ہم مسلسل ورک کر رہے ہیں۔اوور"... ابو قاسم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اس سائنس دان کے بارے میں کیا معلوم کیا ہے تم نے جس نے ایس ایف میزائل بنایا ہے۔اوور"... عمران پوچھا۔

"اس سائنس دان کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس کا نام سر گوسٹن ہے مگر تاحال وہ بھی انڈر گراؤنڈ ہے اور اس کی لیبارٹری اور ایس ایف میزائل کے بارے میں بھی کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی۔اوور"... ابو قاسم نے کہا۔

"تمہارے گروپ کے آدمی اسرائیل کے بے شمار ایجنسیوں میں کام کر رہے ہیں یہاں تک کہ تم اسرائیلی پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کے بھی بے حد کلوز ہو۔اس کے باوجود تم یہ سب معلوم نہیں کر سکے۔کیوں۔اوور"... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"سوری چیف۔ان معاملات میں پرائم منسٹر، پریذیڈنٹ اور

ہاک بے حد احتیاط سے کام لے رہے ہیں۔پہلے ان کی میٹنگز، پرائم منسٹر ہاؤس یا ایوان صدر میں ہوتی تھیں مگر اب انہوں نے میٹنگز کے لئے کوئی خفیہ مقام چن لیا ہے جس کے بارے میں میرے آدمی تو کیا ان کے خاص آدمیوں کو بھی کچھ پتہ نہیں ہے۔اوور"... ابو قاسم نے کہا۔

"اور یہ سب کچھ ریڈ ہاک کی ایماء پر ہو رہا ہے۔اوور"... عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ٹائٹ سیکورٹی کی وجہ سے پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ تک ریڈ ہاک کے مشوروں پر چلنے پر مجبور ہیں۔اوور"... ابو قاسم نے کہا۔

"اور کچھ کہنا ہے تمہیں۔اوور"... عمران نے کہا۔

"یس چیف۔میں پرسنل طور پر آپ سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں۔اوور"... دوسری طرف سے ابو قاسم نے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیسی درخواست۔اوور"... عمران نے کہا۔

"اس بار اسرائیل میں جو ہارڈ سیکورٹی قائم کی گئی ہے اس پر ریڈ ہاک کا مکمل ہولڈ ہے۔میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کو یہاں نہ بھیجیں۔ریڈ ہاک نے اپنے آدمی ارد گرد کے ممالک میں بھی پھیلا دیئے ہیں اور خاص طور پر اس کی نظر مغربی کنارے پر ہے۔اگر عمران صاحب اور اس کے ساتھی

اس طرف یا کسی بھی راستے سے آئے تو وہ ریڈ ہاک کی نظروں سے
نہیں بچ سکیں گے اور ریڈ ہاک ان پر موت بن کر جھپٹ سکتا ہے۔
اوور"... ابو قاسم نے کہا۔

" ریڈ ہاک اسرائیل میں جتنی چاہے سیکورٹی ٹائٹ کر لے "
اسرائیل کے گرد اونچی اور فولادی دیواریں بھی قائم کر لے تب بھی
عمران اور اس کے ساتھی اسرائیل ضرور جائیں گے۔ ان کے حوصلے
بلند ہیں اور جن کے حوصلے بلند ہوتے ہیں انہیں کوئی طاقت، کوئی
دیوار آگے بڑھنے سے نہیں روک سکتی۔ اوور"... عمران نے سرد لہجے
میں کہا۔

" مم۔ مگر چیف۔ اوور"... ابو قاسم نے ہکلاتے ہوئے کچھ کہ
چاہا۔

" نہیں۔ تم اپنا کام کرو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کیا کر
ہے وہ بخوبی جانتے ہیں۔ اوور اینڈ آل"... عمران نے کہا اور اس نے
بلیک زیرو کو اشارہ کیا تو بلیک زیرو نے مشین کا ایک بٹن پریس ک
کے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ابو قاسم کی آواز چونکہ مشین میں لگے
سپیکروں سے نکل رہی تھی اس لئے بلیک زیرو نے بھی عمران اور ا
قاسم کی تمام باتیں سن لی تھیں۔

" تو آخر کار ریڈ ہاک کو آپ کے مقابلے پر لانے کا خیال انہیں آ
گیا"... بلیک زیرو نے عمران سے مائیک لے کر اسے مشین ک
خانے میں ڈالتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ دیر آید پر درست آید۔ ریڈ ہاک کو ہمارے مقابل لا کر
انہوں نے اس بار عقلمندی کا ثبوت دیا ہے۔ میں نے بھی اس کی
بڑی تعریفیں سن رکھی ہیں مگر یہ اتفاق ہی تھا کہ میرا اور اس کا کبھی
سامنا نہیں ہوا۔ اب اس کا سامنا ہو گا تو واقعی مقابلے کا لطف آ
جائے گا"... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" سنا ہے ریڈ ہاک ذہین، طاقتور اور دلیر ہونے کے ساتھ ساتھ
سائنس دان بھی ہے اور اپنے مقابلے پر آنے والے ایجنٹس اور
ایجنسیوں کے خلاف اپنے ایجاد کردہ سائنسی اسلحے استعمال کرتا ہے۔
وہ خود کو سائنسی جادو کا شہنشاہ سمجھتا ہے"... بلیک زیرو نے کہا۔

" اگر وہ طلسم ہوشربا کے جادوگروں کا شہنشاہ افراسیاب ہے تو میں
بھی عمرو عیار سے کم نہیں ہوں۔ میں بھی اپنے ساتھ عمرو عیار کی
زنبیل لے جاؤں گا پھر دیکھوں گا کہ اس کے جادوئی ہتھیار کارگر
ہوتے ہیں یا میری کراماتی چیزیں"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" بات پھر گھوم کر وہیں آ جاتی ہے۔ ابو قاسم کے کہنے کے مطابق
اسرائیل میں سخت سیکورٹی قائم کر دی گئی ہے اور تمام ممکن راستوں
کو سیلڈ کر دیا گیا ہے یہاں تک کہ اس بار ڈیڈ سی اور صحراؤں پر بھی
ان کی نظر ہے۔ ان مخدوش حالات میں آپ اسرائیل جائیں گے تو
جائیں گے کیسے"... بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کہاں ہے نا کہ میں عمرو عیار کی زنبیل ساتھ لے جاؤں گا اور

عمرو عیار کی زنبیل میں سلیمانی چادر بھی ہوتی ہے جسے اوڑھ کر میں غائب ہو جاؤں گا اور غیبی حالت میں اسرائیل میں داخل ہو جاؤں گا اور پھر میں جیسے ہی اسرائیل میں ظاہر ہوں گا تو ریڈ ہاک اور اس کی تمام فورس کی توجہ میری طرف مبذول ہو جائے گی اور پھر سیکرٹ سروس کے ممبران کے لئے اسرائیل میں داخل ہونے کے تمام راستے خود بخود صاف ہو جائیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے آپ پہلے خود اسرائیل میں جائیں گے"۔۔۔ بلیک زیرو نے عمران کی بات سمجھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں اسرائیل میں داخل ہو کر ان سب کی توجہ اپنی طرف مبذول کرا دوں گا تب ممبران کو اسرائیل میں داخل ہونے کے راستے آسانی سے مل جائیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ کے پاس تین ٹارگٹس ہیں۔ سر گوسٹن اور اس کی لیبا ایس ایف میزائل، اسرائیلی پرائم منسٹر اور بلیک ڈک کے چار سربرا کیا آپ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ آپ کتنے گروپ بنائیں گے اور ان گروپس کا ہدف کون کون سا ہو گا"۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"تین ٹارگٹس ہیں تو ظاہر ہے تین گروپس ہی بنیں گے۔ اس بار میں سوچ رہا ہوں کہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو کھل کر کا کرنے کا موقع دیا جائے اس لئے میں نے سیکرٹ سروس کی ساری ٹی کو لے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جوزف، جوانا اور ٹائیگر کو میں ساتھ نہیں لے جاؤں گا۔ خاص طور پر جوزف اور جوانا جیسے دیوؤں کی وجہ

سے ہم فوراً ان کی نظروں میں آ جاتے ہیں اس لئے ان کی جگہ میں دوسرے ممبران کو لے جاؤں گا۔ رہی بات ٹائیگر کی تو وہ چونکہ سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے اس لئے اسے ساتھ لے جانا مناسب نہیں لگتا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس طرح تو آپ اور مس کراسٹی بھی سیکرٹ سروس کے ممبر نہیں ہیں۔ پھر آپ کراسٹی کو ساتھ کیوں لے جا رہے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

"کراسٹی کا بھائی سی کاک ایکریمیا کی ایک بڑی ایجنسی کا چیف ہے۔ اس کا نیٹ ورک اسرائیل میں بھی موجود ہے جو ہمارے لئے کارآمد ہو سکتا ہے اور پھر کراسٹی نے ہی ہمارے سامنے اسرائیل کی سازش کا پول کھولا ہے اس لئے اس کو ساتھ لے جانا بے حد ضروری ہے۔ وہ واقعی کام کی لڑکی ہے۔ اس نے ہم سے الگ رہ کر کام کیا ہے۔ اب میں اسے اپنے ساتھ رکھ کر اس کی صلاحیتیں دیکھنا چاہتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"گروپس کے بارے میں آپ نے نہیں بتایا"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہری بات ہے میں ان سب سے پہلے اسرائیل جاؤں گا۔ جب باقی ممبران وہاں پہنچ جائیں گے تب حالات کو سامنے رکھ کر گروپ بندی کر لی جائے گی"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اس نے کافی کے آخری گھونٹ بھرے اور پھر اس نے خالی مگ میز پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب کہاں چل دیئے"... بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"اب مقابلے پر ریڈ ہاک جیسا سائنس دان ہے اس کے لئے ظا
ہے مجھے کونوں کھدروں سے عمرو عیار کی زنبیل تلاش کرنی پڑے گ
پھر اس زنبیل میں کراماتی چیزیں بھی تو رکھنی ہیں جو ریڈ ہاک ک
سائنسی اسلحے کا توڑ اور اس کا مقابلہ کرنے کے کام آسکیں"... عمرا
نے کہا تو بلیک زیرو ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران واقعی اب
اسرائیل جانے کی تیاری کرنا چاہتا ہے اور ظاہر ہے اس کے لئے اس
نے تیاری تو کرنی ہی تھی۔

ریڈ ہاک کا نام واقعی اسرائیل میں ایک طاقت اور دہشت کی علامت تھا۔ اس کا نام سنتے ہی اسرائیل اور دوسرے ملکوں کی ایجنسیوں اور ایجنٹوں کے ہاتھ پیر پھول جاتے تھے۔ ریڈ ہاک اپنی ذہانت، طاقت اور تیز رفتاری سے کام کرنے کی وجہ سے ہر مشن میں کامیابیوں پر کامیابیاں حاصل کرتا آیا تھا۔ ریڈ ہاک کا اصل نام ڈاکٹر جان البرٹ تھا اور عام طور پر وہ ریڈ ہاک کے نام سے ہی جانا پہچانا جاتا تھا۔ پرائم منسٹر، پریذیڈنٹ اور چند اہم ہستیوں کے سوا اس حقیقت کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا کہ ڈاکٹر جان البرٹ ہی اصل میں سرخ طوفان ہے۔

ڈاکٹر جان البرٹ عام حالات میں ایک شپنگ کمپنی کا مالک تھا۔ اس کے بڑے بڑے شپ اسرائیل میں خام مال لانے اور لے جانے کے لئے استعمال ہوتے تھے اور وہ بظاہر ایک ادھیڑ عمر بزنس مین ہی

دکھائی دیتا تھا۔ لیکن جب وہ ریڈ ہاک کے روپ میں آتا تھا تو اس ک جھک جاتے تھے۔

رنگ ڈھنگ ہی بدل جاتا تھا۔ ڈاکٹر جان البرٹ جس قدر نفیس او ریڈ ہاک ادھیڑ عمر ہونے کے باوجود مضبوط اور کسرتی جسم کا

نرم گفتار کا مالک تھا ریڈ ہاک اسی قدر سخت گیر، بے رحم اور انتہائی مالک تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ اس کی

سفاک انسان تھا جس کی نظروں میں انسان مکھی مچھروں سے زیادہ آنکھیں نیلی اور بے حد چمکدار تھیں جو اس کی ذہانت کی غماز تھیں۔

حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ وہ انسانوں کو تڑپا تڑپا کر اور سسکا سسکا کر اس کی پیشانی فراخ اور چہرہ بلڈاگ کی طرح بڑا اور بے حد خوفناک

ہلاک کرنے کا عادی تھا۔ تھا۔ اس کے چہرے پر ہر وقت کرختگی چھائی رہتی تھی۔ وہ نرم آواز

وہ چونکہ ایک سائنس دان بھی تھا اس لئے وہ اپنے دشمنوں او میں بات کرنے کا عادی تھی مگر اس کا لہجہ کسی خونخوار بھیڑیئے کی

مجرموں کو سائنسی آلات اور سائنسی دواؤں سے اذیت ناک سزائیں غراہٹ سے بھرپور ہوتا تھا جس کی وجہ سے بڑے سے بڑا سورما بھی

دیتا تھا۔ اگر اسرائیل اسے کسی دوسرے ملک کا مشن سونپتا تو ریڈ اس کی آواز سن کر سہم جاتا تھا اور کوئی اس سے نظریں ملا کر بات

ہاک آندھی اور طوفان کی طرح کام کرتا تھا اور وہ جس ملک میں جا نہیں کر سکتا تھا۔

وہاں تباہی اور بربادی پھیلاتے ہوئے انسانی لاشوں کے انبار لگا کر ریڈ ہاک کو اسرائیلی پریذیڈنٹ نے جب کال کر کے اپنے

اپنے نام کی دہشت کے نشان ثبت کر آتا تھا جسے دیکھ کر دوسرے مخصوص آفس میں بلایا تو وہاں اسرائیلی پرائم منسٹر پہلے سے موجود

ممالک کی ایجنسیاں اور ایجنٹس تھرا اٹھتے تھے۔ تھے۔ ان دونوں نے ریڈ ہاک کو سلور پاور، عمران اور پاکیشیا

غرضیکہ ریڈ ہاک نے اب تک دوسرے ممالک میں جتنے بھی مش سیکرٹ سروس کے بارے میں تمام تفصیل بتا دی۔ عمران اور

مکمل کئے تھے وہاں اس نے اپنی طاقت اور اپنی دہشت کا سکہ جما کا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام سن کر ریڈ ہاک کی آنکھوں کی چمک کئی

تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ریڈ ہاک کو اسرائیل کا ہیرو سمجھا جاتا تھا۔ گنا بڑھ گئی تھی۔ جب اسے معلوم ہوا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ

دوسری اسرائیلی ایجنسیوں کے لیڈر نہ صرف ریڈ ہاک سے خوف سروس اسرائیل میں آنے والے ہیں تو وہ خوش ہو گیا تھا۔ عمران اور

کھاتے تھے بلکہ اس کی اتنی ہی قدر بھی کرتے تھے اسی لئے اسرائیل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اس نے بہت کچھ سن رکھا تھا

میں صدر اور وزیراعظم کے بعد اگر کوئی تیسری بڑی ہستی تھی تو وہ ریڈ عمران اور اس کے ساتھیوں نے متعدد بار اسرائیل میں آکر جو تباہی

ہاک کی ہی تھی جس کے نام کے سامنے اسرائیلی ایجنسیوں کے لیڈ پھیلائی تھی یہ اتفاق ہی تھا کہ ریڈ ہاک کسی نہ کسی مشن پر دوسرے

ملک میں مصروف ہوتا تھا اور جب وہ واپس آتا اور اسے خبر ملتی
عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران وہاں ایک بار
خوفناک تباہی پھیلا کر نکل گئے ہیں تو وہ کھول کر رہ جاتا۔
اس نے کئی بار ارادہ کیا تھا کہ وہ ان تباہیوں کے جواب
عمران کے پیچھے جائے اور پاکیشیا میں جا کر ایسی ہولناک تباہ
پھیلائے کہ پاکیشیا کا نام تک صفحہ ہستی سے مٹ جائے مگر اسرا
پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر نے اسے آج تک پاکیشیا میں جانے
اجازت نہیں دی تھی۔ وہ شاید اسرائیل کی اس عظیم طاقت کو کھ
نہیں چاہتے تھے حالانکہ انہیں یقین تھا کہ ریڈ ہاک عمران جی
انسان سے کہیں زیادہ فعال، ذہین اور طاقتور ہے جس کا عمران ک
طور پر مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن اس کے باوجود انہوں نے ریڈ ہاک
پاکیشیا کا کوئی مشن نہیں دیا تھا اس لئے ریڈ ہاک خون کے گھو
بھرنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔

اس کی بس یہی خواہش تھی کہ اس کی موجودگی میں عمران
اس کے ساتھی اسرائیل آئیں تو پھر وہ ان سے ٹکرائے گا اور اس
ٹکر ایسی خوفناک ہو گی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو
معنوں میں موت کا اصل مفہوم معلوم ہو جائے گا۔ اب
پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر نے اسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سر
کی اسرائیل میں آمد کا مژدہ سنایا تو ریڈ ہاک کا رواں رواں ناچ اٹھا
اسے آخر کار طویل اور صبر آزما انتظار کے بعد اس کے خواب کی تع

پوری ہوتی نظر آنے لگی تھی۔ اس نے فوراً پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر
سے اس ٹاسک پر کام کرنے کی حامی بھر لی تھی۔

یوں تو ریڈ ہاک کی اپنی تنظیم بے حد فعال اور بڑی تھی اور اس کا
ایک الگ گروپ تھا جس کے ممبران اس کے ساتھ چلتے تھے اور
اسے کامیابیوں سے ہمکنار کرتے تھے۔ اس کا ایک بڑا نیٹ ورک
بھی تھا جو پورے اسرائیل کے ساتھ ساتھ ایکریمیا اور یورپ تک
پھیلا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود ریڈ ہاک نے خصوصی طور پر
اسرائیل کی تمام ایجنسیوں کا ہولڈ اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا۔ اس
نے فوری طور پر پورے اسرائیل میں ٹائٹ سیکورٹی کے انتظامات
کرنا شروع کر دیئے تھے۔ اسرائیل کی تقریباً تمام ایجنسیاں پورے
اسرائیل میں پھیل گئی تھیں اور ریڈ ہاک کی اپنی تنظیم جسے وہ ہاک
فورس کہتا تھا ہر طرف سرگرم عمل ہو گئی تھی۔ ہاک فورس کے تمام
ممبر ریڈ ہاک نے چن چن کر اپنی تنظیم میں شامل کر رکھے تھے جو ہر
فن مولا تھے۔

ریڈ ہاک چاہتا تھا کہ علی عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسرائیل
میں داخل ہونے کا موقع فراہم کیا جائے۔ وہ جیسے ہی اسرائیل میں
داخل ہوں گے وہ اور اس کی تنظیم ہاک فورس انہیں بھوکے عقابوں
کی طرح سے دبوچ لے گی اور وہیں ان کے ٹکڑے اڑا دیئے جائیں
گے لیکن پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر نے ریڈ ہاک کی اس تجویز کو سختی
سے مسترد کر دیا تھا۔ ان کا حکم تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ

سروس کو اس بار اسرائیل میں داخل ہونے ہی نہ دیا جائے۔ ریڈ
ہاک ان کے لئے کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کرے کہ وہ ان سب
اسرائیل کے باہر ہی موت کے گھاٹ اتار دے۔

یہی وجہ تھی کہ ریڈ ہاک نے پورے اسرائیل کو ٹف سیکورٹی
تحت کام کیا تھا۔ اس کے حکم سے اسرائیل کی تمام گلیوں، بازا
اور سڑکوں پر جدید کیمرے لگا دیئے گئے تھے۔ ہر طرف ہاک فو
کے مسلح افراد موجود تھے۔ ریڈ ہاک نے مواصلاتی نظام کا کنٹرول
اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا تاکہ اسرائیل میں آنے جانے والی ٹیلی
اور ٹرانسمیٹر کالوں کو بھی چیک کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ ریڈ
نے سرحدی علاقوں میں بھی اپنی سیکورٹی ٹائٹ کر رکھی تھی۔
ہاک نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنے کے لئے ہر
راستے کو سیلڈ کر دیا تھا یہاں تک کہ وڈیسی اور صحرائی علاقوں
بھی اس نے بے پناہ نفری پھیلا دی تھی تاکہ اگر عمران اور اس
ساتھی اس طرف سے اسرائیل میں آنے کی کوشش کریں تو ا
وہیں روکا جا سکے۔

ایئرپورٹ، سی پورٹ اور آمد و رفت کے تمام ذرائع کی بھی
نگرانی کی جا رہی تھی۔ ہر آنے جانے والے کو ہاک فورس کی
آزمائشوں اور کئی مرحلوں سے گزرنا پڑتا تھا۔ تب کہیں جا کر
کلیئرنس ملتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ریڈ ہاک نے ہاک فورس
کئی گروپس اسرائیل کے ارد گرد کے ممالک میں بھی بھیج دیئے

تاکہ انہیں وہاں علی عمران اور اس کے ساتھیوں کی کسی طرف سے
بھی آمد کی اطلاع ملے تو وہ اسے انفارم کر سکیں۔ اپنی طرف سے ریڈ
ہاک نے اسرائیل میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے داخل ہونے
کا کوئی راستہ نہیں چھوڑا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اس نے جو انتظامات
کئے ہیں عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طرح اسرائیل میں داخل
نہیں ہو سکیں گے اور اگر کوئی ایک پھر بھی اسرائیل میں آ گیا تو وہ
ٹائٹ سیکورٹی کی وجہ سے فوراً اس کی نظروں میں آ جائے گا۔

پریذیڈنٹ کے حکم سے بلیک ڈک ایجنسی کا چارج بھی ریڈ ہاک
کو دے دیا گیا تھا جنہیں ریڈ ہاک نے ہاک فورس میں ضم کر لیا تھا۔
بلیک ڈک کے چاروں سربراہوں کو روپوش کر دیا گیا تھا۔ احتیاط
کے طور پر اسرائیلی پرائم منسٹر کی بھی سیکورٹی ٹائٹ کر دی گئی تھی۔
اس بار جیسے وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے
پہلے سے ہی ہر طرح سے احتیاط برتنی شروع کر دی تھی۔ ریڈ ہاک
نے پاکیشیا میں موجود اسرائیلی فارن ایجنٹوں اور مخبر تنظیموں سے
بھی مسلسل رابطے قائم کر رکھے تھے جو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس پر نظر رکھ رہے تھے۔ ریڈ ہاک نے انہیں سختی سے ہدایات
دے رکھی تھیں کہ وہ ان پر مسلسل نظر رکھیں اور اگر وہ پاکیشیا سے
کہیں جانے کے لئے نکلیں تو اس کے بارے میں فوراً اطلاع دی
جائے۔

پاکیشیا میں فارن ایجنٹس اور مخبر تنظیمیں ظاہر ہے عمران پر ہی

نظر رکھ سکتی تھیں جو کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں رہتا تھا۔ ر
ہاک کو عمران کی مصروفیات کی مسلسل اطلاعات مل رہی تھیں
ریڈ ہاک کا تل ابیب میں ایک وسیع اور جدید ہیڈ کوارٹر تھا جس م
اس نے ہر طرح کے سائنسی انتظامات کر رکھے تھے۔ یہ ہیڈ کوا
زمین دوز تھا اور اس ہیڈ کوارٹر میں آنے جانے کے لئے خود ریڈ ہاک
کو بھی کئی سائنسی مرحلوں سے گزرنا پڑتا تھا۔ اس ہیڈ کوارٹر م
جدید سے جدید سائنسی مشینیں موجود تھیں جن سے ریڈ ہاک
صرف ہیڈ کوارٹر بلکہ پورے اسرائیل پر نظر رکھ سکتا تھا۔

ریڈ ہاک نے ہاک فورس کو مخصوص نیلی یونیفارم اور نیلے رنگ
کی ہی کاریں مہیا کر رکھی تھیں۔ ان یونیفارمز پر سیاہ اور سف
دھاگوں سے چکراتے ہوئے عقاب کی شکل بنی ہوئی تھی۔ ایسے
اسٹیکر نیلی کاروں کے دروازوں اور فرنٹ پر بھی آویزاں تھے جو
ہاک کا مخصوص نشان تھا۔ ریڈ ہاک اپنے ہیڈ کوارٹر میں اپنے شان
مخصوص آفس میں بیٹھا عمران اور اس کے ساتھیوں کی ان فائلوں
دیکھ رہا تھا جن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی اسرائیل میں آ
اور ان کے مشنز کی تفصیلات درج تھیں۔ ان فائلوں میں ان
راستوں کی بھی باقاعدہ نشاندہی کی گئی تھی جہاں سے عمران اور ا
کے ساتھی اسرائیل میں داخل ہوتے رہتے تھے۔ اس کے علاوہ عمر
اور اس کے ساتھیوں نے اسرائیل کو کس حد تک نقصان پہنچایا
اس کے بارے میں بھی ہر بات مفصل طور پر تحریر تھی۔ یہ فائ

ریڈ ہاک نے اسرائیل کی ان ایجنسیوں اور جی پی فائیو سے حاصل کی تھیں جو عمران اور اس کے ساتھیوں سے ٹکراتے رہے تھے۔

ریڈ ہاک کے سامنے فائلوں کا پلندہ سا پڑا تھا جس کا وہ کئی روز سے مطالعہ کر رہا تھا۔ اس وقت اس کے سامنے آخری فائل کھلی پڑی تھی جسے وہ انہماک سے پڑھنے میں مصروف تھا کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے چھوٹے مگر جدید طرز کے موبائل فون میں سے موسیقی کی مترنم آواز ابھرنے لگی تو ریڈ ہاک بے اختیار چونک پڑا۔ یہ بظاہر ایک عام سیل فون تھا مگر اس فون میں جدید ٹرانسمیٹر بھی لگا ہوا تھا جو ہر طرح کی لانگ ویوز اور شارٹ ویوز پر بھی کام کرتا تھا جس کی وجہ سے ریڈ ہاک لانگ رینج پر بھی آسانی سے بات کر سکتا تھا۔ سیل فون کی سکرین پر باقاعدہ آپشنز موجود تھے جن سے ریڈ ہاک کو معلوم ہو جاتا تھا کہ اسے فون کال کی جا رہی ہے یا ٹرانسمیٹر کال۔ ٹرانسمیٹر کال کے لانگ ویوز اور شارٹ ویوز کالوں کے بارے میں بھی تفصیل آ جاتی تھی۔ ریڈ ہاک نے سیل فون اٹھا کر اس کی سکرین دیکھی۔ سکرین پر لانگ ویوز کا آپشن تھا اور نیچے کال کرنے والے کا نام بھی سپارک کر رہا تھا۔

"کروسٹ۔ اوہ۔ یہ تو پاکیشیا سے کروسٹ کی کال ہے"۔۔۔ ریڈ ہاک نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس نے فوراً اوکے کا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

"یس۔ آر ایچ اٹنڈنگ یو"۔۔۔ ریڈ ہاک نے اپنے مخصوص اور

کرخت لہجے میں کہا۔ یہ چونکہ جدید سیٹ تھا اس لئے اس میں بار
اوور کہنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ اس سیٹ میں ٹرانسمیٹر کا
بھی عام فون کال کی طرح سنی اور کی جا سکتی تھی۔

"کروسٹ بول رہا ہوں چیف۔ پاکیشیا سے"... دوسری طر
سے ایک تیز مگر مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس کروسٹ۔ کیوں کال کی ہے"... ریڈ ہاک نے کہا
کروسٹ اسرائیل کا فارن ایجنٹ تھا جو پاکیشیا میں اس کے لئے مخ
کا کام کرتا تھا۔ ریڈ ہاک نے پاکیشیا میں موجود تمام فارن ایجنٹس
ہدایات دے رکھی تھیں کہ وہ اپنی تمام اطلاعات کروسٹ کو د
گے اور اس سے ریڈ ہاک خود ہی تمام رپورٹ لے لیا کرے گا۔

"میں نے آپ کو عمران کے بارے میں اطلاع دینے کے لئے
کی ہے چیف"... دوسری طرف سے کروسٹ نے کہا۔

"عمران کے بارے میں۔ کیا رپورٹ ہے۔ جلدی بتاؤ"
ہاک نے عمران کا نام سن کر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ عمران پاکیشیا سے روانہ ہو گیا ہے"... دوسری ط
سے کروسٹ نے کہا۔

"اوہ۔ کہاں جا رہا ہے وہ"... ریڈ ہاک نے پوچھا۔

"میں نے ایئر پورٹ انکوائری سے معلومات حاصل کی ہیں
یہاں سے جارٹن کے لئے روانہ ہوا ہے"... کروسٹ نے کہا۔

"جارٹن۔ اوہ۔ کیا وہ اکیلا ہے یا اس کے ساتھی بھی اس

ساتھ ہیں"... ریڈ ہاک نے پوچھا۔

"فلیٹ سے تو وہ اکیلا ہی نکلا تھا۔ میں نے خود اس کا تعاقب کیا
تھا۔ وہ ایئر پورٹ گیا تھا اور پھر وہ کسی سے ملے بغیر کلیئرنس کراتا ہوا
طیارے میں سوار ہو گیا تھا۔ اس کے ساتھی پہلے سے ہی وہاں موجود
ہوں تو میں ان کے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ البتہ میں نے
ایک چیف سیکورٹی گارڈ کو بھاری معاوضہ دے کر اس طیارے کے
تمام مسافروں کے فوٹوگراف حاصل کر لئے ہیں اور ان کے کاغذات
کی نقول بھی مجھے مل گئی ہیں۔ یہ سب میں آپ کو فیکس کر رہا
ہوں"... دوسری طرف سے کروسٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرے لئے یہی بہت ہے کہ طیارے میں عمران
موجود ہے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"یس چیف"... کروسٹ نے کہا۔

"کیا وہ اپنے اصلی حلیئے میں ہے"... ریڈ ہاک نے پوچھا۔

"یس چیف۔ وہ نہ صرف اصلی حلیئے میں ہے بلکہ اپنے اصلی نام
سے بھی سفر کر رہا ہے"... کروسٹ نے کہا۔

"حیرت ہے۔ عمران جیسا انسان اپنے اصلی حلیئے اور اصلی نام
سے جارٹن جا رہا ہے"... ریڈ ہاک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ اس بات پر تو میں بھی حیران ہو رہا تھا۔ اگر عمران
اسرائیل جانے کے لئے جارٹن گیا ہے تو اسے میک اپ اور کسی
فرضی نام سے جانا چاہیئے تھا مگر"... کروسٹ نے کہا۔

"وہ بہت کائیاں انسان ہے۔ جو کرتا ہے سوچ سمجھ کر
لیکن بہرحال اب اس کا سابقہ ریڈ ہاک سے ہے اور ریڈ ہاک
سوچ سے کہیں آگے ہے۔ وہ جو مرضی کرے مگر اس بار اس
اسرائیل میں داخل ہونا آسان نہیں ہوگا"... ریڈ ہاک نے فا
میں کہا۔

"یس چیف"... کروسٹ نے مبہم سے لہجے میں کہا تو
نے اس سے فلائٹ نمبر اور دوسری معلومات لے کر فون آف

"ہونہہ۔ تو عمران جارٹن جا رہا ہے۔ وہ شاید جار
خوفناک صحرا کی طرف سے اسرائیل میں داخل ہونا چاہتا ہے
کی یہ کوشش اس کے لئے بے حد بھاری ثابت ہوگی۔ جا
صحرا میں بھی میرا ہولڈ ہے۔ اس صحرا کے خوفناک طوفانو
فورس کے ہاتھوں بچ نکلنا اس کے لئے ناممکن ہوگا۔ قطع
ریڈ ہاک نے سیل فون آف کر کے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چ
سوچتا رہا پھر اس نے سیل فون کی فون بک اوپن کی اور اس
نام دیکھتے ہوئے ایک نام پر اوکے کا بٹن پریس کر دیا۔

"ڈرافن"... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ا
آواز سنائی دی۔

"آر ایچ سپیکنگ"... ریڈ ہاک نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ حکم سر"... دوسری طرف سے ڈرافن ن
مگر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈرافن۔ پاکیشیا سے علی عمران جارٹن کے لئے روانہ ہو گیا ہے
لیارے میں اصلی نام اور اصلی حلیئے میں موجود ہے۔ تم فوراً ایئر
ٹ پہنچ جاؤ اور اس کی نگرانی کرو۔ مجھے عمران کی ایک ایک
ت کی رپورٹ ملنی چاہئے۔ سمجھے تم"... ریڈ ہاک نے تحکمانہ لہجے
کہا۔

"نگرانی۔ مگر چیف اس کی نگرانی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر
کہیں تو ہم اس طیارے کو ہی اڑا دیتے ہیں۔ ہم یہاں مسلح
"... دوسری طرف سے ڈرافن نے کہا۔

"شٹ اپ۔ نانسنس۔ جو تمہیں کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو۔
ہلاک کرنا ہے یا نہیں اس کا فیصلہ میں نے کرنا ہے۔ تم نے
"... ریڈ ہاک نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ سس۔ سوری چیف۔ مم۔ میں آپ کی ہدایات پر عمل
گا۔ مم۔ میں۔ میں"... ڈرافن نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر عمران کو تم نے مس کر دیا تو یاد رکھنا میں تمہارا بے حد
لک حشر کروں گا۔ اس کے بارے میں مجھے لمحے لمحے کی رپورٹ
"... ریڈ ہاک نے اسی لہجے میں کہا۔

"اوکے چیف۔ میں عمران کو کسی بھی صورت میں مس نہیں
گا"... دوسری طرف سے ڈرافن نے کہا۔

"اس کا فلائٹ نمبر نوٹ کرو"... ریڈ ہاک نے کہا اور اس نے
ٹ کا بتایا ہوا فلائٹ نمبر ڈرافن کو نوٹ کرا دیا۔ فلائٹ نمبر

نوٹ کرا کر اس نے ڈرافن کو چند ہدایات دیں اور فون آف کر دیا۔
" ہونہہ ۔ اگر مجھے عمران کو ہلاک ہی کرانا ہوتا تو میں یہ
پاکیشیا میں موجود فارن ایجنٹس سے بھی کرا سکتا تھا ۔ میں دیکھنا
چاہتا ہوں کہ عمران اس بار اسرائیل میں داخل ہونے کا کون
راستہ اور کیا طریقہ استعمال کرتا ہے ۔ موت تو بہرحال اس کی
ہے ۔ مگر اس جیسے انسان کو میں آسان موت نہیں مرنے دوں گا
اس کی موت بے حد بھیانک اور انتہائی اذیت ناک ہو گی ۔ ایسی
موت جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا"... ریڈ ہاک نے بڑبڑاتے
ہوئے اور نہایت نفرت بھرے لہجے میں کہا ۔ اس نے ایک بار
فون کے نمبر پریس کئے اور فون کان سے لگا لیا۔
" یس ۔ کمانڈنگ آفیسر رہوڈس سپیکنگ "... دوسری طرف سے
ایک بھاری آواز سنائی دی۔
" آر ایچ سپیکنگ "... ریڈ ہاک نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔
" اوہ ۔ یس سر ۔ حکم سر "... دوسری طرف سے ریڈ ہاک کی آواز
سن کر کمانڈنگ آفیسر رہوڈس نے فوراً مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
" تمہاری فورس کس پوزیشن میں ہیں کمانڈر "... ریڈ ہاک نے
پوچھا۔
" ساری فورس مستعد اور چاک وچوبند ہیں سر ۔ ہم نے
ڈیزرٹ کا کنٹرول سنبھال لیا ہے ۔ یہاں نہ صرف ہم نے ایک
کیمپ بنا لیا ہے بلکہ صحرا میں دور تک نظر رکھنے کے بھی ہم نے

انتظامات مکمل کر لئے ہیں "... دوسری طرف سے کمانڈر رہوڈس نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
" ڈیزرٹ میں کتنی سینڈ میرنیز لے جائی گئی ہیں "... ریڈ ہاک نے
پوچھا۔
" فی الحال ہم یہاں دس میرنیز لائے ہیں ۔ اگلے دس گھنٹوں میں
مزید دس میرنیز یہاں پہنچ جائیں گی "... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔
" گڈ ۔ کمانڈوز اور میرنیز کو الرٹ کر دو ۔ علی عمران اور شاید اس
کے ساتھی بھی پاکیشیا سے نکل گئے ہیں ۔ ان کا رخ جارٹن کی طرف
ہے اور جہاں تک میرا اندازہ ہے وہ جارٹن کے طویل اور خوفناک
صحرا کو پار کرنے کی کوشش کریں گے ۔ وہ عموماً ایسے راستوں کا
انتخاب کرتے ہیں جو خطرناک اور انتہائی دشوار گزار ہوتے ہیں ۔ وہ
سمجھتے ہیں کہ ہم ان دشوار گزار اور خطرناک راستوں کی طرف کم ہی
توجہ دیتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں اسرائیل میں داخل ہونے کا
موقع مل جاتا ہے مگر اس بار ہم انہیں کوئی موقع نہیں دیں گے ۔ تم
اس وقت تک ان کو کچھ نہیں کہو گے جب تک وہ جارٹن ڈیزرٹ کی
ریڈ لائن کراس کر کے ڈالمن ڈیزرٹ میں نہیں آ جاتے ۔ جیسے ہی وہ
ڈالمن ڈیزرٹ میں داخل ہوں تم ان پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑنا "...
ریڈ ہاک نے کہا۔
" یس سر ۔ آپ بے فکر رہیں سر ۔ میرے ہوتے ہوئے وہ کسی
بھی صورت میں ڈالمن ڈیزرٹ میں آگے نہیں جا سکیں گے ۔ میں نے

یہاں بی ایکس بی فائر کر دیا ہے جس کی وجہ سے ڈالمن ڈیزرٹ کے ساتھ ساتھ جارٹن ڈیزرٹ کا بھی ایک بڑا علاقہ میری نظروں میں ہے جیسے ہی وہ ڈالمن ڈیزرٹ میں داخل ہوں گے ہم تیز رفتار میرینز لے کر ان کے سروں پر پہنچ جائیں گے اور ان سب کا وہیں خاتمہ کر دیں گے"... دوسری طرف سے کمانڈر رہوڈس نے ریڈ ہاک کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

" گڈ ۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں ۔ ویسے بھی جارٹن اور ڈالمن ڈیزرٹ کی درمیانی پٹی میں اس قدر خوفناک طوفان آتے ہیں جن سے بچ نکلنا ان کے لئے ناممکن ہو گا لیکن اس کے باوجود میں ان کے لئے کوئی رسک نہیں لینا چاہتا اس لئے میں نے تمہیں مع سینڈ میرینز کے وہاں بھیج دیا ہے تاکہ تم وہاں ہر قسم کی سچوئیشن کو آسانی سے کنٹرول کر سکو"... ریڈ ہاک نے کہا۔

" اوکے سر ۔ میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا سر ۔ عمران اور اس کے ساتھی جارٹن ڈیزرٹ کی ریڈ لائن کراس کرتے ہی ہلاک ہو جائیں گے"... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

" اوکے ۔ میرا ڈرافن سے مسلسل رابطہ ہے ۔ وہ علی عمران کی نگرانی کرے گا ۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے جارٹن ڈیزرٹ میں آنے کی کوشش کی تو میں تمہیں فوراً باخبر کر دوں گا"... ریڈ ہاک نے کہا۔

" اوکے سر ۔ ٹھیک ہے سر"... کمانڈر رہوڈس نے کہا اور پھر ریڈ

ں نے اس سے چند مزید باتیں کیں اور اسے ہدایات دے کر فون ف کر دیا ۔ اب اس کے چہرے پر گہرے سکون کے تاثرات تھے ۔ سے یقین تھا کہ اس نے اسرائیل کی حفاظت کے جو انتظامات کئے یں ان سے عمران اور اس کے ساتھی کسی طور پر بھی نہیں بچ سکتے تھے ۔ اس بار انہیں ہر حال میں اور ہر صورت میں یقینی موت کا امنا کرنا پڑے گا ۔ ایک ایسی موت جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

عمران اسرائیل جانے کے لئے تیار تھا۔ پہلے اس نے سوچا تھا ک
وہ اکیلا اسرائیل میں داخل ہو گا اور اسرائیل کی تمام ایجنسیوں ا
ریڈ ہاک کی توجہ اپنی جانب مبذول کرا لے گا جس کی وجہ سے ا
کے ساتھیوں کو بہرحال ایسا موقع مل جائے گا کہ وہ آسانی ۔
اسرائیل میں داخل ہو سکیں مگر جب عمران نے ایکریمیا میں کرا
کے بھائی سے رابطہ کیا اور اس سے اسرائیل کے بارے میں معلوما
حاصل کیں تو اسے معلوم ہوا کہ ریڈ ہاک نے نہ صرف اسرائیل
تمام ایجنسیوں کو اپنے ہولڈ میں لے لیا ہے بلکہ اس نے اپنی ایجن
ہاک فورس کے تمام ارکان کو اسرائیل کے کونے کونے میں پھیلا
ہے جنہیں خاص طور پر مخصوص نیلی یونیفارمز دی گئی ہیں۔ ان ن
یونیفارمز والوں کو ہر طرح کی ٹرانسپورٹ، جہاز حتیٰ کہ ہیوی گ
شپ ہیلی کاپٹر بھی فراہم کر دیئے گئے ہیں تاکہ انہیں اسرائیل ۔

کسی بھی حصے میں اور کہیں بھی پہنچنے میں وقت کا ضیاع نہ کرنا پڑے۔

سی کاک نے اپنے ایجنٹوں سے حاصل کی ہوئی معلومات کے مطابق عمران کو بتایا تھا کہ ریڈ ہاک کو زیادہ خدشہ جارٹن کے صحرا سے ہے جس کے ساتھ اسرائیل کا ڈالمن صحرا ملتا ہے۔ یہ صحرا بے حد دشوار گزار ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی وسیع و عریض ہیں۔ ان صحراؤں میں خوفناک طوفان آتے ہیں جن میں تیز رفتار گردباد بھی ہوتے ہیں اور ان گردباد کی زد میں آنے والی ہزاروں من وزنی چٹانیں بھی فضا میں بلند ہو جاتی ہیں اور جس تیزی سے گردباد چکر کاٹتے ہیں ان چٹانوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان صحراؤں میں دور دور تک نہ کوئی آبادی ہے اور نہ ہی کوئی نخلستان نظر آتا ہے۔

خاص طور پر جارٹن اور ڈالمن صحرا کے درمیانی حصوں میں طوفان کی شدت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ وہاں کسی ذی روح کا زندہ بچ رہنا تقریباً ناممکنات میں سے ہے لیکن اس کے باوجود ریڈ ہاک کو جیسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی انہی صحراؤں اور طوفانوں سے گزر کر اسرائیل میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے جس کے لئے اس نے ہاک فورس کے بے شمار کمانڈرز کو ڈالمن ڈیزرٹ میں بھیج دیا تھا جو نہ صرف ہر قسم کے اسلحے سے مسلح تھے بلکہ ان کے پاس ایسی سینڈ میرین بھی تھیں جو سمندر میں چلنے والی آبدوزوں کی طرح

ریت کے سمندر میں ریت کی گہرائی میں چلتی تھیں۔

ان صحراؤں میں چونکہ سینکڑوں فٹ تک نرم ریت تھی اس لئے سینڈ میرینز سمندری آبدوزوں کے سے انداز میں ریت کے سمندر میں کام کرتی تھیں۔ ریت کے سمندر میں چلنے والی سب میرین کو سینڈ میرین کا نام دیا گیا تھا جو ہر طرح کے جنگی اسلحے سے لیس تھیں۔ عمران نے جب ان سینڈ میرینز اور ریڈ ہاک کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں سنا تو اس نے اکیلے جانے کا فیصلہ ملتوی کر دیا۔ اس نے بلیک زیرو اور پھر اپنے ساتھیوں کو تمام تفصیل بتا کر انہی صحراؤں سے اسرائیل میں داخل ہونے کا منصوبہ بنا لیا۔

عمران نے ان سب پر واضح کر دیا تھا کہ اس بار وہ اپنا مشن مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ اسرائیل کو سبق بھی سکھانا چاہتا ہے اس لئے وہ چھپ کر اسرائیل میں جانے کی بجائے کھل کر وہاں جائیں گے اور جو ان کے سامنے آئے گا وہ اس کو تاراج کرتے ہوئے آگے بڑھتے جائیں گے۔ اگر ریڈ ہاک نے انہیں اسرائیل میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے اسرائیل کے گرد فولادی دیواریں بھی قائم کر دی ہوں گی تو وہ ان دیواروں کو بھی توڑ دیں گے اور نہ صرف ریڈ ہاک کی ہاک فورس کا مقابلہ کریں گے بلکہ علی الاعلان اپنا مشن بھی مکمل کریں گے۔

عمران ہمیشہ ہر کام سوچ سمجھ کر اور باقاعدہ پلاننگ کے تحت کرنے کا عادی تھا مگر اس بار اس کے مقابلے میں ریڈ ہاک اور اس کی

ہاک فورس تنظیم تھی جس کا عمران واقعی کھل کر مقابلہ کرنا چاہتا تھا۔ اگر واقعی ہاک فورس اور ریڈ ہاک کو ختم کر دیا جاتا تو اس سے اسرائیل کی کمر ٹوٹ جاتی۔ اسرائیل میں ریڈ ہاک اور ہاک فورس کو جو اہمیت حاصل تھی اس کے ختم ہوتے ہی اسرائیل کی آدھی طاقت ختم ہو سکتی تھی اور اسرائیل برسوں تک سر اٹھانے کے قابل نہ ہو سکتا تھا اور ایسا تب ہی ممکن تھا کہ عمران اور اس کے ساتھ ہاک فورس اور ریڈ ہاک کا کھلم کھلا مقابلہ کرتے اور انہیں تباہ کن نقصان پہنچاتے اس لئے سیکرٹ سروس کے ممبران خاص طور پر تنویر نے عمران کے بلائینڈ ایکشن کی بھرپور حمایت کی تھی۔ چنانچہ عمران کے کہنے پر بلیک زیرو نے سیکرٹ سروس کے ممبران کو جارٹن روانہ کر دیا۔

عمران نے ان سب کو جارٹن میں ایک دوسرے سے الگ اور لاتعلق رہنے کی ہدایات دی تھیں۔ عمران کو خدشہ تھا کہ اگر وہ سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ سفر کرتا تو اس کی وجہ سے وہ سب اسرائیلی ایجنٹوں کی نظروں میں آجاتے جو اس پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ عمران کے فلیٹ کی جس طرح دن رات نگرانی کی جا رہی تھی اس کی خبر عمران کو نہ ہوتی تو اور کس کو ہوتی تھی مگر عمران نے ان کو چھیڑنا مناسب نہ سمجھا تھا۔ اب چونکہ اس کا ارادہ ایک ساتھ اسرائیل میں داخل ہونے کا تھا اس لئے اس نے سوائے بلیک زیرو کے کسی کو بھی پیچھے نہیں چھوڑا تھا۔

سیکرٹ سروس کے ممبران جارٹن پہنچتے ہی ایک دوسرے سے
الگ ہو کر لاتعلق ہو گئے تھے اور انہوں نے مختلف ہوٹلوں میں
فرضی ناموں سے کمرے بک کرالئے تھے جہاں انہیں عمران کا انتظار
تھا۔ جارٹن جانے کی دوسری ڈائریکٹ فلائٹ چونکہ دو روز بعد کی تھی
اس لئے عمران نے اس فلائٹ میں جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ پھر دو
روز بعد عمران اپنے اصلی حلیئے اور اصلی نام کے ساتھ اس فلائٹ میں
روانہ ہو گیا۔ نگرانی کرنے والے بدستور اس کے پیچھے تھے۔ طیارے
کے ٹیک آف سے پہلے ایک سیکورٹی آفیسر طیارے میں آیا اور وہ
ایک ایک کر کے طیارے کے ہر مسافر کے پاس سے گزرنے لگا۔
عمران نے اس کے کوٹ کے بٹن میں لگا ہوا جدید ساخت کا کیمرہ
چیک کر لیا۔ سیکورٹی آفیسر اس جدید کیمرے سے طیارے کے
مسافروں کی تصویریں لے رہا تھا۔ یہ دیکھ کر عمران مسکرا دیا۔ وہ
سمجھ گیا کہ یہ سب اسرائیلی ایجنٹوں کے کہنے پر کیا جا رہا ہے۔
جس جدید کیمرے سے مسافروں کی تصویریں اتاری جا رہی تھیں
اس کیمرے کی مخصوص ساخت عمران پہچانتا تھا۔ اس کیمرے سے
جانے والی تصویروں میں آسانی سے ہر قسم کے میک اپ کو چیک کیا
جا سکتا تھا۔ اسرائیلی ایجنٹ شاید یہ تصدیق کرنا چاہتے تھے کہ
طیارے میں عمران اکیلا ہے یا اس کے ساتھی بھی میک اپ کر کے
اس کے ساتھ ہیں۔ مگر عمران کو بھلا کیا فکر ہو سکتی تھی۔ وہ طیارے
میں اکیلا تھا اور اصل حلیئے میں بھی تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ

کے طیارے میں اکیلے ہونے کی وجہ سے راستے میں اس طیارے کو
ہٹ کرنے کی کوشش نہیں کی جائے گی اور نہ ہی اس کے خلاف
جارٹن ایئرپورٹ پر کوئی کارروائی کی جائے گی۔
وہ ریڈ ہاک سے پہلے ٹکرایا تو نہیں تھا مگر اس کے بارے میں
عمران کے پاس تمام انفارمیشن موجود تھی۔ ریڈ ہاک ان افراد میں
سے نہیں تھا جو عمران کو اس قدر آسانی سے ہلاک کر دیتا۔ وہ ایک
سائنس دان تھا اور اس نے اسرائیل اور خاص طور پر جارٹن اور
ڈالمن ڈیزرٹ میں جو انتظامات کر رکھے تھے وہ یقیناً عمران اور اس
کے ساتھیوں کو ان صحراؤں میں آنے کا موقع دینا چاہتا تھا۔ اگر اس
کا عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا فوراً ارادہ بن بھی گیا
تو وہ کم از کم ان سب کا ایک ساتھ اکٹھے ہونے کا انتظار کرے گا۔
عمران کو یہاں تک اندازہ تھا کہ ریڈ ہاک اپنی اور اپنی تنظیم
ہاک فورس کی طاقت کے نشے میں اس وقت تک انہیں نقصان
پہنچانے کی کوشش نہیں کرے گا جب تک وہ سب جارٹن اور ڈالمن
ڈیزرٹ کی درمیانی پٹی اور صحرا کے خوفناک طوفان سے گزر کر
اسرائیل کی ریڈ لائن کراس نہیں کر لیتے اس لئے عمران قطعی طور پر
بے فکر تھا۔ طیارے نے اسے شام سے پہلے جارٹن پہنچا دیا تھا۔
طیارے سے اتر کر جب وہ کلیئرنس کرا کر ایئرپورٹ سے باہر آیا تو
اسے وہاں بھی اپنی نگرانی کرنے والے افراد کا بخوبی علم ہو گیا مگر
عمران لاتعلقانہ اور لاپرواہانہ انداز میں ایک خالی ٹیکسی میں سوار ہوا

اور جارٹن کے ایک فورسٹار ہوٹل میں آ گیا۔ اس نے ہوٹل
ایک کمرے بک کرایا اور ہوٹل کی بلنگ کر کے اپنے کمرے میں
اس کے پاس ایک بریف کیس تھا جس میں عام ضرورت کا
موجود تھا۔

کمرے میں آتے ہی عمران نے کمرے کا دروازہ بند کر کے
لاک لگایا اور بریف کیس ایک میز پر رکھ دیا۔ اس نے کو
اندرونی جیب سے ایک قلم نما جدید آلہ نکالا اور انگوٹھے سے اس
پریس کر کے اسے کمرے میں لے کر ہر طرف گھومنے لگا اور اس
سے کمرے کو چیک کرنے لگا۔ یہ قلم نما آلہ ایک جدید ڈ ٹیگر
سے عمران کمرے کو چیک کر رہا تھا۔ جلد ہی اسے کمرے کے
حصوں میں موجود طاقتور ڈکٹا فونز کا علم ہو گیا۔ پھر اس نے
کو درمیان سے گھمایا تو پین کا اوپر والا حصہ کھل گیا۔ عمران
چھوٹے سرے کو پین سے علیحدہ کر کے اسے اپنے کان میں
کر لیا اور پین کے باقی حصے پر لگے چند بٹنوں میں سے دو بٹن
دیئے۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"۔۔۔ عمران
کو کسی مائیک کی طرح سے پکڑتے ہوئے مسلسل بولنا
دیا۔

"یس آر ای ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف
مردانہ اور بھاری آواز اس کے کان میں لگے رسیور سے سنا

آواز صرف عمران سن سکتا تھا۔ البتہ وہ جو بول رہا تھا اس کی آواز یقیناً
ڈکٹا فون کے ذریعے دوسری طرف ضرور سنی جا سکتی تھی۔

"کوڈ۔ اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آر ای ون ہی اصل کوڈ ہے۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا
گیا۔

"اوکے۔ کام کا کیا ہوا ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"آپ کا کام مکمل ہو چکا ہے جناب۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے
ریڈ ایگل ون نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ کیا تمام سامان اوکے ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یس پرنس۔ سارا سامان آپ کی لسٹ کے مطابق حاصل کیا گیا
ہے۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے ریڈ ایگل ون نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ انتظار کرو۔ میرے ساتھی یہاں پہنچنے ہی والے
ہیں۔ جیسے ہی وہ یہاں آئیں گے میں تمہیں کال کر کے سامان منگوا
لوں گا۔ اوور"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوکے پرنس۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے ریڈ ایگل نے اسی
طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر
آف کر دیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کرنے کے باوجود پین کو کسی
مائیک کی طرح سے پکڑ رکھا تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"۔۔۔ اس نے
ٹرانسمیٹر کو آن کئے بغیر جان بوجھ کر اونچی آواز میں کہا۔

"یس ۔ میری گولڈن گروپ کے چیف راٹکر سے بات کراؤ
اوور"... عمران نے کہا اور خاموش ہو گیا جیسے دوسری طرف سے
جواب سن رہا ہو۔
"راٹکر ۔ پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں ۔ اوور"... عمران نے
اور خاموش ہو گیا۔
"ہونہہ ۔ تم لوگوں سے کوئی کام بھی ڈھنگ سے نہیں ہوتا۔
تم نے ایس ایف میزائل کے موجد کے بارے میں کچھ معلوم کیا
اور نہ تمہیں یہ معلوم ہوا ہے کہ بی ڈی کے چار سربراہ کہاں روانہ
ہو گئے ہیں ۔ اگر تم مجھے کوئی انفارمیشن نہیں دو گے تو میں
اسرائیل میں جھک مارنے جاؤں گا ۔ اوور"... عمران نے غصیلے
لہجے میں کہا۔
"ہاک فورس کے بارے میں اور ڈاکٹر جان البرٹ کے بارے
میں تمہارے پاس کیا رپورٹ ہے ۔ اوور"... عمران نے پوچھا اور
خاموش ہو گیا۔
"ان کے بارے میں بھی تمہارے پاس کوئی رپورٹ نہیں
آخر تم لوگ یہاں کر کیا رہے ہو ۔ شٹ اپ ۔ اب میں تمہاری
نہیں سنوں گا ۔ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ خود اسرائیل آ رہا
وہاں آ کر میں سب کچھ خود ہی معلوم کر لوں گا ۔ مجھے تمہارے
تمہارے گروپ کی اب کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ اوور اینڈ
عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ۔ سب کے سب احمق ہیں ۔ نانسنس ۔ کسی سے کوئی
بھی کام ڈھنگ سے ہوتا ہی نہیں ۔ جو بھی کرنا ہے اب مجھے خود ہی
کرنا ہے ۔ کسی دوسرے کے کاندھے پر بندوق رکھ کر چلانا واقعی
سب سے بڑی حماقت ہے ۔ اب یہ حماقت میں نہیں کروں گا ۔ میں
اپنے ساتھیوں کے ساتھ صحرائے جارٹن سے ہوتا ہوا صحرائے ڈالمن
میں جاؤں گا اور پھر وہاں سے اسرائیل میں داخل ہو جاؤں گا ۔ اس
کے بعد بلیک ڈک کے چاروں سربراہوں اور اس سائنس دان اور
اس کے میزائل سٹیشن کو میں خود ہی تلاش کروں گا جس نے ایس
ایف میزائل اور سلور پاور ایجاد کیا تھا"... عمران نے جان بوجھ کر
اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اس نے کان سے آلہ نکال کر
دوبارہ پین میں فٹ کیا اور پین کو کوٹ کی خفیہ جیب میں ڈال لیا۔
"میرے ساتھیوں کے یہاں آنے میں ابھی خاصا وقت باقی ہے ۔
میرے خیال میں تب تک مجھے ریسٹ کر لینا چاہئے"... عمران نے
اسی طرح اونچی آواز میں کہا ۔ ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک اور
چھوٹی سی مشین نکال لی ۔ یہ مشین ماچس کی ڈبیہ جتنی تھی ۔ عمران
نے اس کو دائیں طرف سے پریس کیا تو ڈبیہ کا اوپر والا ڈھکن کھل
گیا جس میں عجیب اور پیچیدہ سی مشینری تھی ۔ عمران نے مشینری کی
سائیڈوں پر لگے دو بٹن پریس کئے تو اچانک ڈبیہ کا رنگ بدل گیا ۔
اس ڈبیہ میں سے ہلکی ہلکی نیلی روشنی سی نکلنے لگی اور کمرے میں موجود
روشنی کا رنگ بھی نیلا سا ہو گیا ۔ یہ ساؤنڈ سکر آلہ تھا ۔ نیلی روشنی کی

موجودگی میں نہ باہر کی آواز اندر آسکتی تھی اور نہ اندر کی آواز باہر
سکتی تھی۔

اس روشنی کی وجہ سے ہر قسم کے ڈکٹا فون میں بھی خلل پڑ جا
تھا جس کی وجہ سے دوسری طرف سے آواز رسیو نہیں کی جا سکتی تھ
عمران نے ساؤنڈ سکر مشین کو میز پر رکھا اور اپنا بریف کیس اٹھا
اس نے بریف کیس پلنگ پر رکھا اور پلنگ کی سائیڈ پر بیٹھ گیا
اس نے بریف کیس کھولا اور اس میں سے تمام چیزیں نکال کر پلنگ
پر رکھ دیں۔ بریف کیس خالی ہو گیا تو عمران نے بریف کیس
دائیں سائیڈ پر مخصوص انداز میں دباؤ ڈالا تو دوسرے لمحے برف
کیس کے اندر ایک اور خانہ کھل گیا۔ عمران نے اس خانے میں ہا
ڈال کر ایک جدید اور چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ یہ ٹرانسمیٹر لانگ
رینج ٹرانسمیٹر تھا۔

عمران نے ٹرانسمیٹر کو آن کیا اور اس کی سائیڈ میں لگے ہو
ایک بٹن کو مسلسل پریس کرتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر
ہوا ایک سبز رنگ کا بلب جلنے بجھنے لگا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"... عمران نے
بلب کو سپارک ہوتے دیکھ کر تیز آواز میں کہا۔

" یس۔ جولیا اٹنڈنگ یو۔ اوور"... چند لمحوں بعد دوسری
سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

" گویا کہ دلہن مع باراتیوں کے ساتھ شادی ہال میں پہنچ گ

اوور"... عمران نے جولیا کی آواز سن کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" بکو مت۔ تم کہاں ہو۔ اوور"... دوسری طرف سے جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

" بیوٹی پارلر میں۔ اوور"... عمران نے کہا۔

" بیوٹی پارلر میں۔ کیا مطلب۔ اوور"... دوسری طرف سے جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ تم خاتون ہو کر بھی بیوٹی پارلر کا مطلب نہیں سمجھتی۔ حیرت ہے۔ ماڈرن زمانے کی عورتیں جب تک دن میں دو چار بار بیوٹی پارلر کا چکر نہ لگا لیں انہیں کھانا ہی ہضم نہیں ہوتا۔ اب تو بوڑھی عورتوں نے بھی اپنی عمر کم کرنے کے لئے باقاعدگی سے بیوٹی پارلر جانا شروع کر دیا ہے۔ جب وہ کسی بیوٹی پارلر سے میک اپ کرا کر آتی ہیں تو ان کے سامنے حسین دوشیزائیں بھی بوڑھی سی لگنے لگتی ہیں۔ عورتوں کے ساتھ ساتھ اب مرد حضرات بھی بیوٹی پارلرز میں جا کر اپنی عمر کم کرانے کی کوششوں میں لگے رہتے ہیں۔ خاص طور پر دولہے میاں جب تک بیوٹی پارلر میں نہ جائیں انہیں کوئی دولہا مانتا ہی نہیں۔ اب تمہارے بھائی نے میری بات مان لی ہے تو میں کیوں نہ کسی بیوٹی پارلر میں جاتا۔ بس تھوڑی دیر اور انتظار کر لو پھر میں بھی تمہیں پچاس ساٹھ سال کے بوڑھے کی جگہ اٹھارہ انیس سال کا نظر آؤں گا۔ اوور"... عمران کی زبان کا چرخہ چل پڑا۔

" گویا تم مانتے ہو کہ اب تم بوڑھے ہو گئے ہو۔ اوور"... دوسری

طرف سے جولیا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی جیسے اس نے بھی عمران کی باتوں میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہو۔

"دوسروں کے لئے تو میں بوڑھا ہو سکتا ہوں مگر تمہارے لئے میں کم عمر ہی نہیں کم سن بھی بن سکتا ہوں۔ اوور"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ بکواس چھوڑ اور یہ بتاؤ تم کہاں ہو۔ اوور"... جولیا نے کہا۔

"میں وہاں ہوں جہاں مجھے میری بھی خبر نہیں ہے۔ اوور"... عمران نے گنگناتے ہوئے کہا۔

"مطلب۔ اوور"... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"مطلب کو مارو گولی یہ بتاؤ باراتی کہاں ہیں۔ اوور"... عمران نے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ بہرحال ہم سب پہنچ چکے ہیں۔ اوور"... دوسری طرف سے جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"گڈ۔ اب تم سب مارٹینا ہوٹل پہنچ جاؤ۔ وہاں تم سب کے کمرے بک ہیں۔ اپنے پاسپورٹ کاؤنٹر پر جمع کرا دینا تمہیں خود ہی تمہارے کمروں میں پہنچا دیا جائے گا۔ اوور"... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم وہیں ہو۔ اوور"... جولیا نے پوچھا۔

"مجھے جب آنا ہو گا میں آجاؤں گا۔ فی الحال تمہارے پاس ایکس

وائی زیڈ آئے گا وہ تمہیں مطلوبہ سامان دے دے گا۔ ساتھ میں میرا پیغام ہو گا۔ تم اس پیغام کو پڑھ کر میری ہدایات پر عمل کرنا۔ اوور"... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اور کچھ۔ اوور"... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اور کچھ نہیں۔ بس بڑوں کو سلام کہنا اور بچوں کو پیار دے دینا۔ خاص طور پر ننھے بچے تنویر کو بہت بہت پیار۔ میں جب آؤں گا تو اس کے لئے ڈھیروں کھلونے اور چاکلیٹ لاؤں گا۔ اوور"... عمران نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ اوور"... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

عمران جانتا تھا کہ وہ سب جارٹن میں پہنچ چکے ہیں اور ایکسٹو کی ہدایات کے مطابق وہ سب الگ الگ ہوٹلوں میں موجود ہیں مگر وہ جہاں بھی ہوں گے ان کے بارے میں جولیا یقیناً باخبر ہو گی اس لئے اس نے جولیا کو کال کی تھی اور اسے کوڈورڈ میں ہدایات دی تھیں کہ وہ سب مارٹینا ہوٹل پہنچ جائیں۔ مارٹینا ہوٹل بھی ایک فرضی نام تھا جس کا مطلب سن فلاور ہوٹل تھا۔ اس کے بارے میں جولیا کو پہلے ہی بریف کر دیا گیا تھا۔ جولیا اور اس کے سبھی ساتھی دوسرے اور نئے ناموں کے پاسپورٹ لے کر اس ہوٹل میں جائیں گے اور اپنے کمروں میں پہنچ جائیں گے جہاں انہیں ایکس وائی زیڈ یعنی ریڈ ایگل دن ملے گا اور وہ انہیں ضرورت کا تمام سامان اور اسلحہ فراہم کر دے

گا۔

جولیا کو کال کرنے کے بعد عمران نے کوٹ کی خفیہ جیب سے قلم نما ٹرانسمیٹر نکالا اور ایک بار پھر ریڈ ایگل ون کو کال کرنے لگا۔ اس نے ریڈ ایگل ون کو ہدایات دیں کہ وہ سارا سامان ہوٹل سن فلاور میں اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچا دے اور انہیں اس کا پیغام دیتے ہوئے کہے کہ وہ اس سامان کو لے کر جارٹن کی صحرائی پٹی تک پہنچ جائیں۔ وہ انہیں وہیں ملے گا۔ تمام ہدایات دے کر عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اپنا سامان سمیٹنے لگا۔ بریف کیس میں سامان رکھ کر اس نے بریف کیس بند کر دیا اور اطمینان سے بستر پر لیٹ گیا۔ اس نے چونکہ ریڈ ایگل کو ہدایات دی تھیں کہ جب سامان اور جیپیں اس کے ساتھیوں تک پہنچ جائیں تو وہ اسے اسی سپیشل ٹرانسمیٹر پر اس کی اطلاع دے دے۔ تب وہ بھی اس ہوٹل سے نکل جائے گا۔ ریڈ ایگل ون کا اس کے ساتھیوں کے پاس جانے اور اس کے ساتھیوں کے وہاں سے نکلنے میں کافی وقت لگ سکتا تھا اس لئے عمران کچھ دیر ریسٹ کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ صحرا میں داخل ہونے کے بعد شاید اسے اور اس کے ساتھیوں کو ایک لمحے کے لئے بھی آرام نہیں مل سکے گا۔

ٹرانسمیٹر کی سیٹی کی آواز سن کر ریڈ ہاک نے میز پر پڑا ہوا فون نما ٹرانسمیٹر جھپٹ کر اٹھا لیا جیسے وہ اتنی دیر سے کسی کال کے آنے کا ہی منتظر تھا۔

"یس۔ آر ایچ سپیکنگ"... اس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ڈرافن بول رہا ہوں۔ چیف"... دوسری طرف سے ڈرافن کی آواز سنائی دی۔

"یس ڈرافن۔ کیا رپورٹ ہے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"عمران کنگسٹن ہوٹل میں ٹھہرا ہے چیف"... دوسری طرف سے ڈرافن نے جواب دیا۔

"وہ اکیلا ہے یا اس کے ساتھ کوئی اور بھی ہے"... ریڈ ہاک نے پوچھا۔

"فی الحال تو وہ اکیلا ہی ہے۔ البتہ اس کے کمرے سے ایک کال

کی گئی ہے جو ہم نے سپر ڈکٹا فون سے ریکارڈ کر لی ہے"۔۔۔ ڈرافن نے
کہا۔

"کہاں کی گئی ہے کال اور کیسے کی گئی ہے"۔۔۔ ریڈ ہاک نے
پوچھا۔

"سپر ڈکٹا فون کی وجہ سے ہم صرف عمران کی آواز کیچ کر پائے ہیں
اس نے کسی ریڈ ایگل ون کو کال کی تھی"۔۔۔ ڈرافن نے کہا اور اس
نے عمران کی ریڈ ایگل اور پھر گولڈن گروپ کے چیف راٹکر سے
ہوئی باتوں کے بارے میں بتا دیا۔

"ہونہہ۔ تو عمران یہاں میرے اور ہاک فورس کے بارے میں
معلومات حاصل کراتا پھر رہا ہے"۔۔۔ ریڈ ہاک نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ عمران کا انداز بتا رہا تھا کہ راٹکر سے اسے ا
معلومات نہیں ملی ہیں جس کی وجہ سے وہ سخت غصے میں آ گیا تھا
اس نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ
جارٹن صحرا سے گزر کر ڈالمن صحرا میں جائے گا اور پھر وہیں سے
اسرائیل میں داخل ہو جائے گا اور سب کام وہ خود کرے گا"۔۔۔
دوسری طرف سے ڈرافن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریڈ ہاک اسے صحراؤں سے باہر آنے دے گا تب ہی وہ اسرا
میں داخل ہوں گے نا۔ میں ان سب کو انہی صحراؤں میں دفن
دوں گا۔ اس بار اس کا ٹکراؤ جی پی فائیو سے نہیں بلکہ ریڈ ہاک

ہے اور ریڈ ہاک جیسا دنیا میں کوئی فائٹر نہیں جس کا مقابلہ کرنا
عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بس کی بات نہیں ہو گی"۔۔۔ ریڈ
ہاک نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"۔۔۔ ڈرافن نے کہا۔

"بہرحال عمران کہاں ہے"۔۔۔ ریڈ ہاک نے پوچھا۔

"وہ اپنے کمرے میں ہے چیف۔ آرام کر رہا ہے"۔۔۔ ڈرافن نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کی کڑی نگرانی کراؤ۔ اس سے کوئی ملنے آئے
اس کی بھی نگرانی کی جائے"۔۔۔ ریڈ ہاک نے ڈرافن کو ہدایات
دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے چیف"۔۔۔ ڈرافن نے کہا۔

"اوکے"۔۔۔ ریڈ ہاک نے کہا اور اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ چند
لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر
دیئے۔

"یس۔ کمانڈر رہوڈس"۔۔۔ دوسری طرف سے کمانڈر رہوڈس کی
آواز سنائی دی۔

"آر ایچ"۔۔۔ ریڈ ہاک نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ حکم"۔۔۔ دوسری طرف سے کمانڈر رہوڈس نے
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کمانڈر۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا جارٹن صحرا میں آنا

کنفرم ہو گیا ہے ۔ عمران جارٹن پہنچ چکا ہے ۔ وہ شاید وہاں اپ
ساتھیوں کا انتظار کر رہا ہے ۔ جیسے ہی اس کے ساتھی آئیں گے
صحرا میں داخل ہو جائیں گے"... ریڈ ہاک نے کمانڈر رہوڈس
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں چیف ۔ وہ جارٹن صحرا سے آگے نہیں جا سکی
گے ۔ میں اور میرے ساتھی ان کا راستہ روکنے کے لئے الرٹ ہیں
دوسری طرف سے کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

" گڈ ۔ تم بس میری ہدایات پر عمل کرنا ۔ صحرائے جارٹن
انہیں فری رکھنا ۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ جارٹن کے صحرا
خوفناک طوفان کا مقابلہ کیسے اور کس انداز میں کرتے ہیں ۔ ج
وہ صحرائی پٹی کو عبور کر کے ڈالمن صحرا میں داخل ہوں تو پھر ان
سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں بچنا چاہئے ۔ ان کو ہلاک کرنے
لئے تم نے اپنی پوری فورس لگا دینی ہے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

" یس چیف ۔ ایسا ہی ہو گا"... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ضرورت ہوئی تو میں تمہیں دوبارہ کال کر
گا"... ریڈ ہاک نے کہا اور دوسری طرف کا جواب سنے بغیر اس
رابطہ ختم کر دیا۔

چار ہیوی جیپیں نہایت تیزی سے جارٹن کے خوفناک اور وسیع و عریض صحرا میں بڑھی چلی جا رہی تھیں ۔ ان جیپوں میں عمران اور اس کے ساتھی سوار تھے ۔ اگلی جیپ میں عمران، جولیا اور کیپٹن شکیل تھے ۔ پچھلی جیپ میں صفدر، تنویر اور صالحہ تھے جبکہ تیسری جیپ میں نعمانی اور خاور کے ساتھ کراسٹی موجود تھی اور چوتھی جیپ میں صدیقی اور چوہان کے ساتھ ایک دبلا پتلا نوجوان موجود تھا جو فارن ایجنٹ ابو قاسم تھا جس نے اسرائیل اور جارٹن میں ریڈ ایگل گروپ بنا رکھا تھا۔

عمران کی ہدایات پر اس کے ساتھی ایک مخصوص پوائنٹ پر پہنچ گئے تھے ۔ ابو قاسم ان کے لئے چار جیپوں کے ساتھ ہر قسم کا اسلحہ اور ریگستان میں استعمال ہونے والے سامان کے ساتھ کھانے پینے کا بھی وافر سامان لے آیا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد عمران بھی وہاں آ پہنچا تھا

اور پھر اس نے سارا سامان چیک کیا اور پھر تین تین افراد چار
جیپوں میں سوار ہوئے اور جیپیں جارٹن کے صحرا کی طرف چل پ
عمران نے ابو قاسم کو بھی ساتھ لے لیا تھا۔ اس نے ہوٹل
صحرائے جارٹن کا نقشہ دیکھ لیا تھا اس لئے وہ اگلی جیپ میں سوا
تھا تاکہ اپنے ساتھیوں کو صحیح سمت میں لے جاسکے۔

اگلی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود بیٹھا تھا جبکہ
جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا۔ اسی طرح تیسری جیپ
چلا رہا تھا اور چوتھی جیپ کو چلانے والا ابو قاسم تھا۔ عمرا
ہدایات پر ان سب نے کانوں پر سنگل ہیڈ فون لگا رکھے تھے جن
ساتھ مائیک بھی نصب تھے جن کے ذریعے وہ سب نہ صرف
دوسرے سے بات کر سکتے تھے بلکہ ایک دوسرے کی باتیں بھی
سکتے تھے۔

"کیا تمہارا اس طرح صحرا میں داخل ہونے کا فیصلہ د
ہے"... اچانک جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں"... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"پہلے تم نے پروگرام بنایا تھا کہ تم پہلے اسرائیل جاؤ گے
وہاں جا کر اسرائیلی تنظیموں کو الجھاؤ گے تاکہ ہمارے لئے اس
میں داخل ہونا ممکن ہو سکے مگر اب تم نے ہم سب کو ساتھ
ہے اور اس صحرا میں آگئے ہو۔ تم نے ہمیں جو تفصیل بتائی
یہ صحرا بے حد خوفناک ہیں اس کے علاوہ اسرائیل میں ہما

مقابل نئی تنظیم ہاک فورس کو لایا جا رہا ہے جس کا چیف ریڈ ہاک
ہے جو طاقت اور ذہانت میں یکتا ہے اور پھر یہ کہ وہ ایک سائنس
دان بھی ہے۔ اس کا نہ صرف سارے اسرائیل میں ہولڈ ہے بلکہ اس
نے ان تمام راستوں کی بھی پکٹنگ کر رکھی ہے جہاں سے اسے
ہمارے آنے کا اندیشہ ہو۔ یہاں تک کہ اس کا ایک بڑا گروپ
صحرائے ڈالمن میں بھی موجود ہے جو ہر طرح کے اسلحے سے لیس
ہونے کے ساتھ ساتھ تباہ کن مشینری سے بھی لیس ہے۔ ایسی
صورت میں کیا ہم آسانی سے ان صحراؤں کو عبور کر سکیں گے"...
جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ تم ریڈ ہاک اور اس کی ہاک فورس کے بارے میں
کیا جانتی ہو"... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"وہی کچھ جو تم نے بتایا ہے۔ ریڈ ہاک اور اس کی ہاک فورس
اسرائیلی آرمی سے کہیں زیادہ پاورفل ہے اور اس کا پورے اسرائیل
پر ہولڈ ہے"... جولیا نے کہا۔

"ریڈ ہاک واقعی اسرائیل میں بے پناہ طاقت رکھتا ہے اور یہ بھی
سچ ہے کہ اس کے پاس اسرائیلی آرمی سے زیادہ وسائل ہیں۔ وہ
وقت پڑنے پر اسرائیل کی پوری آرمی کو ہمارے مقابلے پر لا سکتا ہے
لیکن وہ ایسا نہیں کرے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خود کو آل ان
آل سمجھتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ جو کچھ وہ کر سکتا ہے کوئی اور نہیں
کر سکتا اور تمہیں شاید یہ نہیں معلوم کہ جو خود کو سب سے زیادہ

عقلمند سمجھتا ہے وہ اصل میں دنیا کا سب سے بڑا احمق ہوتا ہے۔
حال ریڈ ہاک کا ہے۔ میرا اس سے پہلے کبھی سابقہ تو نہیں پڑا مگر
اس کے بارے میں تمام معلومات مل چکی ہیں۔ وہ اندھا دھند فیصلے
کرنے کا عادی ہے۔ اپنا حکم دوسروں پر ثبت کرنا اس کی عادت
شامل ہے۔ کسی کی غلط یا صحیح بات سننا وہ گوارا نہیں کرتا اور نہ
وہ کسی کے مشوروں پر عمل کرنا جانتا ہے۔

"جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے ریڈ ہاک کو ہمیشہ
بات کی حسرت ہی رہی تھی کہ کبھی اس کا اور ہمارا فیس ٹو
مقابلہ ہو۔ ہم جتنی بار بھی اسرائیل میں آئے تھے اتفاقاً ریڈ ہاک
نہ کسی مشن پر ملک سے باہر ہی رہتا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر
اسرائیل میں ہوتا تو ہم جیسے ایجنٹوں کو وہ ایک انچ بھی آگے بڑھنے
موقع نہ دیتا اور ہم نے اسرائیل میں جو کامیابیاں حاصل کی ہیں
سب ان کی غیر موجودگی کی وجہ سے ممکن ہوا ہے ورنہ ہم جیسے ایجنٹ
اس کے سامنے پرکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ وہ جب چاہے
چاہے ہم سب کو کیڑے مکوڑوں کی طرح سے مسل سکتا ہے جبکہ
نے اس کی ہسٹری پڑھی ہے۔

وہ سائنس دان اور ذہین انسان ضرور ہے اور وہ فارن مشن
ہمیشہ کامیابیاں حاصل کرتا ہے مگر اسرائیل میں اس نے
مخصوص گروپ سے ہٹ کر جس طرح دوسری ایجنسیوں کی
فورس بنالی ہے وہ ہمارے مقابلے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

نے دوسری ایجنسیوں کی فورس بنائی ہے جو اس کی کمزوری کا ثبوت
ہے۔ ہم اس کی اسی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر اسے شکست دے سکتے
ہیں۔

اس نے اسرائیل کے اعلیٰ حکام سے کئی بار پاکیشیا میں ہمارے
خلاف مشن حاصل کرنے کی بھی کوشش کی تھی مگر اسے اس کی
اجازت ہی نہ دی گئی تھی ورنہ وہ ہمیں پاکیشیا میں ہی آکر دفن کر
دیتا۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ اس بار ہمارے راستے میں ریڈ ہاک آرہا
ہے تو میں نے بھی اس کے خلاف کھل کر سامنے آنے کا فیصلہ کر لیا۔
میں جانتا ہوں کہ ہم اس وقت ہاک فورس کی نظروں میں ہیں۔ وہ
مسلسل ہم پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ وہ فی الحال ہماری نگرانی کرا رہا
ہے اور جہاں تک میرا اندازہ ہے وہ ہماری کارکردگی دیکھنا چاہتا ہے
کہ ہم جارٹن کے خوفناک صحرا میں سے کیسے گزریں گے۔

ہاں۔ جیسے ہی ہم جارٹن صحرا کی آخری پٹی سے گزر کر ڈالمن صحرا
کی طرف جائیں گے اس کے ساتھی یقیناً حرکت میں آجائیں گے۔
ہمارے لئے جارٹن کے صحرا سے صرف گزرنا مشکل ہے اور جب تک
ہم جارٹن کے صحرا میں موجود ہیں ریڈ ہاک اور اس کی ہاک فورس
ہمارے راستے میں نہیں آئے گی اور ہمیں اس بات کا فائدہ اٹھانا
ہے"... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ جارٹن کے صحرا میں ریڈ ہاک اور اس کی
ہاک فورس ہمارے راستے میں حائل نہیں ہو گی"... جولیا نے کہا۔

" میں نے تمہیں بتایا ہے نا کہ ہم اس وقت ہر طرف سے ان کی
نظروں میں ہیں ۔ وہ ہمیں سیٹلائٹ کے ذریعے مسلسل چیک کر
رہے ہیں ۔ اگر انہیں ہمارے خلاف کوئی ایکشن لینا ہوتا تو اب تک
وہ ہمارے راستے میں آ چکے ہوتے ۔ خاص طور پر جس طرح میں اپنے
اصل نام اور اپنے اصلی حلیئے میں یہاں آیا ہوں انہیں میرے خلاف
فوراً حرکت میں آ جانا چاہئے تھا"... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس
نے ہوٹل کے کمرے میں لگے سپر ڈکٹا فون کے بارے میں بتا دیا
اس نے کہا کہ جب اس کے کمرے میں سپر ڈکٹا فون لگایا جا سکتا
تو وہاں اسے ہلاک کرنے کا بندوبست بھی کیا جا سکتا تھا اور اس
چند اسرائیلی ایجنٹوں کو بھی ایئر پورٹ سے ہوٹل تک اور ہوٹل
یہاں تک مسلسل نگرانی کرتے دیکھا تھا۔

" چلو مان لیا کہ جارٹن کے صحرا میں ہمارا ان سے سامنا نہیں
مگر اس صحرا کے خوفناک طوفانوں کا تم کیا کرو گے ۔ سنا ہے
صحرا میں اس قدر خوفناک طوفان آتے ہیں کہ وہ پہاڑ کے پہاڑ
ساتھ اڑا لے جاتے ہیں"... جولیا نے کہا۔

" ہمارا کام ہی طوفانوں سے ٹکرانے کا ہے ۔ پہلے ہم اس صحرا
طوفانوں سے ٹکرائیں گے اس کے بعد ریڈ ہاک کی طوفانی
سے"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پھر بھی عمران صاحب ۔ آپ نے ان طوفانوں سے نمٹنے
بارے میں کچھ تو سوچا ہوگا"... ایئر فون سے صفدر کی آواز سنائی

چونکہ ان ایئر فونز سے وہ سب سن رہے تھے اس لئے صفدر نے بھی
اپنی بات کہہ دی تھی۔

" سوچنا کیا ہے بھائی ۔ جب طوفان آئیں گے تو دیکھ لیں گے"...
عمران نے کہا۔

" کیا ہم صحرائے جارٹن کا سفر اپنی جیپوں پر کریں گے"... کیپٹن
شکیل نے کہا۔

" نہیں ۔ یہ صحرا بے حد طویل ہے ۔ ہم زیادہ سے زیادہ چند روز کا
سفر ان جیپوں پر کر سکتے ہیں ۔ اس سے آگے پہاڑیاں اور ٹیلے ہیں جن
پر جیپوں کا لے جانا مشکل ہو گا ۔ آگے ہمیں پیدل سفر کرنا ہو گا"...
عمران کی بجائے کیپٹن شکیل کے سوال کا جواب ابو قاسم نے دیتے
ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ تب تو ہمیں اس صحرا میں سفر کرتے کئی روز لگ جائیں
گے"... تنویر نے کہا۔

" ظاہری بات ہے ۔ ریت کے سمندر میں ہم جس رفتار سے
جیپیں چلا رہے ہیں دن تو کیا ہمیں ڈالمن صحرا کی پٹی تک پہنچتے پہنچتے
کئی ہفتے بھی لگ سکتے ہیں"... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ اگر تمہیں معلوم تھا کہ یہ صحرا اس قدر طویل ہے تو تم
اس طرف آئے ہی کیوں ہو ۔ کوئی اور شارٹ کٹ راستہ نہیں ملا تھا
تمہیں"... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" شارٹ کٹ راستے تو ہیں لیکن ان میں خطرات زیادہ ہیں ۔ ہاں

اگر تم اپنے حق سے دستبردار ہو جاؤ تو میں ہر خطرے کا مقابلہ کرنے
کے لئے کسی شارٹ کٹ راستے کو تلاش کر سکتا ہوں"... عمران نے
کہا۔

"کس حق سے دستبردار ہونے کا کہہ رہے ہو تم مجھے"... تنویر نے
تیز لہجے میں کہا۔

"اسی حق سے جو جیپ میں میرے ساتھ ہے"... عمران نے کہا
جولیا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ وہ سمجھ گئی تھی
عمران اسی کے بارے میں بات کر رہا ہے۔

"عمران۔ تم حد سے بڑھ رہے ہو"... تنویر نے غراتے ہوئے کہا

"ہاں۔ یہ تو ہے۔ دیکھ لو۔ میری جیپ تمہاری جیپ سے بڑی
ہی ہے"... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر وہ سب ہنس پڑے

"عمران صاحب۔ آپ نے ہمیں سینڈ میریز کے بارے میں
بتایا تھا"... کیپٹن شکیل نے عمران کی بات کا رخ پلٹتے ہوئے کہا
اس نے ایئر فون سے تنویر کی غراہٹیں سن لی تھیں۔ وہ جانتا تھا
اگر تنویر نے اور کوئی بات کی تو عمران اسے اسی طرح زچ کرتا رہے
گا اور تنویر کی قوت برداشت ختم ہو جائے گی۔

"سینڈ میریز کے بارے میں مجھے سی کاک نے بتایا تھا۔ اس
کہا تھا کہ جس طرح سمندر میں آبدوزیں چلتی ہیں بالکل اسی طرح
وہ میریز ہیں جو ریت کی گہرائی میں چلتی ہیں۔ باقی ان کا فنکشن
ہے اور وہ ریت میں کیسے چلتی ہیں یہ تو ان ریت دوزوں کو دیکھ

ہی پتہ چلے گا"... عمران نے آبدوزوں اور سینڈ میریز کو ہم وزن
کرتے ہوئے کہا تو وہ ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ریت دوزیں صحرائے ڈالمن سے نکل کر
صحرائے جارٹن میں آ جائیں۔ ایسی صورت میں ہمیں ان کے بارے
میں کیسے پتہ چلے گا"... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا جواب ریڈ ایگل دے گا"... عمران نے کہا۔

"ضرور۔ کیوں نہیں۔ جس طرح سمندری آبدوزوں کے بارے
میں سی راڈز سے ان کے بارے میں پتہ لگایا جا سکتا ہے اسی طرح
سینڈ میریز کا بھی راڈز سے پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ ہمارے پاس ایسے
راڈار ہیں جو نہ صرف ہزاروں فٹ کی بلندی پر موجود طیاروں کو
مارک کر سکتے ہیں بلکہ ریت کے سمندر کی گہرائی میں موجود سینڈ
میریز کا بھی پتہ چلا سکتے ہیں۔ ان راڈار سے ان میریز کی گہرائی، ان
کی پوزیشن اور ان کی رفتار کا بھی پتہ لگایا جا سکتا ہے"... ابو قاسم نے
کہا۔

"لیکن ہمیں تو ان جیپوں میں نہ کوئی راڈار نظر آ رہا ہے اور نہ
راڈار سکرین"... صفدر نے کہا تو ابو قاسم ہنس پڑا۔

"ان کاموں کے لئے عام راڈار نہیں سیٹلائٹ راڈار کام کرتے
ہیں۔ جارٹن کے سیٹلائٹ سیکشن میں میرے ساتھی موجود ہیں جو
جارٹن پر نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ ان صحراؤں پر بھی نظر رکھے ہوئے
ہیں۔ انہیں جیسے ہی کوئی غیر معمولی بات نظر آئی وہ فوراً مجھے رپورٹ

کر دیں گے"... ابو قاسم نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو کیا وہ سیٹلائٹ راڈارز سے صحرائے ڈالمن میں موجود سینڈ میرینز کو نہیں دیکھ سکتے کہ ان کی تعداد کتنی ہے اور وہ کہاں کہاں ہیں۔ میرا مطلب ہے ان کی پوزیشن کیا ہے"... جولیا نے کہا۔

"میرے پاس یہ ساری انفارمیشن موجود ہے مادام۔ صحرائے ڈالمن میں دس سینڈ میرینز موجود ہیں جو صحرائے ڈالمن کی سرحدی پٹی سے کچھ فاصلے پر موجود ہیں"... ابو قاسم نے کہا۔

"سرحدی پٹی سے تمہاری مراد جارٹن اور ڈالمن صحراؤں کی درمیانی پٹی ہے"... صفدر نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ ہمارے انتظار میں ہی ہیں اور ظاہر ہے انہیں ہونا چاہیئے"... ابو قاسم نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے ہم ان سینڈ میرینز سے بچ کر نکل سکتے ہیں"... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ ہم جیسے ہی سرحدی پٹی کے قریب پہنچیں گے سینڈ میرینز ہمیں ہر طرف سے گھیر لیں گی"... ابو قاسم نے کہا۔

"اوہ"... تنویر کے منہ سے نکلا۔

"عمران صاحب۔ سی کاک نے سینڈ میرینز کے بارے میں آپ کو تفصیل بتائی تھی تو کیا اس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ یہ میرینز ہر وقت بھی ریت کی گہرائی میں رہتی ہیں یا ریت سے باہر آتی ہیں"۔

صفدر نے کہا۔

"یار۔ بتا تو چکا ہوں کہ یہ میرینز سمندری آبدوزوں کی طرح سے کام کرتی ہیں۔ ان میرینز سے تارپیڈو بھی فائر کئے جا سکتے ہیں اور میزائل بھی۔ ان میں اور سمندری آبدوزوں میں صرف اتنا ہی فرق ہے کہ وہ سمندر میں چلتی ہیں اور یہ ریت میں"... عمران نے کہا تو وہ سب خاموش ہو گئے۔ عمران جیپ کو ریگستان پر بنے ان راستوں پر دوڑائے لئے جا رہا تھا جہاں سے عموماً صحرائی قافلے گزرتے تھے۔ یہ چونکہ ریت پر چلنے والی مخصوص جیپیں تھیں اس لئے وہ ریت پر مخصوص رفتار سے دوڑی چلی جا رہی تھیں۔

تاحد نگاہ واقعی ریت کا وسیع و عریض سمندر پھیلا ہوا تھا۔ کہیں کہیں خود رو پودوں کے ساتھ پہاڑی چٹانوں کے ٹکڑے پھیلے ہوئے نظر آ رہے تھے ورنہ ہر طرف ریت ہی ریت تھی۔ آسمان پر چونکہ بادل چھائے ہوئے تھے اس لئے ریت میں حدت نہیں تھی اور نہ ہی انہیں وہاں گرم ہوا کے جھونکے محسوس ہو رہے تھے۔ ان کے پاس کھانے پینے کا وافر سامان موجود تھا اس لئے انہیں کوئی فکر نہیں تھی البتہ وہ ہر ممکنہ خطرے سے نمٹنے کے لئے مستعد تھے مگر واقعی عمران کی بات درست ثابت ہو رہی تھی۔ نہ ہی ان کے راستے میں کوئی آیا تھا اور نہ ہی انہیں جارٹن سیٹلائٹ سنٹر سے کوئی کال موصول ہوئی تھی کہ ریت کے نیچے سینڈ میرین یا کوئی طیارہ آسمان پر انہیں فالو کر رہا ہے۔

رات کے وقت وہ آرام کرتے تھے اور دن نکلتے ہی آگے روانہ ہو
جاتے تھے ۔ رات کو بھی ان میں سے باری باری دو افراد جاگ کر
پہرہ دیتے تھے ۔اسی طرح سفر کرتے کرتے انہیں دو دن گزر گئے تھے
اور وہ کئی میل کا سفر کر آئے تھے اور یہ بھی خیریت گزری تھی کہ ان
کے راستے میں ابھی تک کوئی صحرائی طوفان نہیں آیا تھا ۔ موسم گرم
سرد ضرور ہو رہا تھا مگر فی الحال ان کے لئے سفر جاری رکھنا دشوار نہیں
ہوا تھا ۔ البتہ اس قدر طویل اور تھکا دینے والے سفر سے وہ سب بے
ضرور ہو گئے تھے ۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ سب اڑ کر
اسرائیل پہنچ جاتے ۔ ضرورت کے سامان کے ساتھ ساتھ وہ جیپوں
فاضل ایندھن بھی کینوں میں بھر لائے تھے جس کی وجہ سے ان کا
طویل سفر بخیریت کٹ گیا تھا ورنہ پیدل چلتے ہوئے یہاں تک
میں انہیں یقیناً کئی ماہ لگ جاتے۔

" خدا کی پناہ ۔ دو روز ہو گئے ہیں ہمیں مسلسل اس صحرا میں
کرتے ہوئے ۔ آخر ہمارا یہ سفر کب ختم ہو گا"... جولیا نے اکتا
ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہمارا سفر ختم ہو نہ ہو مگر اب ان جیپوں کے سفر کا ختم ہو
وقت ضرور آ گیا ہے"... عمران نے کہا۔

" جیپوں کے سفر کا ختم ہونے کا وقت آ گیا ہے ۔ کیا مطلب
جولیا نے چونک کر کہا۔

" فاضل پٹرول کا آخری کین بھی خالی ہو گیا ہے اور آئل

والی سوئی بتا رہی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ دس پندرہ میل اور آگے
جا سکتے ہیں ۔ اس کے بعد جیپیں رک جائیں گی اور بغیر پٹرول کے یہ
آگے بڑھ نہیں سکتیں اس لئے ظاہر ہے ان کا سفر ختم ہو جائے گا"...
عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ اگر پٹرول ختم ہو گیا تو ہم باقی کا سفر کیسے کریں گے"...
کراسٹی نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

" پیدل چل کر"... عمران نے کہا۔

" پیدل ۔ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا ۔ صحرا میں ہم پیدل
چلیں گے"... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" مجبوری ہے ۔ یہاں کوئی ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر تو آتا نہیں اور
نہ ہی مجھے اب تک دور نزدیک کوئی پٹرول پمپ دکھائی دیا ہے جہاں
سے ہم پٹرول لے کر ان جیپوں پر ہی آگے جا سکیں"... عمران نے
کہا۔

" ہونہہ ۔ جب ریڈ ایگل کو معلوم تھا کہ یہ سفر کس قدر طویل
ہے تو یہ اور زیادہ ایندھن نہیں لا سکتا تھا"... تنویر نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے کہا۔

" سوری تنویر صاحب ۔ میں تو اپنے حساب سے وافر مقدار میں
ایندھن لایا تھا مگر یہ سفر میری توقع سے کہیں زیادہ طویل ہو گیا ہے
جس کی وجہ سے ہمارا ایندھن کم پڑ گیا ہے"... ابو قاسم نے معذرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔اب ہم آگے کیسے جائیں گے"... جولیا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"آگے نہیں تو ہم پیچھے تو جا سکتے ہیں۔پٹرول کی کمی آگے جانے کے لئے ہے پیچھے جانے کے لئے نہیں"... عمران نے کہا تو وہ سب نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔اس ریگستان میں سفر کرتے ہوئے ہمیں پہلے ہی کئی روز ہو چکے ہیں۔اگر ہم نے پیدل سفر شروع کیا تو ہمیں صحرائے ڈالمن تک پہنچتے پہنچتے نہ جانے کتنے ماہ لگ جائیں۔اگر یہی حال رہا تو ہم اسرائیل میں کب اور کیسے داخل ہوں گے"... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ایک منٹ۔جارٹن سیٹلائٹ سنٹر سے کال آ رہی ہے" اچانک ابو قاسم نے کہا تو وہ سب خاموش ہو گئے۔

"ہیلو۔ہیلو۔آر ای ٹین کالنگ۔اوور"... ان سب کو ٹرانسمیٹر سے ایک تیز آواز سنائی دی۔شاید ابو قاسم نے ٹرانسمیٹر اپنے مائیک کے قریب کر رکھا تھا جس کی وجہ سے ان کے طاقتور ایئر فون اس آواز کو بخوبی سن رہے تھے۔

"یس۔آر ای ون اٹنڈنگ یو۔اوور"... انہیں ابو قاسم کی آواز سنائی دی۔

"باس۔پوائنٹ ٹو سے پوائنٹ ون پر چار میزائل فائر کئے گئے ہیں۔ان میزائلوں کا ہدف آپ کی چاروں جیپیں ہیں۔اوور

دوسری طرف سے ریڈ ایگل ٹین کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے۔

"اوہ۔ان میزائلوں کی ساخت کیا ہے اور ان کی رینج اور اس کی رفتار کے بارے میں بتاؤ۔اوور"... ابو قاسم نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ بلاسٹک سکسٹین میزائل ہیں۔ان کی رینج آٹھ سو کلو میٹر سے زیادہ ہے اور ان کی رفتار پچاس میل فی منٹ ہے۔چاروں میزائل زیادہ سے زیادہ چار منٹوں میں اپنے اہداف تک پہنچ جائیں گے۔اوور"... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میزائل کس اینگل سے فائر کئے گئے ہیں۔اوور"... ابو قاسم نے پوچھا۔

"ون ایٹ ون اینگل سے فائر ہوئے ہیں۔اوور"... ریڈ ایگل ٹین نے کہا۔

"اوہ۔ٹھیک ہے۔تم آن لائن رہو۔میں تم سے بات کرتا ہوں۔اوور"... ابو قاسم نے کہا۔

"عمران صاحب۔آپ سن رہے ہیں"... ابو قاسم نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ابو قاسم کو ٹرانسمیٹر پر بات کرتے سن کر ان سب نے جیپیں روک لی تھیں۔

"ہاں سن رہا ہوں۔تم سب جیپیں چھوڑ دو اور جلد سے جلد اپنے سامان اٹھا کر جیپوں سے دور ہٹ جاؤ۔فوراً"... عمران نے تیز آواز میں کہا تو وہ سب فوراً جیپوں سے اتر گئے اور انہوں نے جلدی جلدی

اپنا اپنا سامان اٹھایا اور تیزی سے بھاگتے ہوئے جیپوں سے دور چلے گئے۔ چند لمحوں بعد انہوں نے شمال کی طرف سے واقعی چار لمبے میزائل آتے دیکھے۔

"لیٹ جاؤ۔ جلدی"... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو وہ سب ریت پر گر گئے۔ اسی لمحے یکے بعد دیگرے چاروں میزائل ان جیپوں پر گرے اور صحرا خوفناک دھماکوں سے لرز اٹھا۔ میزائلوں نے ان چاروں جیپوں کے پرخچے اڑا دیئے تھے۔ ان کے جلتے ہوئے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے دور دور جا گرے تھے۔ انہوں نے جیپوں کے ٹکڑوں کو دیکھا اور پھر وہ سب کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"یہ کیا۔ تم تو کہتے تھے کہ اس صحرا میں ہم پر حملہ نہیں ہو گا"... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ حملہ ہم پر نہیں ہماری جیپوں پر کیا گیا ہے"... عمران نے کہا۔

"جیپوں پر۔ کیا مطلب"... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہمیں جیپوں میں مسلسل سفر کرتے دیکھ کر ریڈ ہاک خاصا بور ہو گیا ہو گا اور اتفاق کی بات ہے ہمارے راستے میں کوئی طوفان بھی نہیں آیا اس لئے ریڈ ہاک ہمیں بے دست و پا کرنا چاہتا ہے تاکہ ہم اس صحرا میں بھٹکتے رہ جائیں اور ہمیں مسلسل آگے بڑھتے رہنے کا موقع نہ مل سکے"... عمران نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس نے ہمیں ہلاک کرنے کے لئے

میزائل فائر کئے ہوں"... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس نے جان بوجھ کر بلاسٹک سکسٹین فائر کئے ہیں تاکہ ہم ان میزائلوں کو دیکھ لیں اور ہمیں جیپوں سے نکلنے اور ان میزائلوں سے بچنے کا موقع مل جائے۔ اگر اس کا مقصد ہمیں ہلاک کرنے کا ہوتا تو وہ ہم پر بلاسٹک ون فائر کر سکتا تھا جو لمحوں میں یہاں پہنچ جاتے اور ہمیں جیپوں سے نکلنے کا موقع بھی نہ ملتا"... عمران نے تجزیہ کرنے والے انداز میں کہا۔

"لیکن اس نے ہماری جیپیں تو تباہ کر ہی دی ہیں"... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کیا فرق پڑتا ہے۔ ہمارے پاس ویسے بھی ایندھن کی کمی تھی۔ ان جیپوں کو روک کر ہمیں پیدل ہی چلنا تھا۔ جیپیں تباہ ہونے سے ہمارا سفر آٹھ دس میل اور بڑھ گیا ہے"... عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

"باس۔ کیا آپ ٹھیک ہیں۔ اوور"... ٹرانسمیٹر پر ریڈ ایگل ٹین کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ ہم ٹھیک ہیں۔ تم بتاؤ کوئی اور میزائل تو فائر نہیں کیا گیا اس طرف۔ اوور"... ابو قاسم نے ٹرانسمیٹر پر کہا۔

"نہیں باس۔ فی الحال اور کوئی میزائل فائر نہیں ہوا ہے۔ اوور"... ریڈ ایگل نے کہا۔

"سینڈ میریز کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"... ابو قاسم نے پوچھا۔

"وہ بدستور انہی سپاٹس پر موجود ہیں جہاں تھیں ۔ اوور"...
ایگل ٹین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ اور کوئی بات ۔ اوور"... ابو قاسم نے کہا۔

"یس باس ۔ ایسٹ سے اس صحرا کی طرف ایک طوفان بڑھ
رہا ہے جس کی رفتار تقریباً دو سو میل فی گھنٹہ ہے وہاں ہوا کا دباؤ بڑھ
جا رہا ہے جس کی وجہ سے طوفان کی طاقت میں بے پناہ اضافہ ہو
رہا ہے ۔ اگر یہی صورت حال رہی تو یہ طوفان ہارڈ سٹروم کا روپ
دھار لے گا اور بہت جلد صحرائے جارٹن میں پہنچ جائے گا جس کی
میں آپ بھی آسکتے ہیں ۔ اوور"... دوسری طرف سے ریڈ ایگل ٹین نے
کہا۔

"اوہ ۔ وہ طوفان ہم سے کتنی دوری پر ہے ۔ اوور"... ابو قاسم
پوچھا۔

"اس کا رخ ایسٹ سے ویسٹ کی طرف ہے اور یہ آپ سے
چار سو کلو میٹر کی دوری پر ہے ۔ اگر اس کا پریشر بڑھ گیا اور اس کا
برقرار رہا تو یہ اگلے دو گھنٹوں میں اس طرف پہنچ جائے گا جہاں
سب موجود ہیں ۔ اوور"... ریڈ ایگل ٹین نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم اس طوفان پر نظر رکھو اور مجھے اس کی رپورٹ
کرتے رہو ۔ اگر اس کا پریشر بڑھ جائے اور اس کا رخ ہماری طرف
رہا تو تم فوراً مجھے کال کر لینا ۔ اوور"... ریڈ ایگل ون نے کہا۔

"اوکے باس ۔ اوور"... ریڈ ایگل ٹین نے کہا۔

"اوکے ۔ اوور اینڈ آل"... ریڈ ایگل ون نے کہا اور اس نے
ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا اس طرف کسی طوفان کے آنے کا خدشہ ہے"... کراسٹی نے
ابو قاسم سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں ۔ ایسٹ کی طرف ایک طوفان کو مارک کیا گیا ہے جس
کا دباؤ مسلسل بڑھتا جا رہا ہے ۔ اگر اگلے ایک گھنٹے تک اس طوفان
کا دباؤ کم نہ ہوا تو یہ ہارڈ سٹروم کا روپ دھار لے گا اور اگر ہارڈ سٹروم
اس طرف آگیا تو یہاں ہر طرف قیامت ڈھا دے گا"... ابو قاسم نے
کہا۔

"اوہ ۔ تو پھر ہمیں فوراً اس طوفان سے بچنے کے لئے کوئی انتظام
کر لینا چاہئے ۔ ایسا نہ ہو طوفان یہاں آجائے اور ہم اس کے ساتھ
تنکوں کی طرح سے اڑ جائیں"... کراسٹی نے کہا۔

"اب تمہارا کیا کرنے کا ارادہ ہے عمران"... جولیا نے عمران سے
پوچھا۔

"میں نے کیا کرنا ہے ۔ اگر ہارڈ سٹروم اس طرف آگیا تو سب کچھ
وہی کرے گا"... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

"اگر ہمارے نصیب میں اب پیدل چلنا ہی لکھا ہے تو ہم یہاں
رک کر کیا کریں گے ۔ چلیں آگے بڑھتے ہیں ۔ طوفان آئے گا تو اس
سے بھی بچنے کا کوئی نہ کوئی انتظام کر لیں گے"... صفدر نے کہا۔

"یہی بہتر ہے ۔ چلو"... کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو

ان سب نے اپنے اپنے بیگ اٹھا کر کاندھوں پر لادے جن
کھانے پینے کے سامان کے ساتھ دوسری چیزیں اور اسلحہ تھا۔ اس
علاوہ ان کے پاس ایک لمبا سا وزنی باکس بھی تھا جس کی دو
سائیڈوں پر کنڈے لگے ہوئے تھے ۔ ایک کنڈے کو خاور
دوسرے کو نعمانی نے پکڑ کر اس باکس کو اٹھایا اور وہ سب قطار
آگے بڑھنے لگے۔

ریڈ ہاک اپنے ہیڈ کوارٹر کے کنٹرول روم میں موجود تھا جہاں ہر
رف بڑی بڑی کمپیوٹرائزڈ مشینیں چل رہی تھیں اور ان مشینوں پر
ئی آپریٹر مسلسل کام کر رہے تھے ۔ ریڈ ہاک ایک بڑی سی مخروطی
نکل کی مشین کے سامنے کھڑا تھا۔ اس مشین پر ایک بڑے سائز کی
کرین روشن تھی ۔ سکرین پر ایک وسیع و عریض صحرا پھیلا ہوا تھا۔
ں صحرا میں چار ہیوی جیپیں تیزی سے دوڑتی جا رہی تھیں ۔ مشین
پریٹر ایک ڈائل گھماتے ہوئے مسلسل ان جیپوں کو فالو کر رہا تھا۔
"ہونہہ ۔ ان صحرائی طوفانوں کو کیا ہو گیا ہے ۔ کئی روز ہو گے
یں اس صحرا میں معمولی دھول تک نہیں اٹھی حالانکہ یہاں بڑے
ڑے اور خوفناک ہارڈ سٹروم آتے رہتے ہیں ۔ میں نے تو انہیں اب
ک اس لئے زندہ چھوڑ رکھا ہے تاکہ یہ خود ہی صحرائی طوفانوں کا
کار بن جائیں گے مگر لگتا ہے ان کی قسمت اچھی ہے اس لئے ابھی

تک ان کا سامنا کسی طوفان سے نہیں ہوا"... ریڈ ہاک نے خود کلا
کرتے ہوئے کہا۔

" چیف ۔ سکشین ایف ایسٹ کی طرف ایک طوفان موجود
جو نائنٹی ون ڈگری پر موجود ہے ۔اس کا پریشر تھری تھاؤزنڈ ائی
ہے جو مسلسل بڑھتا جارہا ہے"... آپریٹر نے ریڈ ہاک کی توجہ سکر
پر ایک کونے کی طرف دلاتے ہوئے کہا جہاں سیاہ رنگ کا چکر
گھومتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

" اوہ ۔ کیا اس طوفان کا ہارڈ سٹروم بننے کا امکان ہے"... ریڈ ہا
نے چونک کر پوچھا۔

" یس چیف ۔ طوفان کی شدت بڑھتی جا رہی ہے ۔ اگر اس
ٹین پرسنٹ کا بھی اضافہ ہو گیا تو یہ ہارڈ سٹروم بن جائے گا اور
طوفان جارٹن صحرا کے ساتھ ساتھ صحرائے ڈالمن کا بھی رخ کر
ہے"... آپریٹر نے کہا۔

" ویری گڈ ۔ اس کا مطلب ہے اگر یہ طوفان ویسٹ سائی
طرف گیا تو عمران اور اس کے ساتھی نہیں بچ سکیں گے"... ریڈ
نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" یس چیف ۔اگر یہ طوفان ہارڈ سٹروم کا روپ اختیار کر گیا
اس کا رخ بدل کر ان کی طرف ہو گیا تو وہ اس طوفان میں تنکو
طرح اڑ جائیں گے"... آپریٹر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

" ویدر سیکشن کال کرو اور معلوم کرو اس طوفان کے ہارڈ

بننے کا کتنا امکان ہے اور اگر یہ ایسٹ سے ویسٹ کی طرف جائے تو
اسے وہاں تک پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا ۔ اس کی رفتار اور اس
طوفان کا دورانیہ بھی معلوم کرو"... ریڈ ہاک نے کہا۔

" یس چیف ۔ میں معلوم کرتا ہوں"... آپریٹر نے کہا اور وہ مشین
سے ہٹ گیا۔ ریڈ ہاک اس مشین سے ہٹ کر سائیڈ پر موجود دوسری
مشین کے پاس آ گیا ۔ اس مشین پر بھی سکرین آن تھی جس پر
انہیں جیپیں اور جیپوں میں بیٹھے ہوئے افراد صاف دکھائی دے رہے
تھے۔

" گارسر"... ریڈ ہاک نے مشین آپریٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس چیف "... مشین آپریٹر نے اسے اپنے قریب دیکھ کر احتراماً
کرسی سے اٹھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیا یہ جیپیں تمہارے میزائلوں کے ٹارگٹ میں ہیں"... ریڈ
ہاک نے پوچھا۔

" نہیں چیف ۔ یہ صحرائے ڈالمن سے تقریباً تیس میل دور ہیں ۔
اتنی دور مار کرنے والے میزائل میرے پاس نہیں ہیں"... آپریٹر گارسر
نے کہا۔

" ہونہہ ۔ تو مجھے یہ کام کمانڈر رہوڈس سے ہی کرانا ہو گا ۔
ٹھیک ہے تم بیٹھو ۔ میں رہوڈس سے بات کرتا ہوں"... ریڈ ہاک
نے کہا تو گارسر دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا ۔ ریڈ ہاک نے جیب سے
مخصوص ساخت کا سیل فون نکالا اور ڈالمن صحرا میں موجود کمانڈر

رہوڈس کو ٹرانسمیٹر کال کرنے لگا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ آر ایچ کالنگ ۔ اوور "... ریڈ ہاک نے بٹن پریس ک
کے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" یس چیف ۔ کمانڈر رہوڈس اٹنڈنگ یو "... دوسری طرف ۔
چند لمحوں بعد کمانڈر رہوڈس کی آواز سنائی دی۔

" کمانڈر ۔ صحرائے جارٹن میں عمران اور اس کے ساتھی چا
جیپوں میں مسلسل تمہاری طرف بڑھ رہے ہیں ۔ ان کا فاصہ
صحرائے ڈالمن سے تقریباً تیس میل کی دوری پر ہے ۔ کیا تم انہ
چیک کر رہے ہو "... ریڈ ہاک نے کہا۔

" یس چیف ۔ میں چاروں جیپوں کو مانیٹر کر رہا ہوں ۔ ان م
بارہ افراد موجود ہیں ۔ ہر جیپ میں تین افراد سوار ہیں "... دو
طرف سے کمانڈر رہوڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" گڈ ۔ وہ پچھلے کئی روز سے صحرا میں ہیں اور جس طرح وہ جیپو
پر سوار ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ بے پناہ فا
ایندھن بھی لائے ہیں جبکہ میں انہیں بے دست و پا دیکھنا چاہتا ہو
میں چاہتا ہوں کہ وہ پیدل صحرا میں بھٹکتے پھریں ۔ وہ صحر
طوفانوں کی زد میں آجائیں اور طوفان انہیں تنکوں کی طرح بکھ
رکھ دیں "... ریڈ ہاک نے کہا۔

" یس چیف ۔ مگر اتفاق کی بات ہے کہ پچھلے کئی روز سے ا
صحرا میں کوئی طوفان نہیں آیا "... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن اب ایک ہارڈ سٹروم کے آثار نمودار ہو رہے ہیں ۔
اگر یہ طوفان آگیا تو پھر یہ لوگ اس خوفناک طوفان سے کسی بھی
طرح سے نہیں بچ سکیں گے "... ریڈ ہاک نے کہا۔

" گڈ ۔ اس طوفان کی لوکیشن اور پوزیشن کیا ہے چیف "...
کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

" وہ میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا ۔ فی الحال تم ایک کام کرو "...
ریڈ ہاک نے کہا۔

" حکم کریں چیف "... کمانڈر رہوڈس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تمہارے پاس بلاسٹک سکسٹین میزائل ہیں "... ریڈ ہاک نے
پوچھا۔

" یس چیف ۔ میرے پاس بلاسٹک ون، ٹین اور سکسٹین کے
ساتھ ہر طرح کے تباہ کن میزائل موجود ہیں "... دوسری طرف سے
کمانڈر رہوڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" گڈ ۔ ان جیپوں پر بلاسٹک سکسٹین میزائل فائر کر دو "... ریڈ
ہاک نے کہا۔

" بلاسٹک سکسٹین ۔ چیف اگر آپ انہیں ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو
بلاسٹک سکسٹین کی بجائے ان پر بلاسٹک ون میزائل فائر کر دیئے
جائیں تو ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچ سکے گا "... کمانڈر رہوڈس
نے کہا۔

" نانسنس ۔ میں تمہیں جو کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو "... ریڈ

ہاک نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ یس چیف"... دوسری طرف سے کمانڈر رہوڈس نے ریڈ ہاک کی دھاڑ سن کر بری طرح سے گھبراتے ہوئے کہا۔

" بلاسٹک سکسٹین میزائل ان کی نظروں میں آجائیں گے جس کی وجہ سے انہیں جیپوں سے نکلنے کا موقع مل جائے گا۔ میں صرف ان کی جیپیں تباہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ طوفان سے بچ نکلنے کا ان کے پاس کوئی ذریعہ نہ رہے۔ سمجھے تم"... ریڈ ہاک نے اسی لمحے میں کہا۔

" یس۔ یس چیف۔ میں سمجھ گیا ہوں"... کمانڈر رہوڈس نے بدستور سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سمجھ گئے ہو تو جلدی کرو۔ اڑا دو ان کی جیپوں کو"... ریڈ ہاک نے کہا اور اس نے دوسری طرف سے جواب سنے بغیر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" ہونہہ۔ نانسنس۔ ہر وقت اپنی مرضی کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ کسی دن مجھے ان سب کا ریفریشر کورس کرنا ہی پڑے گا"... ریڈ ہاک نے غراتے ہوئے کہا اور واپس اس مشین کی طرف گیا جہاں وہ پہلے موجود تھا۔ مشین کا آپریٹر واپس آگیا تھا۔

" یس سائم۔ ویدر سیکشن میں کال کی ہے"... ریڈ ہاک نے اس سے پوچھا۔

" یس چیف۔ ویدر سیکشن کے انچارج کے کہنے کے مطابق طوفان بدستور شدت اختیار کرتا جا رہا ہے اور اگلے ایک یا دو گھنٹوں

میں یہ ہارڈ سٹروم میں تبدیل ہو جائے گا۔ یہ طوفان سارے جارٹن صحرا کو بھی اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے اور صحرائے ڈالمن کا بھی رخ کر سکتا ہے۔ انچارج نے یہ بھی کہا ہے کہ جس شدت کا یہ طوفان ہے اس کی مدت دس سے بارہ گھنٹے بھی ہو سکتی ہے اور اس سے زیادہ بھی"... سائم نے کہا۔

" گڈ۔ اب مزہ آئے گا۔ دیکھتا ہوں عمران اور اس کے ساتھی اس ہارڈ سٹروم سے کیسے بچ کر نکلتے ہیں"... ریڈ ہاک نے سفاکی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ چونکہ اس طوفان کا رخ ڈالمن صحرا کی طرف بھی ہو سکتا ہے اس لئے ویدر سیکشن کے انچارج کا کہنا ہے کہ صحرائے ڈالمن میں ہاک فورس کو فوری طور پر صحرائی پٹی سے پیچھے ہٹ جانا چاہئے ورنہ وہ سب بھی اس خوفناک طوفان کی زد میں آ سکتے ہیں"... سائم نے کہا۔

" اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں کمانڈر رہوڈس کو پیچھے ہٹنے کا کہہ دیتا ہوں"... ریڈ ہاک نے کہا۔

" اوہ۔ یہ کیا۔ یہ جیپیں چھوڑ کر کہاں بھاگ رہے ہیں"... سائم نے اچانک سکرین کی طرف دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔ سکرین پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی جیپیں رکی ہوئی تھیں اور وہ جیپوں سے بڑے بڑے سفری بیگ اور ایک بڑا سا باکس نکال کر جیپوں سے دور بھاگ رہے تھے۔ اچانک آسمان پر چار لمبوترے میزائل نمودار

ہوئے جن کا رخ ان جیپوں کی طرف تھا ۔ عمران اور اس کے سا
فوراً ریت پر گر گئے تھے پھر وہ چاروں میزائل باری باری ان
جیپوں سے ٹکرائے اور انہوں نے جیپوں کو آگ کا طوفان بن
ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھرتے دیکھا۔

" گڈ ۔ ویری گڈ ۔ یہ کام کیا ہے رہوڈس نے "... ریڈ ہاک
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن چیف "... سائم نے حیران ہو کر کچھ کہنا چاہا۔

" خاموش رہو ۔ میں نے ہی کمانڈر رہوڈس کو حکم دیا تھا ک
ان کی جیپیں تباہ کر دے ۔ اب وہ پیدل ہی اس وسیع و عریض
میں بھٹکتے پھریں گے اور جب یہ ہارڈ سٹروم کی زد میں آ گئے تو ان
سے کوئی بھی زندہ نہیں بچ سکے گا ۔ اب ان کی ہلاکت یقینی ہو
ہے ۔ قطعی یقینی "... ریڈ ہاک نے سائم کو جھڑکتے ہوئے کہا تو
نے سہم کر اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ ریڈ ہاک کی بات سمجھ گیا

" میں اپنے آفس جا رہا ہوں ۔ طوفان جب شدت اختیار کر جا
اور ان کے قریب پہنچ جائے تو مجھے فوراً اطلاع دینا ۔ میں خود
انہیں عبرت ناک موت مرتے دیکھنا چاہتا ہوں "... ریڈ ہاک
کہا۔

" یس چیف ۔ میں آپ کو اطلاع دے دوں گا "... سائم نے
ریڈ ہاک اطمینان بھرے انداز میں قدم اٹھاتا ہوا کنٹرول روم
نکلتا چلا گیا۔

صحرا کے آسمان پر بادل چھا رہے تھے جس کی وجہ سے دن کی
روشنی میں بھی بتدریج کمی واقع ہوتی جا رہی تھی ۔ اس کے ساتھ
ساتھ اب وہاں تیز ہوا بھی چلنا شروع ہو گئی تھی اور ریت اڑ اڑ کر ان
پر پڑ رہی تھی اور ان کے کپڑے پھڑپھڑا رہے تھے ۔ ریڈ ایگل ون کو
جارٹن سیٹلائٹ سنٹر سے ہارڈ سٹروم کی آمد کی اطلاع دے دی گئی
تھی لیکن عمران نے اپنا سفر موقوف نہیں کیا تھا ۔ وہ مسلسل اپنے
ساتھیوں کے ساتھ آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

" عمران ۔ طوفان بڑھتا جا رہا ہے "... جولیا نے عمران سے مخاطب
ہو کر کہا تو عمران رک گیا ۔ اسے رکتے دیکھ کر وہ سب بھی رک گئے۔

" اپنے بیگوں سے پلاسٹک سوٹ نکال کر پہن لو "... عمران نے
کہا۔

" پلاسٹک سوٹ ۔ اس سے کیا ہو گا ۔ زیادہ سے زیادہ پلاسٹ

سوٹ کی وجہ سے ہم پر ریت نہیں پڑے گی مگر ہم طوفان کا مقابلہ کیسے کریں گے"... جولیا نے کہا۔

" تم سوٹ نکال کر پہنو تو سہی"... عمران نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے کاندھوں پر سے اپنا بیگ اتار لیا۔ اس نے بیگ اتار کر نیچے رکھا اور اسے کھولنے لگا۔ اس نے بیگ کھول کر اس میں سے ایک گتے کا ڈبہ نکال لیا۔ ڈبے کو کھولا اور اس میں موجود ایک پلاسٹک کا سوٹ نکال لیا۔ یہ سوٹ بالکل ایسا تھا جیسا خلائی انسان خلاء میں استعمال کرتے تھے۔ اس سوٹ کے ساتھ باقاعدہ پلاسٹک کا کنٹوپ تھا۔ عمران نے اس سوٹ کی زپ کھول کر اسے اپنے لباس پر چڑھا لیا۔ اس نے زپ بند کر کے لباس کی سائیڈ پر لگا ایک ہک کھینچا تو لباس میں خود بخود گیس سی بھرتی چلی گئی۔ اب اس لباس کی شکل ہو بہو خلائی لباس جیسی ہو گئی تھی۔ سر پر موجود کنٹوپ بھی پھول گیا تھا۔ یہ دیکھ کر اس کے ساتھیوں نے بھی بیگ کھول کر ان میں سے مخصوص لباس نکال کر پہن لئے۔ عمران کے کہنے پر انہوں نے بیگ اٹھا کر پھر کاندھوں پر ڈال لئے تھے۔ ان مخصوص ساخت کے لباسوں میں جو گیس تھی وہ خود بخود گلوب جیسے کنٹوپ میں بھی ان کے لئے آکسیجن پیدا کر رہی تھی۔

" آگے بڑھو۔ جب ہوا کا دباؤ بڑھ جائے اور تمہیں خود کو سنبھالنا مشکل ہو جائے تو لباس کے دائیں بازو پر لگے سرخ بٹن کو پریس کر دینا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی لباس میں بلیو ہیلیو سائنٹم گیس

بھر جائے گی جس کی وجہ سے تمہارا وزن اس قدر بڑھ جائے گا کہ بڑے سے بڑا طوفان بھی تمہیں اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہلا سکے گا"... عمران نے مائیک میں ساتھیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا جن کے پاس مائیک اور ایئر فون بھی تھے۔

" گڈ"... ان سب نے عمران کے اس نئے اور خوبصورت لباس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ کیا یہ لباس آپ نے خود تیار کئے ہیں"... صفدر نے عمران سے پوچھا۔

" نہیں۔ میرے دادا جان نے تیار کئے ہیں"... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

" عمران صاحب ریڈ ہاک کے بارے میں جانتے ہیں اس لئے یہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر طرح سے تیار ہو کر آئے ہیں"... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو یہ بات ہمیں پہلے نہیں بتا سکتا تھا"... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

" میں کیا بتاتا۔ تم کبھی مجھے بولنے کا موقع دیتی ہو۔ تم نے تو مجھے خاموش کرنے والا کام شادی سے پہلے ہی سنبھال لیا ہے"... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" تمہیں تو ہر وقت فضول میں بکنے کی عادت ہے"... جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"لو۔ تمہیں یقین نہیں آتا تو اپنے بھائی سے پوچھ لو۔ کیا تنویر"... عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ میرے منہ مت لگنا ورنہ"... تنویر نے غرا کر کہا۔

"ورنہ۔ ورنہ کیا۔ اوہ۔ شاید تم کہنا چاہتے ہو کہ ورنہ تم کہیں میں میرے قانونی بھائی بن جاؤ گے"... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس دیئے۔

"اب بس کرو اور آگے بڑھو۔ ہوائیں تیز ہوتی جا رہی ہیں" جولیا نے کہا اور وہ ایک بار پھر آگے بڑھنے لگے۔ ہوائیں واقعی بے حد تیز ہو گئی تھیں اور اب ریت اس زور سے اڑ رہی تھی کہ اگر انہوں نے مخصوص لباس نہ پہنے ہوتے تو ان کے جسم اور لباس ریت سے بھر جاتے۔ ہر طرف سے ہواؤں کے تیز شور کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ پھر انہوں نے ہر طرف جیسے تیز آندھیوں کے جھکڑ دیکھے۔ ہوا کا پریشر بار بار ان کے قدم اکھاڑ رہا تھا مگر وہ رکے بغیر بڑھے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ طوفان کی شدت بڑھ گئی اور اس ریت اڑنے لگی کہ ہر طرف جیسے تاریکی سی چھا گئی تھی۔

"سب زمین پر بیٹھ جاؤ اور ریڈ بٹن پریس کر دو۔ جلدی" عمران نے تیز آواز میں کہا تو وہ سب جلدی سے نیچے بیٹھ گئے انہوں نے بازوؤں میں لگے ہوئے بٹن پریس کر دیئے۔ ان دوہرے لباس میں یکلخت نیلے رنگ کی گیس بھر گئی اور انہیں محسوس ہوا جیسے ان کا وزن یکلخت بڑھ گیا ہو۔ انہیں اپنے جسم

میں دھنستے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ طوفان شدید سے شدید تر ہوتا چلا گیا۔ ریت ان پر بری طرح سے ٹکرا رہی تھی۔ تیز ہوا کا شور ان کے کانوں کے پردے پھاڑ رہا تھا یہاں تک کہ تیز ہواؤں نے ان کو مخصوص لباسوں کے باوجود بری طرح سے ہلانا شروع کر دیا تھا۔

"عمران۔ عمران۔ ہوا مجھے اٹھا رہی ہے"... اچانک کراسٹی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ جیسے زمین سے اکھڑ کر اوپر اٹھتی چلی گئی۔ ان سب کے جسموں کو بھی زور دار جھٹکے لگ رہے تھے۔ وہ خود کو سنبھالنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے مگر طوفان اس قدر شدید تھا کہ وہ خود کو کسی بھی طرح سے نہ سنبھال پا رہے تھے۔ پھر جولیا اور باری باری ان سب کے جسم فضا میں بلند ہوتے چلے گئے۔ عمران کا جسم فضا میں اٹھتے ہی رول ہونے لگا تھا۔ اس نے اپنا دباؤ نیچے کی طرف کرنے کی کوشش کی مگر لاحاصل۔ طوفانی ہوائیں اسے کسی تنکے کی طرح اٹھائے لے گئی تھیں اور پھر عمران کو جیسے اپنا دماغ لٹو کی طرح سے گھومتا ہوا معلوم ہونے لگا۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے خوفناک طوفان اسے بری طرح سے گھما کر اور اوپر اٹھا اٹھا کر پٹخ رہا ہو اور طوفان کی شدت تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی۔ یہ طوفان اس قدر خوفناک اور شدید تھا کہ بھاری ترین بلیو ہیلیو سائٹم گیس کے باوجود وہ اس خوفناک طوفان کا شکار ہو گئے تھے اور اس طوفان کا شکار ہونے والوں کا انجام یقینی موت تھا۔

ریڈ ہاک تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کنٹرول روم میں داخل ہوا۔ ا
کنٹرول روم میں آتے دیکھ کر وہاں موجود تمام افراد اس کے اح
میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔ ریڈ ہاک رکے بغیر سائم کی مشین
طرف بڑھ گیا تھا جہاں سکرین بدستور روشن تھی ۔ سکرین پر
میں شدید طوفان دکھائی دے رہا تھا ۔ ریت کے ساتھ ساتھ
موجود بھاری پتھر بھی کنکریوں کی طرح اڑتے پھر رہے تھے ۔
آسمان جیسے ریت کے بادلوں سے ڈھک گیا تھا ۔ بے شمار کھجور
کے درخت ان ہواؤں میں حکراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

" اوہ ۔ بڑا خوفناک طوفان ہے"... ریڈ ہاک نے اس طوفان
دیکھتے ہوئے کہا۔

" یس چیف ۔ اس طوفان کی شدت ہارڈ سٹروم سے دس گنا
ہے اور یہ حقیقی معنوں میں سیاہ طوفان بن گیا ہے"... سائ

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" گڈ ۔ وہ سب کہاں ہیں اور طوفان ان سے کتنی دور ہے"... ریڈ ہاک نے پوچھا۔

" ان سے طوفان ابھی تین میل دور ہے چیف ۔ لیکن وہ اس طوفان سے نہیں بچ سکیں گے ۔ طوفان شدت اختیار کرتا ہوا اس طرف بڑھ رہا ہے جس طرف وہ لوگ موجود ہیں"... سائم نے کہا۔

" ان کو سکرین پر لاؤ"... ریڈ ہاک نے کہا۔

" یس چیف "... سائم نے کہا اور مشین پر لگے مختلف بٹن پریس کرتا چلا گیا ۔ سکرین پر منظر بدلے اور پھر سکرین پر عمران اور اس کے ساتھی دکھائی دینا شروع ہو گئے ۔ ان کی طرف بھی ریت اڑ رہی تھی اور تیز ہوا سے ان کے کپڑے پھڑپھڑا رہے تھے مگر اس کے باوجود وہ آگے بڑھتے نظر آ رہے تھے۔

" ہونہہ ۔ زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹوں کے بعد طوفان ان کے سروں پر پہنچ جائے گا اور پھر انہیں سیاہ طوفان سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ملے گا"... ریڈ ہاک نے پہلے ریسٹ واچ پر اور پھر سکرین پر طوفان کی رفتار کو دیکھتے ہوئے کہا۔ سکرین کی سائیڈ پر ایک چھوٹا سا خانہ بنا ہوا تھا جہاں صحرائے جارٹن میں آنے والے سیاہ طوفان کی شدت اور اس کی رفتار کی مسلسل کاؤنٹنگ ہو رہی تھی۔

" یس چیف ۔ اگر یہ اس طوفان میں گھر گئے تو طوفان انہیں معمولی تنکوں کی طرح اٹھا لے جائے گا اور طوفان کے خوفناک دباؤ

کی وجہ سے ان کے جسموں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ ان
اطراف میں ان کے پاس بچنے کے لئے واقعی کوئی راستہ نہیں ہے"
سائم نے کہا۔

" اسی لئے تو میں نے ابھی تک انہیں زندہ چھوڑ رکھا تھا تاکہ یہ
خود ہی قدرتی آفت کا شکار ہو جائیں"... ریڈ ہاک نے ہونٹ بھینچے
ہوئے کہا۔ عمران اور اس کے ساتھی اب رک گئے تھے اور اپنے
کاندھوں سے بیگ اتار رہے تھے۔ پھر وہ اپنے اپنے بیگوں سے بڑے
بڑے گتے کے ڈبے نکالنے لگے۔

" یہ کیا کر رہے ہیں اور ان ڈبوں میں کیا ہے"... ریڈ ہاک نے
حیرت سے ان کے ہاتھوں میں موجود گتے کے ڈبوں کو دیکھتے ہوئے
کہا۔ پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے ڈبے کھول کر ان میں سے
پلاسٹک کے لباس نکال لئے۔

" ہونہہ۔ ان پلاسٹک کے لباسوں سے کیا ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ
ریت ان پر نہیں پڑے گی مگر خوفناک طوفان سے یہ پھر بھی نہیں بچ
سکیں گے"... ریڈ ہاک نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ عمران اور اس کے
ساتھیوں نے پلاسٹک کے لباس پہن کر ان میں ہوا بھر لی تھی۔ اب
سکرین پر یوں لگ رہا تھا جیسے چند خلائی انسان زمین پر خلائی لباس
پہن کر گھوم رہے ہوں۔ ہوا تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی۔ جب
طوفان بڑھنے لگا تو وہ سب رک گئے اور ایک جگہ بیٹھ گئے۔ ریڈ ہاک
اور اس کے ساتھی خاموشی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ پھر جب عمران

اور اس کے ساتھیوں نے لباسوں میں نیلے رنگ کی گیس بھری تو
ریڈ ہاک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" بلیو ہیلیو سائٹم۔ ہونہہ۔ یہ لباسوں میں بلیو ہیلیو سائٹم گیس
کا استعمال کر رہے ہیں"... ریڈ ہاک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" بلیو ہیلیو سائٹم گیس۔ اس گیس سے کیا ہو گا چیف"... سائم
نے پوچھا۔

" یہ بھاری گیس ہوتی ہے۔ پلاسٹک کے لباسوں میں اگر اس
گیس کو بھر لیا جائے تو اس سے ان کا وزن بڑھ جائے گا۔ یہ سمجھتے
ہیں کہ بلیو ہیلیو سائٹم گیس کی وجہ سے ان کا وزن بڑھ جائے گا اور
طوفانی ہوائیں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گی مگر یہ ہارڈ سٹروم کے
بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے۔ ہارڈ سٹروم کے سامنے ہزاروں ٹن
فولادی چٹانیں بھی کوئی معنی نہیں رکھتیں پھر بھلا بلیو ہیلیو سائٹم
گیس انہیں اس خوفناک طوفان سے کیسے بچا سکتی ہے"... ریڈ ہاک
نے کہا۔ سکرین پر طوفان کی شدت بڑھتی جا رہی تھی۔ ریت کے
مرغولے اٹھ رہے تھے اور سکرین ان مرغولوں سے سیاہ ہوتی جا رہی
تھی۔ پھر اچانک انہوں نے ایک لڑکی کو زور دار جھٹکا لگتے دیکھا۔
دوسرے لمحے لڑکی ریت کے مرغولے میں جھٹکے سے بلند ہوئی اور
فضا میں گھومتی چلی گئی۔

" یہ تو گئی"... ریڈ ہاک کے ہونٹوں پر زہر انگیز مسکراہٹ آئی۔
چند ہی لمحوں میں اس کے بعد ایک اور لڑکی اچھلی اور پھر باری باری

وہ سب طوفان میں اٹھ کر پلٹنیاں کھاتے ہوئے بکھرتے چلے گئے۔ بھاری بلیو ہیلیو سائٹم گیس کے باوجود ان کے جسم تنکوں کی طرح اڑتے پھر رہے تھے۔ پھر وہ جیسے اس خوفناک طوفان میں گم ہو چلے گئے۔

" ویری گڈ۔ اب یہ یقینی طور پر موت کے پنجوں میں پھنس گئے ہیں۔ موت کے بھیانک پنجے ان کے ٹکڑے اڑا دیں گے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا اب یہاں نام و نشان تک نہیں ملے گا"... ریڈ ہاک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ سکرین پر اب سوائے سیاہ طوفان کے اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی واقعی اس خوفناک طوفان میں یوں غائب ہو گئے تھے جیسے وہاں کبھی ان کا وجود ہی نہ تھا۔

" ہونہہ۔ خود کو ناقابل تسخیر سمجھنے والے حقیر تنکوں کی طرح صحرائی طوفان کا شکار ہو کر آج ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئے ہیں"... ریڈ ہاک نے سفاکی سے کہا۔ اس نے سائم کو چند ہدایات دیں اور پھر اطمینان بھرے انداز میں کنٹرول روم سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ آسودگی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا بھیانک انجام اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا۔ ریڈ ہاک کو اس بات کا کوئی شک نہیں تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بھیانک ہارڈ سٹروم کا شکار ہو کر زندہ بچ سکتے تھے۔ ان کی موت یقینی تھی۔

ریڈ ہاک کنٹرول روم سے نکل کر مختلف راستوں سے ہوتا ہوا اپنے مخصوص آفس میں آ گیا اور اونچی پشت والی کرسی پر یوں دھم سے بیٹھ گیا جیسے وہ میلوں دوڑ لگا کر آیا ہو اور بری طرح سے تھک گیا ہو اس کی آنکھوں کی چمک پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی تھی اور اس کا چہرہ کامیابی اور فرط مسرت سے جگمگا رہا تھا۔ وہ چند لمحے اسی طرح بیٹھا رہا پھر اس نے جیب سے اپنا مخصوص سیل فون نکالا اور کمانڈر رہوڈس کے نمبر پریس کرنے لگا۔

" یس کمانڈ رہوڈس اٹنڈنگ یو"... دوسری طرف سے کمانڈر رہوڈس کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" آر ایچ سپیکنگ"... ریڈ ہاک نے کہا۔

" یس چیف"... دوسری طرف سے کمانڈر رہوڈس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" سٹروم کی کیا پوزیشن ہے وہاں"... ریڈ ہاک نے پوچھا۔

" ہم نارتھ زون میں ہیں چیف جبکہ طوفان ایسٹ سے ویسٹ کی طرف ہے۔ یہاں تیز ہوائیں ضرور چل رہی ہیں مگر اس طرف کسی طوفان کے آنے کا کوئی خطرہ نہیں ہے"... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم درمیانی پٹی سے کتنی دور ہو"... ریڈ ہاک نے پوچھا۔

" ہم تقریباً تین سے چار میل دور ہیں چیف۔ البتہ سینڈ میرینز پٹی کے نزدیک ہی ہیں"... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

"بہرحال اب فکر کی کوئی بات نہیں ہے ۔ علی عمران اور اس کے ساتھی ہارڈ سٹروم کا شکار ہو گئے ہیں ۔ طوفان انہیں معمولی پر کاہ کی طرح سے اپنے ساتھ اڑا کر لے گیا ہے ۔ اگر وہ کسی موونڈر کی زد میں آ گئے تو ان کے جسم کسی بم کی طرح پھٹ جائیں گے ۔ تم بس طوفان کے ختم ہونے کا انتظار کرو ۔ جیسے ہی طوفان ختم ہو تم سینڈ میرین میں صحرائے جارٹن چلے جانا ۔ صحرائے جارٹن میں ان کی لاشیں تو شاید تمہیں نہ مل سکیں مگر وہاں ان کا سامان ضرور ہو گا۔ اس سارے سامان کو تم نے حاصل کرنا ہے ۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی اسرائیل میں کس قسم کی تیاری کے ساتھ آئے تھے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"اوکے چیف ۔ لیکن صحرائی طوفان کے جلد ختم ہونے کا تو کوئی امکان نہیں ہے"... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

"میں جانتا ہوں ۔ یہ ہارڈ بلیک سٹروم ہے جو ایک بار شروع ہو جائے تو جلد ختم ہونے کا نام نہیں لیتا ۔ اس کی معیاد گھنٹوں، دنوں اور کئی ہفتوں پر بھی محیط ہو سکتی ہے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"یس چیف ۔ صحرائے جارٹن میں جس شدت کا طوفان ہے اس سے تو لگتا ہے ہمیں اس کے ختم ہونے کا کئی روز انتظار کرنا پڑے گا"... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

"کوئی پرواہ نہیں ۔ تم بہرحال ان کا سامان لے کر واپس آؤ گے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"اوکے چیف ۔ جیسے آپ کا حکم"... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

"اوکے ۔ گڈ بائے"... ریڈ ہاک نے کہا اور اس نے سیٹ آف کر دیا ۔ اس نے سیل فون میز پر رکھا اور سرخ رنگ کا فون کھسکا کر اپنی طرف کر لیا ۔ رسیور اٹھا کر اس نے کان سے لگایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس ۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"... دوسری طرف سے پریذیڈنٹ کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ریڈ ہاک سپیکنگ"... ریڈ ہاک نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ یس سر ۔ حکم سر"... دوسری طرف سے ریڈ ہاک کی آواز پہچان کر ملٹری سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میری پریذیڈنٹ سے بات کراؤ"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"یس سر ۔ ایک منٹ سر ۔ میں بات کراتا ہوں"... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے کہا اور رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

"یس"... چند لمحوں کے بعد رسیور میں پریذیڈنٹ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر جان البرٹ بول رہا ہوں جناب"... ریڈ ہاک نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس ڈاکٹر جان البرٹ"... صدر مملکت نے کہا۔

"آپ کو ایک خوشخبری سنانی ہے جناب صدر"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"کیسی خوشخبری"... صدر مملکت نے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا۔

"علی عمران اپنی پوری ٹیم کے ساتھ صحرائے جارٹن میں ہارڈ بلیک سٹروم کا شکار ہو گیا ہے جناب"... ریڈ ہاک نے کہا تو دوسری طرف چند لمحوں کے لئے جیسے خاموشی چھا گئی۔

"عمران اپنی ٹیم کے ساتھ ہارڈ بلیک سٹروم کا شکار ہو گیا ہے۔ میں سمجھا نہیں۔ وہ صحرائے جارٹن میں کیا کر رہے تھے اور آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ صحرائے جارٹن کے سیاہ طوفان کا شکار ہو گیا ہے"... دوسری طرف سے صدر مملکت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ریڈ ہاک نے انہیں ساری تفصیل بتا دی۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ڈاکٹر۔ آپ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس قدر چانس کیوں دیئے۔ جب عمران آپ کے ساتھیوں کی نظروں میں تھا پھر جب وہ ایک ساتھ صحرائے جارٹن میں داخل ہوئے تھے تو آپ نے ان پر ڈیزرٹ کمانڈوز سے حملہ کیوں نہیں کرایا"... دوسری طرف سے صدر مملکت نے ساری تفصیل سن کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔ مجھے ہارڈ سٹروم کے آنے کی اطلاع مل چکی تھی۔ خوفناک طوفان میں میں ڈیزرٹ کمانڈوز کو صحرائے جارٹن میں بھیج سکتا تھا"... ریڈ ہاک نے فوراً کہا۔

"ہونہہ۔ آپ کے پاس سینڈ میرینز ہیں۔ کیا آپ انہیں لے

صحرائے جارٹن نہیں جا سکتے تھے"... صدر مملکت نے کہا۔

"لیکن سر۔ اس کا کیا ضرورت ہے۔ جب صحرائے جارٹن میں ہارڈ سٹروم آنے کی اطلاع تھی تو ہمیں ان پر حملہ کرنے کا کیا ضرورت تھی اور میں آپ کو تفصیل بتا چکا ہوں کہ صحرائے جارٹن میں انتہائی طاقتور اور خوفناک ہارڈ بلیک سٹروم آ گیا ہے اور اس طوفان میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو میں نے پرکاہ کی طرح سے اڑتے دیکھا ہے۔ اس طوفان میں بلیک موونڈرز بھی ہیں جن میں پھنس کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے بلکہ اب تک ان کا نام و نشان تک اس طوفان میں مٹ گیا ہو گا"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"ڈاکٹر۔ لگتا ہے آپ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے ایسے طوفان کوئی معنی نہیں رکھتے۔ ہارڈ سٹروم جیسے طوفانوں سے ٹکرانا ان کا مشغلہ ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے عمران اس صحرائی طوفانوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہو گا اور جب طوفان آ رہا ہو گا تو اس سے بچنے کے لئے کوئی اقدام نہیں کرے گا۔ وہ لوگ مافوق الفطرت انسان ہیں۔ انہوں نے جان بوجھ کر ایسا راستہ منتخب کیا ہے تاکہ ہم یہ یقین کر لیں کہ وہ اور اس کے ساتھی خوفناک طوفان میں پھنس کر ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئے ہیں جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہوا ہو گا۔ ان صحراؤں میں ایک ہارڈ سٹروم تو کیا دس ہارڈ سٹروم بھی آ

جائیں تب بھی ان کے قدم نہیں اکھڑ سکیں گے۔ وہ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے والے انسان ہیں۔ میں ان کی تعریف نہیں کر رہا لیکن میں اس حقیقت سے آپ کو آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی عمران اور اس کے ساتھی کئی بار اسرائیل میں ایسے ایسے راستوں سے داخل ہو چکے ہیں جن کے بارے میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ان کا مقابلہ کئی صحرائی طوفانوں سے ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ وہ ڈیڈ سی سے بھی گزر کر اسرائیل میں آ چکے ہیں جس کی ہواؤں میں زہر ہی زہر ملا ہوا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ڈیڈ سی میں جانے والا انسان سوائے موت کے منہ میں جانے کے اور کہیں نہیں جا سکتا مگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے ناقابل یقین طور پر ڈیڈ سی بھی کراس کیا ہے۔ آپ نے اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو صحرائے جارٹن میں معمولی تنکوں کی طرح سے اڑتے دیکھا ہے تو یہ آپ کی نظروں کا دھوکہ بھی ہو سکتا ہے یا پھر اس میں ضرور عمران کی کوئی چال ہو گی۔ وہ کسی نہ کسی طرح ہم سب کی نظروں میں دھول جھونک کر اسرائیل میں داخل ہو جائے گا۔ میں وثوق سے کہتا ہوں کہ اس خوفناک طوفان کے گزرنے کے بعد آپ کو نہ صرف عمران زندہ نظر آئے گا بلکہ اس کے ساتھی بھی۔ ان کے جسموں پر ایک معمولی خراش بھی نہیں ہو گی۔ آپ ان سب کو اس قدر ایزی مت لیں۔ وہ انسان نہیں جن ہیں جن"۔۔۔ صدر مملکت نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔ ان کے منہ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی

تعریفیں سن کر ریڈ ہاک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

"میں ان کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں نے ڈیزرٹ کمانڈر سے کہہ دیا ہے کہ طوفان ختم ہونے کے بعد وہ اپنی فورس لے کر صحرائے جارٹن میں ان سب کے ٹکڑے تلاش کرے۔ جب تک ان سب کے ٹکڑے نہ مل جائیں گے وہ وہاں سے واپس نہیں آئیں گے اور اگر وہ وہاں پر زندہ ہوئے تو ڈیزرٹ کمانڈوز ان کے ٹکڑے کر دیں گے"۔۔۔ ریڈ ہاک نے کہا۔

"میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ جب تک آپ اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں نہ دیکھ لیں اس وقت تک آپ کسی پر یقین نہ کریں"۔۔۔ صدر مملکت نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا سر"۔۔۔ ریڈ ہاک نے کہا۔

"اوکے۔ جیسے ہی آپ کو ان کی لاشوں کا پتہ چلے آپ فوراً مجھے اطلاع دیں"۔۔۔ صدر مملکت نے کہا۔

"اوکے سر۔ اگر ان کی لاشیں مل گئیں تو میں انہیں لے کر آپ کے قدموں میں ڈال دوں گا تاکہ آپ اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں دیکھ سکیں"۔۔۔ ریڈ ہاک نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ ان کی لاشوں کو بھی آپ اسرائیل میں لانے کے بارے میں کبھی مت سوچنا۔ آپ کو نہیں معلوم وہ مر کر بھی زندہ ہو جانے والے انسان ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ ان کی لاشیں اسرائیل میں لائیں اور وہ یہاں آ کر زندہ ہو جائیں۔ میں عمران اور اس کے

ساتھیوں کے سلسلے میں کوئی بھی رسک نہیں لینا چاہتا بلکہ آپ ا
کریں کہ ان کی لاشیں مل جائیں تو آپ انہیں وہیں جلا کر راکھ
دیں تاکہ ان کی لاشوں کے بھوت بننے کا امکان بھی نہ رہے"... صد
مملکت نے کہا اور صدر مملکت کی یہ بات سن کر ریڈ ہاک کا چہرہ غ
سے سیاہ ہو گیا تھا۔ اسرائیلی صدر عمران اور اس کے ساتھیوں
اس حد تک خائف ہو سکتا ہے یہ جان کر اسے واقعی بے حد غصہ آ
تھا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ میں ان کی لاشوں کو جلا دوں گا
ریڈ ہاک نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"... صدر مملکت نے کہا۔

"اوکے سر۔ تھینک یو سر"... ریڈ ہاک نے کہا اور اس نے سل
منقطع ہونے پر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ صدر مملکت پر عمران
اس کے ساتھیوں کا خوف اس قدر غالب تھا کہ انہوں نے برملا
اور اس کے ساتھیوں کی تعریفوں کی حد کر دی تھی جس کی وجہ
ریڈ ہاک کا چہرہ غیض و غضب اور نفرت سے بری طرح بگ
تھا۔

"ہونہہ۔ یہ حال ہے اسرائیلی پریذیڈنٹ کا۔ چند ایجنٹوں
اس طرح خوفزدہ ہو رہا ہے کہ ان کی لاشوں کو بھی اسرائیل
لانے سے روک رہا ہے۔ بھلا لاشیں بھی کبھی زندہ ہو سکتی
عمران اور اس کے ساتھی لاکھ مافوق الفطرت سہی مگر وہ ریڈ ہا

طاقتوں سے ناواقف ہیں۔ اگر وہ ایک صحرائی طوفان سے بچ گئے تو کیا ہوا۔ ریڈ ہاک ان کے قدم قدم پر طوفان لے آئے گا۔ ریڈ ہاک کے خوفناک طوفانوں سے وہ بھلا کیسے بچ سکیں گے۔ اب مجھے پریذیڈنٹ پر یہ ثابت کرنا ہی ہو گا کہ مافوق الفطرت انسان عمران اور اس کے ساتھی نہیں ریڈ ہاک ہے۔ صرف ریڈ ہاک۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہوئے تو ریڈ ہاک ان پر ہارڈ سٹروم سے زیادہ خوفناک طوفان بن کر ٹوٹ پڑے گا اور اس خوفناک طوفان کا وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ کبھی نہیں"... ریڈ ہاک نے غراتے ہوئے کہا تو اچانک میز پر پڑے ہوئے ایک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ریڈ ہاک بے اختیار چونک پڑا۔ میز پر مختلف رنگوں میں سے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔

"یس"... ریڈ ہاک نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔

"سس۔ سائم بول رہا ہوں چیف"... دوسری طرف سے سائم کی ہکلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیوں کال کی ہے"... ریڈ ہاک نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ صحرائے جارٹن کا طوفان ختم ہو گیا ہے۔ اور۔ اور"... دوسری طرف سے سائم نے اسی لہجے میں کہا۔

"اور کیا۔ یہ تم ہکلا کر کیوں بول رہے ہو"... ریڈ ہاک نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ غصہ تھا۔

"چیف۔ وہ۔ وہ زندہ ہیں"... سائم نے کہا۔

"وہ زندہ ہیں۔ کون۔ کس کی بات کر رہے ہو"... ریڈ ہاک نے
بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی۔ وہ سب کے سب زندہ ہیں
چیف"... سائم نے جواب دیا۔ پہلے تو ریڈ ہاک حیرت بھرے انداز
میں اس کے الفاظ پر غور کرتا رہا پھر جیسے ہی اسے سائم کی بات سمجھ
میں آئی وہ حقیقتاً اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں مارے حیرت کے پھیل
چلی گئیں۔

عمران کا جسم ایک تیز رفتار لٹو بنا ہوا تھا۔ چکر دار ہواؤں میں وہ
تیزی سے گھوم رہا تھا۔ بلیو ہیلیو سائٹم گیس کی وجہ سے اس کا بھاری
جسم کبھی اوپر اٹھ جاتا اور کبھی نہایت تیزی سے نیچے آ جاتا۔ وہ واقعی
گیس بھرے غبارے کی طرح تیز ہواؤں کی زد میں آیا ہوا تھا۔ تیز
رفتاری سے گھومنے کی وجہ سے اس کا دماغ بھی اسی تیزی سے گھوم رہا
تھا جس کی وجہ سے اسے کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔
تیز ہوائیں اسے جس تیزی سے اوپر لے جاتی تھیں اور اسی رفتار
سے نیچے لا کر پٹخ دیتی تھیں جس کی وجہ سے ایک لمحے کے لئے عمران
کی دماغ کی چولیں تک ہل کر رہ جاتی تھیں لیکن چونکہ مخصوص
گیسوں کی وجہ سے اس کا پلاسٹک کا لباس پھولا ہوا تھا اس لئے زور
سے زمین پر پٹخنے کے باوجود اسے چوٹ نہیں لگ رہی تھی۔ جیسے ہی
اس کا غبارے کی طرح پھولا ہوا لباس نیچے ٹکراتا یکلخت کسی فٹ بال

کی طرح اوپر اچھل جاتا تھا۔ یہ خصوصی طور پر تیار کیا گیا پلاسٹک لباس تھا جو بلٹ اور بم پروف تھا۔ جب اس پر گولی اور بم تک نہیں کر سکتا تھا تو تیز ہوائیں بھلا اس لباس کا کیا بگاڑ سکتی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے یہ مخصوص لباس نہ پہنے ہوتے جس طرح وہ طوفان میں چکراتے پھر رہے تھے اور پوری طاقت زمین سے ٹکرا رہے تھے ان کے جسموں کے واقعی لاتعداد ٹکڑے چکے ہوتے۔

عمران ہر ممکن طریقے سے اپنے گھومتے ہوئے دماغ کو کنٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پھر اس نے اپنے دماغ میں اپنا ایک نقطے کی طرف مرکوز کر لی۔ آہستہ آہستہ اس کا دماغ اس کی طرف غالب آنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں اس نے اپنی پوری اس نقطے پر مبذول کر لی تھی۔ جب اس کا دماغ اس نقطے پر مر گیا تو اس نے آہستہ آہستہ اپنے دماغ کو کھولنا شروع کر دیا۔ جسم اب بھی تیز ہواؤں کی زد میں تھا اور وہ اوپر نیچے ہوتا ہو طرح سے چکر کھا رہا تھا مگر اب اس کا دماغ اس کے کنٹرول میں اس نے دماغ پر کنٹرول کرتے ہی بلیو ہیلیو سائنٹم گیس بنا بٹن ایک بار پھر پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی لباس زیادہ گیس بھر گئی۔ جوں جوں گیس بھرتی جا رہی تھی عمر ہواؤں کی زد میں آیا ہوا جسم وزنی ہوتا جا رہا تھا اور اس کے چکر کھانے کی رفتار میں نمایاں کمی واقع ہونا شروع ہو گئی تھ

عمران بار بار بٹن پریس کرتا جا رہا تھا اور بلیو ہیلیو سائنٹم گیس سے اس کا لباس مسلسل پھولتا جا رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے عمران کا لباس کسی فٹ بال کی طرح گول ہو گیا تھا اور عمران کا جسم جیسے اس نیلے رنگ کے فٹ بال میں چھپ کر رہ گیا۔ لباس میں بلیو ہیلیو سائنٹم گیس کی وجہ سے اس کا وزن بے حد بڑھ گیا تھا اور بڑا سا نیلا فٹ بال یکدم نیچے آ گرا۔ چکراتی ہوئی تیز ہوائیں اس فٹ بال کو ہلا ضرور رہی تھیں مگر اس بار اس طوفان میں وہ زور نہیں تھا کہ وہ اس ہزاروں ٹن وزنی چٹان جیسے نیلے گولے کو اوپر اٹھا سکتیں۔ البتہ شدید وزن ہونے کی وجہ سے اب نیلا فٹ بال نرم ریت میں دھنستا جا رہا تھا۔

اب چونکہ عمران کے دماغ کے ساتھ ساتھ اس کے جسم کی گردش بھی ختم ہو گئی تھی اس لئے عمران فوری طور پر نارمل ہو گیا تھا۔ اسے کان میں لگے ایئر فون میں اپنے ساتھیوں کی تیز چیخیں سنائی دے رہی تھیں جو بدستور اس خوفناک طوفان میں گھرے ہوئے تھے طوفانی ہوائیں شاید انہیں بری طرح سے اوپر اٹھا اٹھا کر پٹخ رہی تھیں جس کی وجہ سے وہ کسی بھی طرح اپنے منہ سے نکلنے والی چیخوں کو نہ روک پا رہے تھے۔

" صفدر، جولیا، تنویر۔ کیا تم سب میری آواز سن رہے ہو"... عمران نے مائیک میں چیختے ہوئے کہا مگر ایئر فون میں ان کی مسلسل چیخیں سنائی دے رہی تھیں۔

"جولیا، صفدر خود کو سنبھالو ۔ یہ طوفان تمہارا کچھ نہیں بگا
تم سب اپنے دماغوں کو کنٹرول کرو اور مسلسل بلیو ہیلیو
گیس والا بٹن پریس کرتے رہو ۔ یہاں تک کہ تمہارا لباس فٹ
کی طرح پھول جائے گا اور تم زمین پر آگرو گے ۔ جلدی کرو
طوفان تم سب کو ایک دوسرے سے بہت دور لے جا کر پھ
دے گا"... عمران نے اسی طرح سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ۔ ہم ۔ ہم بہت مصیبت میں ہیں"... چند
کے بعد عمران کو صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کچھ نہیں ہوتا ۔ تم فوراً سرخ بٹن کو پریس کرو ۔ جلد
عمران نے کہا۔

"میں کوشش کر رہی ہوں ۔ میں کوشش"... جولیا کی چیخ
آواز سنائی دی۔

"گڈ ۔ تم سب کوشش کرو ۔ بلیو ہیلیو سائنم گیس کے
سے تمہارے جسم زمین پر آجائیں گے ۔ پھر یہاں چلنے والے
موونڈرز بھی تمہیں نہیں ہلا سکیں گے"... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ زیادہ گیس بھر جانے کی وجہ سے کہیں
لباس پھٹ نہ جائیں یا اس کا دباؤ ہماری برداشت سے
جائے"... صالحہ کی آواز سنائی دی۔

"بے فکر رہو ۔ ان خصوصی ساخت کے لباسوں میں ا
مکعب ٹن تک گیس بھرنے کی گنجائش موجود ہے ۔ اوور لو

سے پہلے ہی گیس سسٹم آف ہو جائے گا ۔ اس گیس کا دباؤ جسم کو
متاثر نہیں کرے گا کیونکہ یہ ڈبل تہہ کا لباس ہے اور صرف بیرونی
تہہ میں دباؤ بڑھے گا"... عمران نے کہا۔

"عمران ۔ میرا جسم ایک موونڈر کی زد میں ہے ۔ میں کسی پھرکی
کی طرح سے گھوم رہا ہوں"... اچانک تنویر کی تیز اور چیختی ہوئی آواز
سنائی دی۔

"کم آن تنویر ۔ خود کو سنبھالو اور فوراً گیس بٹن آن کر دو ۔ ہمت
کرو ۔ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان آخری سانسوں تک ہمت نہیں
ہارتا ۔ مجھے تم سب کی بے حد ضرورت ہے ۔ ہمیں یہودیوں کے
خلاف ابھی بہت کچھ کرنا ہے ۔ ان کے خلاف کام کرنے کے لئے ہمیں
ہر صورت میں زندہ رہنا ہو گا اور یہ زندگی ہمیں اپنی طاقت اور اپنی
ہمت کے بل پر ہی مل سکتی ہے ۔ میری بات کا یقین کرو ۔ یہ طوفان،
یہ خوفناک موونڈر تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ۔ تمہیں اور سب
ساتھیوں کو اس طوفان کا مقابلہ کر کے انہیں ہرانا ہو گا ۔ ہر حال
میں ۔ ہر صورت میں ۔ سمجھ رہے ہو تم سب ۔ سن رہے ہو تم
سب"... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہم ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں عمران صاحب"... صدیقی کی آواز
سنائی دی۔

"کوشش ۔ کوشش نہیں ۔ تمہیں ہر حال میں زندہ رہنا ہے"...
عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"مم ۔ میرا جسم نیچے آگیا ہے عمران ۔ مگر میرا دماغ اب بھی گ
رہا ہے ۔ میں میں"... جولیا کی لڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"گڈ ۔ اپنی آنکھیں بند رکھو اور اپنے دماغ کو ایک نقطے پر م
کر لو ۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا"... عمران نے کہا۔

"مم ۔ میں بھی نیچے آگیا ہوں عمران صاحب"... چند لمحوں ک
صفدر کی آواز سنائی دی ۔ پھر باری باری ان سب نے عمران کو ب
کہ ان کے لباس فٹ بالوں کی طرح سے پھول گئے ہیں اور وہ
نیچے آگئے ہیں ۔ ان سب کی آوازیں سن کر عمران نے شکر کا کلم
اور پھر وہ ان سب کو چند ذہنی ورزشوں کے بارے میں بتانے لگا
سے وہ اپنے گھومتے ہوئے دماغوں کو کنٹرول کر سکتے تھے۔

"خدا کی پناہ ۔ کس قدر بھیانک طوفان ہے ۔ اگر ہم
مخصوص لباس نہ پہنے ہوتے تو اب تک ہمارے ہزاروں ٹکڑ
گئے ہوتے"... کچھ دیر کے بعد جولیا کی لرزتی ہوئی آواز سنائی
شاید اس نے عمران کی بتائی ہوئی ذہنی ورزشیں کر کے اپنے
کافی حد تک سنبھال لیا تھا۔

"ہاں واقعی ۔ ایک بار پھر عمران صاحب نے ہمیں ن
خوفناک موت سے بچا لیا ہے ۔ میں نے اپنی زندگی میں واق
اتنا بڑا اور اس قدر خوفناک طوفان نہیں دیکھا"... صفدر ۔
اس کی آواز میں بھی بے پناہ لرزش تھی۔

"ہوش میں رہ کر بات کرو صفدر ۔ زندگی اور موت اللہ

دین ہے ۔ اس طوفان سے میں نے نہیں تم سب کو اللہ تعالیٰ کی
ذات پاک نے بچایا ہے ۔ ایسے الفاظ کہہ کر گنہگار مت بنو"... عمران
نے غرا کر کہا۔

"اوہ سوری ۔ مم ۔ میرا کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا عمران صاحب ۔
میں ۔ میں"... صفدر نے بوکھلائے ہوئے کہا۔

"تمہارے کہنے کا جو بھی مطلب تھا بہرحال ہم سب کو اللہ تعالیٰ کا
ہی شکر ادا کرنا چاہیئے ۔ جب تک ہم پر اللہ کا کرم رہے گا اور اسے
ہماری زندگی مقصود رہے گی ہم زندہ رہیں گے ۔ جب ہمارا وقت
پورا ہو جائے گا تو ہمیں ایک لمحے کا بھی وقت نہیں ملے گا"... عمران
نے کہا۔

"بالکل ۔ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں ۔ اس کا جتنا بھی شکر ادا
کریں کم ہے"... صفدر نے کہا اور پھر وہ سب صدق دل سے اللہ تعالیٰ
کا شکر بجا لانے لگے جس نے انہیں واقعی اس قدر طاقتور اور خوفناک
طوفان میں زندہ بچا رکھا تھا۔

صحرا میں طوفان اسی زور و شور سے جاری تھا ۔ مخصوص لباسوں
کی وجہ سے انہیں تیز ہواؤں کا شور تو سنائی نہیں دے رہا تھا مگر
غباروں میں موجود ان کے جسم جس طرح سے ہل رہے تھے اس سے
انہیں بخوبی اندازہ ہو رہا تھا کہ ابھی طوفان کا زور ٹوٹا نہیں ہے بلکہ
اسی شدت سے جاری ہے ۔ بلیو ہیلیو سائٹم گیس کی وجہ سے وہ باہر
بھی نہیں دیکھ سکتے تھے لیکن اب چونکہ ان کے جسم ایک جگہ ساکت

ہو گئے تھے اور ان کے ذہن ان کے کنٹرول میں آگئے تھے اس لئے
ہیڈ فونز پر آسانی سے نہ صرف ایک دوسرے کی باتیں سن رہے
بلکہ باتیں بھی کر سکتے تھے۔

" عمران صاحب۔آپ کے خیال میں اس طوفان کا زور کب
ٹوٹ جائے گا"... خاور نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" پوچھ کر بتاؤں گا"... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

" پوچھ کر بتاؤں گا۔کیا مطلب۔کیا پوچھ کر بتاؤ گے تم اور
سے پوچھو گے"... جولیا نے کہا۔

" اس طوفان سے پوچھوں گا۔تیز رفتار ہواؤں سے پوچھوں
ریت کے مرغولوں سے پوچھوں گا"... عمران نے کہا تو وہ سب
اختیار ہنس دیئے۔

" لیکن پوچھو گے کیا"... جولیا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی

"یہی کہ بھائی طوفان بتا تیرا زور کب ٹوٹے گا۔تو کب رکے
میرے بھائی بند دعوت ولیمہ اڑانے کے لئے بے تاب ہیں"... ع
نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

" دعوت ولیمہ سے آپ کی کیا مراد ہے"... کیپٹن شکیل نے
ہوئے کہا۔

" ارے بھائی۔پہلے منگنی پھر بیاہ اور اس کے بعد دعوت
ہوتا ہے۔کم از کم میرے نالج میں تو یہی ہے۔کیوں تنویر"... ع
نے کہا۔

" تم کہاں کی بات کہاں لے جاتے ہو۔خاور نے تم سے پوچھا کیا
تھا اور تم"... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" باتوں کو جہاں مرضی لے جایا جائے مگر میرا خیال ہے کہ شادی
کے تمام مراحل دعوت ولیمہ پر ہی ختم ہوتے ہیں"... عمران نے کہا تو
وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

" پھر وہی بات۔تم خاور کی بات کا جواب سیدھے طریقے سے
نہیں دے سکتے"... جولیا نے بھنا کر کہا۔

"جواب دے تو دیا ہے۔طوفان صاحب میری مرضی سے تو آئے
نہیں کہ میرے کہنے پر رک جائے"... عمران نے اسی کے سے انداز
میں کہا۔

"میں نے تو سنا ہے کہ صحراؤں میں جب بھی ہارڈ سٹروم آتے ہیں
تو وہ کئی کئی روز تک نہیں رکتے۔ان کی معیاد گھنٹوں پر بھی محیط
ہوتی ہے، دنوں تک بھی اور کئی ہفتوں تک بھی"... کراسٹی نے
کہا۔

" اوہ۔اگر یہ طوفان کئی دنوں تک جاری رہا تو ہم کیا کریں گے۔
بھوک پیاس تو شاید ہم برداشت کر لیں مگر اس مخصوص لباس کی
آکسیجن ختم ہو گئی تو"... چوہان نے کہا۔

" اس لباس میں سپیشل فلٹرز لگے ہوئے ہیں جو بلیو ہیلیو سائٹم
گیس سے ہمیں مسلسل آکسیجن فراہم کرتے رہیں گے اور کاربن ڈائی
آکسائیڈ کو اسی گیس میں تھرو کرتے رہیں گے۔البتہ تم سب کو مجھ

عزیب سمیت بھوک پیاس ضرور برداشت کرنی پڑے گی"... عمرا
نے کہا۔

"عمران صاحب۔ایک بات پوچھوں"... نعمانی نے کہا۔

"ضرور پوچھو بھائی"... عمران نے اس انداز میں کہا کہ وہ ایک
پھر ہنس پڑے تھے۔

"ہمارے لباسوں میں بلیو ہیلیو سائٹم گیس بھری ہوئی ہے ج
کی وجہ سے ہمیں سوائے نیلے رنگ کے کچھ دکھائی نہیں دے رہا
شاید یہ اسی لباس کی خاصیت ہے کہ ہمیں باہر کی کوئی آواز بھی سنا
نہیں دے رہی۔ایسی صورت میں ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ طوفا
ختم ہوا ہے یا نہیں یا اس کی شدت میں کسی حد تک کمی ہو
ہے"... نعمانی نے کہا۔

"ہاں واقعی۔یہ اہم سوال ہے"... صدیقی نے کہا۔

"اس سے اہم سوال تو یہ ہے کہ اس دوران اگر ریڈ ہاک
ہاک فورس کے ساتھ سینڈ میریز میں یہاں آگیا تو"... کرانے
کہا۔

"ہاں۔یہ بھی اہم بات ہے۔ہمیں ابھی تک اس بات کا
اندازہ نہیں ہے کہ ہم کہاں ہیں اور ایک دوسرے سے کتنے فاصلہ
ہیں"... صالحہ نے کہا۔

"سارے اہم سوال ایک ساتھ اکٹھے ہو گئے ہیں۔کوئی غیر
سوال ہو تو وہ بھی کر لو"... عمران نے کہا۔

"نہیں۔بس یہی بہت ہیں۔آپ انہی سوالوں کے جواب دے
دیں"... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کن سوالوں کے جواب دے دوں"... عمران نے حیران ہوتے
ہوئے کہا۔

"وہی جو پوچھے گئے ہیں"... جولیا نے کہا۔

"وہی تو پوچھ رہا ہوں۔کیا پوچھا گیا ہے"... عمران بھلا آسانی سے
کہاں باز آنے والوں میں سے تھا۔

"بھاڑ میں جاؤ۔تم سے تو کچھ پوچھنا ہی بیکار ہے"... تنویر نے
غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔اچھا تو تم سب نے مجھ سے بھاڑ کے بارے میں پوچھا
ہے"... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لگتا ہے عمران صاحب کو خود بھی ان سوالوں کے جواب معلوم
نہیں ہیں۔اسی لئے یہ ادھر ادھر کی باتیں کر رہے ہیں"... صدیقی نے
ہنستے ہوئے کہا۔

"اِدھر اُدھر کی نہیں بھائی میں اُدھر اِدھر کی باتیں کر رہا ہوں"...
عمران نے کہا۔

"کیا واقعی تمہیں کچھ بھی معلوم نہیں ہے"... جولیا نے سنجیدگی
سے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔اس طوفان کا زور کچھ دیر میں ٹوٹ جائے گا۔بلکہ
اگلے دس منٹوں تک یہ طوفان بالکل ختم جائے گا۔رہی بات ریڈ

ہاک کی تو وہ نہ یہاں خود آئے گا اور نہ ہی سینڈ میرینز کو یہاں بھیجے بلکہ وہ دور بیٹھا کسی سکرین پر ہمیں دیکھ رہا ہو گا۔ اس نے ہم یقیناً اس خوفناک طوفان کا شکار ہوتے دیکھ لیا ہو گا۔ اسے یقین ہو کہ ہم اس طوفان کا شکار ہو گئے ہیں اس لئے وہ مطمئن ہو گا طوفان کے تھمنے کا انتظار کرے گا۔ طوفان رکنے کے بعد البتہ وہ میرینز یہاں بھیج سکتا ہے تاکہ ہمارے گنے چنے ٹکڑے حاصل کر سکے جب تک وہ سینڈ میرینز یہاں آئیں گے ہم صحرائے جارٹن سے نکل کر صحرائے ڈالمن میں پہنچ چکے ہوں گے۔ اس کے علاوہ ہم ایک دوسرے سے دور تو ہیں مگر اتنے نہیں کہ ایک دوسرے تک پہنچ نہ سکیں۔ جولیا مجھ سے بیس میٹر کے فاصلے پر شمال کی طرف ہے۔ اس طرح صفدر بائیس میٹر پر ہے۔ بہرحال تم سب مجھ سے میٹر کے فاصلے پر ہو"... عمران نے کہا۔

"یہ سب تم اندازے سے کہہ رہے ہو یا"... جولیا نے کہا۔

"بلیو ہیلیو سائٹم گیس کا گاڑھا نیلا پن آہستہ آہستہ مدھم پڑ رہا ہے جو اس بات کی نشانی ہے کہ طوفان کا زور ٹوٹ رہا ہے۔ سے تیز ہواؤں کے ٹکرانے سے یہ گیس ڈارک بلیو ہو جاتی ہے جب تیز ہواؤں کا زور ٹوٹنے لگتا ہے تو اس کا رنگ نارمل ہو جاتا اور ہم نے جو ایئر فون اور مائیک لگا رکھے ہیں ان کے سگنل صرف میٹر کی رینج تک ہی کام کرتے ہیں۔ ہم سب چونکہ آسانی سے دوسرے سے باتیں کر رہے ہیں اس لئے صاف ظاہر ہے کہ ہم

میٹر کی رینج میں ہی ہیں"... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم نے یہ بھی تو کہا تھا کہ جب تک ریڈ ہاک اور اس کی ہاک فورس یہاں آئے گی ہم صحرائے ڈالمن میں ہوں گے جبکہ ہمارے اندازے کے مطابق صحرائے ڈالمن یہاں سے اب بھی بہت دور ہے"... جولیا نے کہا۔

"اس بات کا جواب میں طوفان ختم ہونے کے بعد دوں گا"... عمران نے کہا۔

"اب کیوں نہیں"... جولیا نے کہا۔

"طوفان ختم ہونے کے بعد میں جب عملی کام کروں گا تو تمہیں خود ہی تمہارے سوال کا جواب مل جائے گا"... عمران نے اسی انداز میں کہا تو جولیا خاموش ہو گئی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد ان کے غباروں کی طرح پھولے ہوئے لباسوں میں موجود بلیو ہیلیو سائٹم گیس کا نیلا پن ختم ہو گیا۔ اب وہ باہر آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔ اب وہاں تیز ہوائیں تو چل رہی تھیں اور ریت بھی اڑ رہی تھی مگر اس طوفان میں شدت نہ تھی۔ عمران نے مزید آدھا گھنٹہ انتظار کیا۔ یہاں تک کہ ہوائیں چلنا بھی بند ہو گئیں۔ ان کے غبارے نما لباس ریت میں آدھے دھنسے ہوئے تھے مگر وہ اب ان لباسوں میں سے باہر صاف طور پر دیکھ سکتے تھے۔ صحرا کا منظر بدل کر رہ گیا تھا۔ جہاں پہاڑی ٹیلے تھے اب وہاں سپاٹ میدان دکھائی دے رہا تھا۔

عمران نے انگلیوں کے پاس لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو اس کے

غبارے نما لباس میں سے بلیو ہیلیو سائٹم گیس خارج ہونے لگی اور اس کا لباس تیزی سے سکڑتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں میں اس کے لباس میں سے ساری گیس خارج ہو گئی تھی۔ اب لباس عمران کے جسم سے چپکا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔ گیس نکلنے کی وجہ سے عمران کا جسم بھی ریت سے باہر آ گیا تھا۔ ان کے لباسوں میں بلیو ہیلیو سائٹم گیس بے وزن پاؤڈر کی شکل میں پہلے سے ہی موجود تھی۔ بٹن پریس کرنے پر جب بیرونی ہوا اس پاؤڈر سے ملی تو گیس ایکٹو ہو کر وزنی ہو گئی تھی۔

"ابھی تم یہیں رہو۔ میں ابھی آتا ہوں"... عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اس نے کلائی پر بندھی ہوئی ریسٹ واچ کا ایک بٹن پریس کیا تو اس کے ڈائل پر ایک چھوٹی سی راڈار سکرین بن گئی جس میں ایک ریڈ ایرو سپارک کرنے لگا۔ عمران نے واچ کے سائیڈ میں مزید دو بٹن پریس کیے تو ریڈ ایرو کلاک وائز گھومنے لگا اور پھر ایک جگہ رک کر رنگ بدلنے لگا۔ عمران اس طرف چل پڑا جس طرف ایرو کا نشان تھا۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا ان سے کافی دور چلا گیا تھا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہوں نے عمران کو واپس آتے دیکھا۔ عمران اس لمبے باکس کو ریت پر گھسیٹتا ہوا لا رہا تھا جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں عمران ان کے پاس پہنچ گیا۔ عمران نے باکس نیچے رکھا اور اس کے کنڈے کھولنے لگا۔

"کیا تم اس باکس کو ڈھونڈنے گئے تھے"... جولیا نے عمران سے

پوچھا۔

"ہاں"... عمران نے مبہم سے لہجے میں کہا۔ اس نے باکس کھولا۔ باکس میں ایک چھ فٹ لمبا میزائل موجود تھا۔ میزائل پر باقاعدہ ہولڈنگ راڈ بنے ہوئے تھے۔ عمران نے ہولڈنگ راڈ پکڑ کر میزائل کو باکس سے باہر نکال لیا۔ میزائل کا اگلا حصہ نوکیلا تھا جبکہ پچھلا حصہ چوڑا اور گول تھا جس کے چاروں طرف گول ہک سے لگے ہوئے تھے۔

"یہ کیا ہے"... صفدر نے پوچھا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ عمران نے میزائل کے درمیانی حصے پر لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کیا تو میزائل کے درمیان میں ایک چھوٹا سا خانہ کھل گیا۔ اس خانے میں چھوٹا سا کنٹرول پینل تھا۔ عمران نے مختلف بٹن پریس کیے تو اس کنٹرول پینل کے ساتھ لگی ہوئی ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی جس پر کاؤنٹنگ، اینگل اور سپیڈ کے ساتھ ساتھ رینج کے آپشنز موجود تھے۔ عمران نے بٹن پریس کر کے اینگل، سپیڈ اور رینج ایڈجسٹ کی اور کاؤنٹنگ مشین پر پندرہ منٹ کا ٹائم فکس کر دیا۔ پھر اس نے میزائل کا خانہ بند کر دیا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں نے عمران کے انداز میں اپنے لباسوں سے بلیو ہیلیو سائٹم گیس خارج کی۔ گیس خارج ہوتے ہی پلاسٹک کے لباس سکڑ کر ان کے جسموں سے چپک گئے اور وہ عمران کے پاس آ گئے۔

" آخر تم کر کیا رہے ہو"... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نے کیا کرنا ہے ۔ اب جو بھی کرے گا یہ پریشر میزائل ہ
کرے گا ۔ میں نے اس پر پندرہ منٹ کا ٹائم فکس کر دیا ہے ۔ پندر
منٹوں کے بعد یہ آٹومیٹک طریقے سے فائر ہو جائے گا اور بجلی کی ت
تیزی سے اڑتا ہوا صحرائے ڈالمن میں پہنچ جائے گا ۔ میں اس میزا
کے ساتھ چپک جاؤں گا اور اس کے ساتھ ہی صحرائے ڈالمن میں پ
جاؤں گا"... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ کیا یہ میزائل بلاسٹ نہیں ہو گا"... صالحہ نے چونک
کہا۔

" نہیں ۔ اس میزائل میں بلاسٹنگ میٹریل نہیں ہے ۔ یہ صر
پریشر میزائل ہے"... عمران نے کہا۔

" لیکن اس میزائل کے ساتھ جب آپ وہاں گریں گے تو آپ
کوئی نقصان نہیں پہنچے گا"... ریڈ ایگل نے پوچھا۔

" نہیں ۔ میں لباس میں بلیو ہیلیو سائٹم گیس بھر لوں گا
میزائل کے ہکوں کے ساتھ لباس کے ہک لگا لوں گا ۔ پھولے ہو
لباس کی وجہ سے صحرا میں ریت پر گرے یا سنگلاخ چٹانوں پ
خراش تک نہیں آئے گی"... عمران نے کہا۔

" اگر تم اس طریقے سے صحرائے ڈالمن میں جانا چاہتے تھے تو
نے اس کا انتظام پہلے کیوں نہیں کیا تھا ۔ خواہ مخواہ ہم نے اتنا س
اور طوفان کی زد میں آکر پٹخنیاں کھاتے رہے"... جولیا نے غصیلے

میں کہا۔

" اس میزائل کی رینج تیس سے چالیس میل ہے ۔ میں زیادہ سے
زیادہ آگے جانا چاہتا تھا تاکہ جب اس میزائل کا استعمال کیا جائے تو
ہم صحرائے ڈالمن کو بھی عبور کر جائیں مگر اس طوفان نے ہمیں خاصا
دور لا پھینکا ہے ۔ بہرحال اب بھی یہ میزائل مجھے صحرائے ڈالمن میں
اس حد تک تو پہنچا دے گا کہ میں جلد سے جلد صحرائے ڈالمن سے نکل
جاؤں"... عمران نے کہا تو ان سب نے سمجھ جانے والے انداز میں سر
ہلا دیئے ۔ عمران نے لباس میں لگے ہکوں کو میزائل کے ہکوں سے لگایا
اور میزائل سے چپک گیا اور پھر اس نے ایک بار پھر لباس پر لگا بٹن
پریس کرنا شروع کر دیا جس سے لباس میں بلیو ہیلیو سائٹم گیس
بھرتی چلی گئی ۔ تھوڑی دیر میں اس کا لباس ایک بار پھر پھول کر غبارہ
بن گیا۔

عمران کے کہنے پر وہ سب میزائل سے پیچھے ہٹتے چلے گئے ۔ پھر
ٹھیک پندرہ منٹوں کے بعد پریشر میزائل کی پشت سے آگ کا طوفان
سا نکلا اور میزائل اچانک فضا میں بلند ہوتا چلا گیا ۔ عمران نے اس
میزائل کو اس کے باکس کی ٹیک لگا کر ریت پر عمودی انداز میں
رکھا تھا ۔ میزائل عمودی انداز میں ہی فضا میں بلند ہوا تھا ۔ عمران
چونکہ میزائل کے ساتھ چپکا ہوا تھا اس لئے وہ بھی اس میزائل کے
ساتھ تیزی سے فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

کمانڈر رہوڈس اپنے دو سو ڈیزرٹ کمانڈوز کے ساتھ صحرا
ڈالمن میں موجود تھا ۔ صحرا میں وہ اپنے ساتھ ریت پر بھاگنے
ہیوی جیپوں کے ساتھ دو جنگی ہیلی کاپٹر بھی لے آیا تھا ۔ ڈیزر
کمانڈوز ہاک فورس کی مخصوص وردیوں میں ملبوس تھے اور ہ
کے اسلحے سے لیس تھے ۔ صحرا میں دس سینڈ میرینز بھی تھیں ج
شکل اور ہیئت بالکل سمندر میں چلنے والی آبدوزوں جیسی تھی
میں فرق صرف اتنا تھا کہ آبدوزیں پانی میں مخصوص پنکھوں
پریشر سے چلتی تھیں جبکہ ان میرینز میں ربڑ کی بڑی بڑی گراریا
ہوئی تھیں جو ان میرینز کو ریت کے اندر بھی لے جاتی تھیں او
بھی لے آتی تھیں ۔ اسی طرح یہ گراریاں ان میرینز کو ریت کی
میں آگے چلنے میں مدد بھی دیتی تھیں ۔

یہ میرینز ریت کی ایک مخصوص گہرائی تک چلتی تھیں اور ا

سارا سسٹم کمپیوٹرائزڈ تھا جو ان میرینز کو ریت میں آگے راستہ بتانے میں مدد دیتا تھا ۔ اگر راستے میں کوئی سنگلاخ چٹان یا پہاڑیاں آجاتیں تو کمپیوٹر سو میٹر پہلے ہی انہیں کاشن دے دیتا تھا اور میرینز خود ہی عام پتھروں اور چٹانوں سے بچ کر نکل جاتی تھیں ۔ کمانڈر رہوڈس نے نو میرینز کو صحرا کی درمیانی پٹی کے قریب بھیج رکھا تھا جبکہ ایک میرین ان کے پاس ریت سے باہر موجود تھی جس کے قریب مسلح افراد باقاعدہ پہرہ دے رہے تھے ۔ انہوں نے صحرا میں جس جگہ پڑاؤ ڈال رکھا تھا وہاں انہوں نے چھوٹے چھوٹے عارضی کیمپ لگائے تھے ۔

کمانڈر رہوڈس ان کیمپوں سے فاصلے پر فولڈنگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا ۔ اس کے سامنے ایک فولڈنگ میز تھی جس پر کافی کے دو مگ پڑے ہوئے تھے اور میز کی دوسری طرف اس کا نمبر ٹو بیٹھا ہوا تھا جو میجر جاگور کہلاتا تھا ۔ میز پر موبائل سیٹ جیسے ٹرانسمیٹر کے ساتھ طاقتور ٹیلی سکوپس بھی موجود تھیں جن سے وہ وقفے وقفے سے اس طرف دیکھ رہے تھے جس طرف صحرائے جارٹن تھا ۔

" میری سمجھ میں نہیں آرہا چیف نے ان مٹھی بھر انسانوں کے لئے میرے ساتھ اتنی فورس کیوں بھیج دی ہے ۔ دس بارہ افراد کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمارے بیس بائیس نوجوان ہی کافی تھے ۔ مگر یہاں ہم جیپوں، ہیلی کاپٹروں اور سینڈ میرینز کے ساتھ دو سو ڈیزرٹ کمانڈوز کے ساتھ موجود ہیں جیسے ہم یہاں باقاعدہ کسی بٹالین کا

مقابلہ کرنے کے لئے آئے ہوں"... کمانڈر رہوڈس نے کافی کا گ
اٹھاتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"آنے والے پاکیشیائی ایجنٹ ہیں کمانڈر۔ ان کے بارے میں
ہے کہ ان کے چند افراد کے سامنے سینکڑوں کی تعداد میں بھی فو
جائے تو وہ بھی کم پڑ جاتی ہے۔ پاکیشیا کے ایجنٹ دنیا میں سب
زیادہ خطرناک سمجھے جاتے ہیں"... میجر جاگور نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔ وہ طاقتور ہوں یا خطرناک
ہیں تو انسان اور انسان ہر حال میں فانی ہوتا ہے۔ اگر وہ اس طر
جائیں تو کیا وہ ہمارا اور ہمارے اسلحے کا مقابلہ کر سکیں گے"... کما
رہوڈس نے کہا۔

"نہیں کمانڈر۔ ہماری فورس کا مقابلہ کرنا ان کے لئے نا م
ہو گا"... میجر جاگور نے کہا۔

"تو پھر"... کمانڈر رہوڈس نے ہنکارہ بھر کر کہا۔

"آپ کا کیا خیال ہے کمانڈر۔ کیا وہ صحرائے جارٹن میں آ
والے ہارڈ سٹروم سے بچ جائیں گے"... میجر جاگور نے پوچھا۔

"ناممکن سی بات ہے۔ چیف نے مجھے کال کر کے بتایا تھا
انہوں نے خود کو طوفان سے بچانے کے لئے پلاسٹک کے مخصو
لباسوں میں پیک کر لیا تھا اور ان لباسوں کو وزنی بنانے کے
انہوں نے لباسوں میں بلیو ہیلیو سائٹم گیس بھر لی تھی لیکن اس
باوجود طوفانی ہوائیں انہیں اٹھا کر لے گئی تھیں۔ صحرائے جا

میں خوفناک موونڈر بھی آ رہے ہیں۔ اگر وہ ان موونڈرز کی زد میں آ
گئے تو وہ ان مخصوص لباسوں کے باوجود ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں
گے"... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

"تو پھر ہمارا یہاں رکنے کا کیا جواز باقی رہ جاتا ہے"... میجر جاگور
نے کہا۔

"چیف نے کہا ہے کہ وہ لوگ اپنے ساتھ کچھ مخصوص سامان لا
رہے تھے۔ طوفان رکنے کے بعد ہمیں صحرائے جارٹن میں جانا ہے
اور وہاں جا کر ان کا سامان تلاش کرنا ہے"... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

"یہ کام تو وہاں جا کر سینڈ میرینز آسانی سے کر لیں گی۔ ان کا
سامان جہاں ہو گا سینڈ میرینز کے راڈار انہیں آسانی سے چیک کر لیں
گے"... میجر جاگور نے کہا۔

"ہاں"... کمانڈر رہوڈس نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اس سے
پہلے کہ وہ مزید بات کرتے اچانک انہیں تیز شور کی آواز سنائی دی۔
شور کی آواز سن کر وہ دونوں چونک پڑے۔

"یہ شور کیسا ہے"... کمانڈر رہوڈس نے تیز لہجے میں کہا۔ اسی
لمحے کیمپ سے ایک آدمی دوڑتا ہوا اس طرف آیا۔

"کمانڈر۔ کمانڈر۔ صحرائے جارٹن سے ایک میزائل اس طرف آ
رہا ہے"... اس نے دور سے ہی چیختے ہوئے کہا تو کمانڈر رہوڈس اور
میجر جاگور یکلخت اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

"میزائل"... کمانڈر رہوڈس کے منہ سے نکلا۔ اس نے میز پر پڑی

ہوئی ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائی اور فوراً صحرائے جارٹن کی طرف دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اسے آسمان پر ایک آگ اگلتا میزائل دکھائی دے گیا۔ اس میزائل کو دیکھ کر وہ بری طرح سے چونک پڑا تھا میزائل کافی بلندی پر تھا اور اس کی رفتار اور بلندی سے صاف انداز ہو رہا تھا کہ وہ ان کے ایریئے سے دور جا کر گرے گا مگر کمانڈر رہوڈس جو چیز دیکھ کر چونکا تھا وہ میزائل کے ساتھ ایک ہلکے رنگ کا ایک غبارہ سا بندھا ہوا تھا جس میں اسے ایک انسانی ہیولہ سا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے"... کمانڈر رہوڈس نے اس میزائل اور غبارے کو حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔ میجر جاگور نے بھی دور بین آنکھوں سے لگا لی تھی اور وہ بھی حیرانی سے میزائل اور میزائل کے ساتھ غبارے کو دیکھ رہا تھا۔ غبارے میں موجود انسانی ہیولہ انہیں صاف دکھائی دے رہا تھا شور کی آواز اس میزائل سے نکلنے والی آگ کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی جو اتنی دور سے بھی انہیں صاف سنائی دے رہی تھی جیسے آسمان پر بے شمار جیٹ جہاز پرواز کر رہے ہوں میزائل دیکھتے ہی دیکھتے اس غبارے کو لئے ہوئے ان کے سروں سے پرواز کرتا ہوا ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

"یہ کیسا میزائل تھا اور اس کے ساتھ غبارہ"... کمانڈر رہوڈس نے ٹیلی سکوپ آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا اس اثناء میں کیمپ سے آنے والا نوجوان ان کے پاس آ گیا تھا۔

"کمانڈر راڈار میں اس میزائل کا مجھے اچانک کاشن ملا تھا اور یہ کاشن مجھے اس وقت ملا تھا جب میزائل ہم سے پانچ میل کی دوری پر تھا"... آنے والے نوجوان نے جلدی سے کہا۔

"کیا مطلب۔ میزائل کی بلندی اور اس کی رفتار بتا رہی ہے کہ اسے بیس پچیس میل دور سے فائر کیا گیا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ اس کا کاشن تمہیں پانچ میل کی دوری سے ملا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہارا راڈار سسٹم تو بے حد طاقتور ہے جو کئی میل سے بھی آنے والے میزائل کو فوراً مارک کر سکتا ہے"... کمانڈر رہوڈس نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"اسی بات پر تو میں حیران ہو رہا ہوں۔ میرا راڈار سسٹم اوکے ہے اور ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس میزائل کی آمد کا راڈار نے پہلے کوئی کاشن نہیں دیا تھا۔ بس یہ اچانک ہی وارد ہوا اور ہمارے سروں سے گزرتا چلا گیا"... نوجوان نے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہارے راڈار سسٹم میں یقیناً کوئی فالٹ ہو گا۔ جاؤ چیک کرو اسے جا کر اور دیکھو یہ میزائل کہاں گیا ہے اور اس کا فالنگ پوائنٹ کہاں ہے"... کمانڈر رہوڈس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"راڈار میں اس میزائل کی کوئی آپشنل رپورٹ نہیں آ رہی کمانڈر البتہ راڈار کے مطابق صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ یہ ایک پریشر میزائل تھا جیسا عام طور پر تجرباتی طور پر فائر کیا جاتا ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی بلاسٹنگ مواد موجود نہیں تھا"... نوجوان نے کہا۔

"پریشر میزائل"... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

"یس کمانڈر۔ شاید یہ میزائل جارٹن کی طرف سے تجرباتی طو
فائر کیا گیا ہے۔ آج کل جارٹن حکومت بھی میزائل کے آئے
تجربات کرتی رہتی ہے اور وہ عموماً تجرباتی میزائل ان صحراؤں می
فائر کرتے ہیں"... میجر جاگور نے کہا۔

"ہونہہ۔ مگر وہ غبارہ اور اس میں موجود انسان۔ اس میز
کے ساتھ اس غبارے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے"... کمانڈر رہوڈس
منہ بنا کر کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ کسی نئی ٹیکنالوجی پر کام کر رہے ہوں اور غبا
میں مخصوص گیس بھر کر اس کا پریشر کنٹرول کیا جا رہا ہو"...
جاگور نے تجزیہ کرنے والے انداز میں کہا۔

"پاگل ہو گئے ہو۔ کسی میزائل کے پریشر کو غباروں کے ز
بھی کنٹرول کیا جا سکتا ہے کیا"... کمانڈر رہوڈس نے غصیلے لہ
کہا۔

"تو پھر اس غبارے کا اس پریشر میزائل کے ساتھ منسلک ہو
کا اور کیا مقصد ہو سکتا ہے"... میجر جاگور نے کہا۔

"جو بھی ہے تم فوراً ہیلی کاپٹر میں جاؤ اور جا کر اس میزائل ا
اس غبارے کو چیک کرو۔ میزائل کے فائنگ پوائنٹ کی ڈ
ٹھیک رپورٹ لے کر آنا۔ میں چیف سے بات کرتا ہوں تا
جارٹن حکومت کو وارن کر سکیں کہ آئندہ وہ اپنے تجرباتی م

ہمارے صحراؤں کی طرف فائر نہ کریں"... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

"اوکے۔ میں دیکھتا ہوں"... میجر جاگور نے کہا۔ اس نے ٹیلی سکوپ کو اپنے گلے میں لٹکایا اور تیز تیز چلتا ہوا کیمپوں سے کچھ فاصلے پر موجود ہیلی کاپٹروں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کمانڈر رہوڈس نے ٹیلی سکوپ میز پر رکھی اور میز پر سے اپنا مخصوص ٹرانسمیٹر فون اٹھا لیا۔ اس سے پہلے کہ وہ ریڈ ہاک کو کال کرتا اچانک ٹرانسمیٹر کی مخصوص مترنم بیل بجنے لگی اور سیل فون کی سکرین پر آر ایچ کے الفاظ جگمگانے لگے۔

"اوہ۔ اچھا ہوا چیف نے خود ہی کال کر لی ہے"... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔ اس نے سیل فون کا مخصوص بٹن پریس کیا اور اسے کان سے لگا لیا۔

"یس چیف۔ کمانڈر رہوڈس اٹنڈنگ یو"... کمانڈر رہوڈس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کمانڈر۔ کیا تم سب وہاں جھک مارنے کے لئے موجود ہو"... دوسری طرف سے ریڈ ہاک کی گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"م۔ میں سمجھا نہیں چیف"... کمانڈر رہوڈس نے ریڈ ہاک کی گرجتی ہوئی آواز سن کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔ میں نے تم لوگوں کو وہاں کس لئے بھیج رکھا ہے۔ کیا تم سب وہاں آنکھیں بند کئے سو رہے ہو"... ریڈ ہاک نے اسی طرح غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ کمانڈر رہوڈس کے چہرے پر حیرت

لہرانے لگی تھی ۔چیف کا اس قدر غصہ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ چیف اس پر اس بری طرح سے دھاڑ رہا تھا جیسے کہ اس سے کوئی بہت بڑی غلطی سرزد ہو گئی ہو۔

"چیف ۔میں"... کمانڈر رہوڈس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" وہاٹ چیف ۔کیا تم لوگوں کو صحرائے جارٹن سے آنے والے پریشر میزائل کا علم نہیں ہوا تھا"... ریڈ ہاک نے کہا۔

" پریشر میزائل ۔اوہ ۔یس چیف ۔میں اس سلسلے میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا ۔جارٹن سے ایک تجرباتی میزائل فائر کیا گیا ہے جو ہمارے سروں سے ہوتا ہوا آگے بڑھ گیا ہے ۔اس میزائل کے ساتھ ہلکے نیلے رنگ کا ایک غبارہ بندھا ہوا تھا جس میں ایک انسانی ہیولہ سا نظر آ رہا تھا اور چیف اس میزائل کو ہمارا سپریم راڈار بھی مارک نہیں کر سکا تھا ۔راڈار آپریٹر نے مجھے بتایا ہے کہ جب میزائل پانچ میل کے فاصلے تک پہنچا تب راڈار نے اسے مارک کیا تھا اور حیرت کی بات ہے چیف کہ سپر راڈار نے اس میزائل کے بارے میں سوائے چند باتوں کے کوئی تفصیلی رپورٹ نہیں دی ۔راڈار نے صرف اتنا بتایا ہے کہ میزائل ایک عام سا پریشر میزائل ہے جس میں کسی قسم کا بلاسٹنگ مواد موجود نہیں ہے ۔راڈار نے نہ اس میزائل کے فائرنگ پوائنٹ کو شو کیا ہے اور نہ فائلنگ سپاٹ کو اور نہ ہی اس میزائل کی سپیڈ اور اس کی رینج کے بارے میں بتایا ہے ۔میں نے اور میجر جاگور نے اس میزائل کو ٹیلی سکوپ سے دیکھا ہے اور

اس میزائل میں بے حد شور اور گونج تھی جیسے آسمان پر بے شمار جیٹ اڑ رہے ہوں"... کمانڈر رہوڈس بولنے پر آیا تو پھر رکے بغیر بولتا چلا گیا۔

"ہونہہ ۔نانسنس ۔جب تم نے اس میزائل کو دیکھ لیا تھا تو تم نے اس پر اینٹی پیٹریاٹ میزائل فائر کیوں نہیں کیا"... ریڈ ہاک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف ۔وہ میزائل آناً فاناً ہمارے سروں پر سے گزر گیا تھا اور چونکہ راڈار نے اسے صرف پریشر میزائل شو کیا تھا اس لئے میں نے پیٹریاٹ میزائل ضائع کرنا مناسب نہ سمجھا"... کمانڈر رہوڈس نے فوراً بات بناتے ہوئے کہا۔

" احمق انسان ۔وہ میزائل جارٹن سے فائر نہیں کیا گیا تھا ۔وہ میزائل صحرائے جارٹن سے عمران نے فائر کیا تھا"... ریڈ ہاک نے کہا تو کمانڈر رہوڈس بے اختیار اچھل پڑا۔

" عمران نے ۔اوہ ۔مگر چیف آپ نے تو کہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی صحرائی طوفان کا شکار ہو گئے ہیں"... کمانڈر رہوڈس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں کہا تھا ۔مگر واقعی عمران انسان نہیں جن ہے ۔وہ اور اس کے ساتھی اس خوفناک طوفان سے بچ نکلے ہیں اور عمران نے اس طوفان سے بچ نکلنے کا نیا اور انتہائی انوکھا طریقہ اختیار کیا ہے ۔اس انوکھے طریقے سے نہ صرف وہ ہارڈ سٹروم سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو

گیا ہے بلکہ تمہاری نگاہوں کے سامنے صحرائے ڈالمن میں بھی پہنچ گیا
ہے"... دوسری طرف سے ریڈ ہاک نے بدستور غصیلے لہجے میں کہا۔
"کک ۔ کیا ۔ عمران اور اس کے ساتھی صحرائے ڈالمن میں پہنچ
گئے ہیں ۔ یہ ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف ۔ وہ صحرائے ڈالمن میں
کیسے پہنچ سکتے ہیں ۔ درمیانی پٹی کے قریب ہماری نو سینڈ میرینز موجود
ہیں ۔ اگر صحرائے جارٹن سے اس طرف کوئی صحرائی جانور بھی آتا تو
سینڈ میرینز سے اس کو بھی مارک کر لیا جاتا ۔ اگر عمران اور اس کے
ساتھیوں نے سرحدی پٹی کو کراس کیا ہوتا تو اس کی رپورٹ میرینز
کے کمانڈر فوراً مجھے دیتے"... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔
"نانسنس ۔ عمران کے ساتھی صحرائے جارٹن میں موجود ہیں۔
میزائل کے ساتھ جو غبارہ بندھا ہوا ہے اس میں عمران خود موجود
ہے"۔ دوسری طرف سے ریڈ ہاک نے گرجتے ہوئے کہا۔
"لل ۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ عمران"... کمانڈر رہوڈس نے
بوکھلا کر کہنا چاہا۔
"نانسنس ۔ تم عمران کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ۔ وہ جادوگر
ہے جادوگر ۔ اس نے صحرائے جارٹن اور اس کے طوفان سے نکلنے
کے لئے پریشر میزائل کا استعمال کیا ہے ۔ میزائل کے ساتھ تم نے
راڈار میں جو غبارہ بندھا ہوا دیکھا ہے وہ عام غبارہ نہیں ہے بلکہ
پلاسٹک کا وہی مخصوص لباس ہے جس کے بارے میں تمہیں میں
نے تفصیل بتائی تھی ۔ عمران اپنے ساتھ ایک پریشر میزائل لایا تھا

وہ میزائل سے چپک گیا تھا ۔ میزائل فائر ہوا اور تمہارے سروں پر
سے گزر گیا اور تمہیں خبر بھی نہیں ہوئی کہ عمران تمہارے سروں
سے گزر گیا ہے"... ریڈ ہاک نے کہا تو کمانڈر رہوڈس ریڈ ہاک کی
بات سن کر حقیقتاً اچھل پڑا ۔ اس کی آنکھیں حیرت کے مارے چوڑی
ہو گئی تھیں۔
"وہ ۔ وہ عمران تھا ۔ اوہ ۔ اوہ"... کمانڈر رہوڈس نے کھوئے
کھوئے سے لہجے میں کہا۔
"ہاں ۔ وہ مخصوص اور محفوظ لباس کی وجہ سے آسانی کے ساتھ
صحرائے ڈالمن میں اسرائیلی پٹی کے قریب پہنچ گیا ہے ۔ اب جلدی
کرو ۔ سینڈ میرینز کو فوراً واپس بلاؤ ۔ اس سے پہلے کہ عمران اور اس
کے ساتھی اسرائیل میں داخل ہو جائیں ان کا وہیں خاتمہ کر دو"... ریڈ
ہاک نے چیختے ہوئے کہا۔
"اوہ ۔ ٹھیک ہے چیف ۔ ایک سینڈ میرین پہلے ہی وہاں موجود
ہے ۔ میں کال کر کے ہدایات دے دیتا ہوں ۔ عمران اگر داخلی پٹی
سے ایک میل بھی پیچھے ہوا تو سینڈ میرین تب بھی فوراً اس کے پاس
پہنچ جائے گی ۔ میرے پاس تیز رفتار جیپیں اور ایف نائن فائٹر ہیلی
کاپٹر بھی موجود ہیں ۔ میں خود وہاں جاتا ہوں اور اس کا خاتمہ کر دیتا
ہوں"... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔
"جلدی کرو ۔ وہ داخلی پٹی سے صرف تین میل کے فاصلے پر ہے ۔
اس پر بھرپور اور خوفناک حملہ کرو ۔ عمران کو ہلاک کرنے کے بعد

تمام سینڈ میرینز کو صحرائے جارٹن بھیج دینا اور اس کے ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دینا ۔ انہیں زندہ نہیں بچنا چاہئے "... ریڈ ہاک نے کہا۔

" ایسا ہی ہو گا چیف ۔ آپ بے فکر رہیں "... کمانڈر رہوڈس نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" او کے ۔ میں کنٹرول روم سے خود ان کو مانیٹر کر رہا ہوں ۔ میں تم سے اسی طرح رابطہ کرتا رہوں گا "... ریڈ ہاک نے کہا۔

" او کے چیف "... کمانڈر رہوڈس نے کہا اور اس نے سیل فون آف کر دیا ۔ اس کے چہرے پر بدستور حیرت ثبت تھی ۔ اسے اس بات پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اس نے جس پریشر میزائل کے ساتھ بڑا غبارہ دیکھا تھا اس میں عمران موجود تھا ۔ اگر چیف کی بات سچ تھی تو واقعی عمران جادوگر ہی تھا ۔ عام انسان اس طریقے سے میلوں سفر طے کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔

کمانڈر رہوڈس کو اس بات پر بھی حیرت تھی کہ عمران نے انوکھا اور حیرت انگیز طریقہ آزمایا بھی تھا تو پریشر میزائل کی رفتار اور اس کی بلندی ان پر اثرانداز کیوں نہیں ہوئی تھی ۔ میزائل جہاں بھی گرا ہو گا وہاں گرتے ہی اس کے ٹکڑے اڑ جانے چاہئے تھے مگر چیف کہہ رہا تھا کہ وہ محفوظ ہے اور اسرائیل کی داخلی پٹی سے صرف تین میل کے فاصلے پر ہے۔

" تعجب انگیز ۔ انتہائی تعجب انگیز ۔ یہ عمران واقعی مافوق الفطرت انسان ہے ۔ وہ نہ صرف خوفناک ہارڈ سٹروم میں سے اپنے ساتھیوں

سمیت بچ کر نکل آیا ہے بلکہ ہمارے سروں پر سے ہوتا ہوا آگے بڑھ گیا ہے ۔ یقین نہیں آتا کوئی انسان اس قدر ذہین بھی ہو سکتا ہے ۔ اگر چیف نے مجھے کال کر کے اس کے بارے میں تفصیل نہ بتا دی ہوتی تو میں واقعی اس میزائل کو جارٹن کی طرف سے فائر کیا گیا تجرباتی میزائل ہی سمجھتا رہتا "... کمانڈر رہوڈس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اس نے فوراً ٹرانسمیٹر پر درمیانی پٹی پر موجود سینڈ میرین کے کمانڈر کو کال کیا اور عمران کے بارے میں تفصیل بتانے لگا ۔ میجر جاگور ابھی ہیلی کاپٹر لے کر نہیں گیا تھا ۔ کمانڈر رہوڈس اسے فوراً اسرائیل کی داخلی پٹی کی طرف جانے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ایکشن میں آنے کی ہدایات دینے لگا ۔ چند ہی لمحوں میں وہاں سے خیمے اکھاڑ لئے گئے اور تمام سامان سمیٹ کر جیپوں اور ہیلی کاپٹروں میں رکھ دیا گیا ۔ کچھ ہی دیر میں جیپیں مسلح افراد سے لدی صحرائے ڈالمن کی طرف دوڑی جا رہی تھیں ۔ ایف نائن ہیلی کاپٹر بھی فضا میں بلند ہو گئے تھے اور وہاں موجود سینڈ میرین بھی ریت میں اتر گئی تھی۔

پریشر میزائل بلندی پر نہایت برق رفتاری سے اڑا جا رہا تھا۔
عمران نے چونکہ میزائل کے ساتھ لگے ہکوں میں لباس کے ہک پھنسا
رکھے تھے اس لئے وہ میزائل کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔ میزائل پندرہ
منٹوں تک اڑتا رہا پھر اس کی رفتار دھیمی ہونے لگی۔ عمران نے ا
کی رفتار دھیمی ہوتے محسوس کی تو اس نے فوراً میزائل کے ساتھ
ہکوں کو کھولنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے اس کا جسم میزائل
الگ ہوا اور میزائل کے عقب میں گھومتا ہوا تیزی سے نیچے گرتا
گیا۔

پھر جس طرح فٹ بال ٹھوس زمین سے ٹکرا کر اچھلتا ہے بالکل
اسی طرح عمران کا غبارے نما لباس ریت سے ٹکرایا اور اونچا اچھل
گیا۔ وہ بار بار ریت سے آکر ٹکراتا اور اچھلتا رہا۔ عمران کو اس
حقیقتاً اپنی ہڈیاں کڑکڑاتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ فٹ بال

لباس ریت پر بار بار اچھلتا ہوا آخر کار رک گیا جبکہ میزائل اس سے
کافی آگے جا کر ریت میں دھنس گیا۔ عمران چند لمحے تک سانس
بحال کرتا رہا پھر اس نے لباس سے گیس خارج کی تو اس کا لباس سکڑ
گیا۔ عمران نے نارمل ہوتے ہی فوراً اپنی ریسٹ واچ کا بٹن یکے بعد
دیگرے تین بار پریس کر دیا۔ ایسا کرتے ہی ریسٹ واچ کا ڈائل
یکلخت سیاہ ہو گیا اور اس سیاہ ڈائل پر ایک سرخ رنگ کا نقطہ سا نظر
آنے لگا۔

"تو یہ یہاں ہے"... عمران نے ڈائل پر سرخ نقطے کو دیکھ کر
دائیں طرف ریت کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ارد گرد ریت کے
چھوٹے بڑے ٹیلے تھے۔ یہ سارے کا سارا علاقہ ریتلا تھا۔ وہاں کوئی
ٹھوس چٹان موجود نہ تھی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو بتایا تھا کہ
وہ صحرائے ڈالمن میں جا کر اس اکیلی سینڈ میرین کو حاصل کرنا چاہتا
ہے۔ اس سینڈ میرین سے نہ صرف وہ صحرا میں موجود ہاک فورس کا
مقابلہ کر سکتا تھا بلکہ واپس جا کر وہ اپنے ساتھیوں کو بھی یہاں لا
سکتا تھا۔ اس نے راڈار سکرین سے پہلے ہی تمام سینڈ میرینز کی
لوکیشنز چیک کر لی تھیں۔

کراسٹی کے بھائی سی کاک نے عمران کو بتایا تھا کہ سینڈ میرینز
میں ایسے طاقتور راڈار لگے ہوئے ہیں جن سے ریت پر رینگنے والے
ایک معمولی سے کیڑے کو بھی چیک کیا جا سکتا ہے اس لئے عمران
نے یہاں آتے ہی اپنی ریسٹ واچ میں موجود ایک ڈیوائس کو آن کر

لیا تھا۔ اس ڈیوائس کے آن ہوتے ہی ریسٹ واچ کا ڈائل سیاہ ہو
اور عمران کے گرد ایک مخصوص ریز پھیل گئی۔ اس ریز کی وجہ
اب اسے کسی راڈار یا طاقتور ٹیلی سکوپ سے بھی نہیں دیکھا جا
تھا۔ عمران نے جان بوجھ کر پہلے اس ڈیوائس کو آن نہیں کیا
تاکہ اس کی آمد کا سب میرینز والوں کو علم ہو جائے۔ وہ لازماً اس
اٹیک کرتے اور وہ ان کی نظروں میں ہونے کی وجہ سے اس پر
سے بھی اٹیک کر سکتے تھے لیکن اب عمران نے ڈیوائس آن کر
تھی۔ اب عمران ان کو کسی راڈار سکرین پر نظر نہیں آسکتا تھا۔
کو تلاش کرنے اور اس پر اٹیک کرنے کے لئے انہیں لامحالہ
میرین کو ریت سے باہر لانا پڑتا تھا اور یہی عمران چاہتا تھا۔

سکرین پر یہ سرخ نقطہ اسی سینڈ میرین کو شو کر رہا تھا۔
عمران نے اس نقطے کو حرکت کرتے دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر
اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے فوراً کاندھوں سے بیگ
اور اس میں سے ایک مشین گن اور چند مخصوص ساخت کے
نکال لئے۔ اس نے بم جیبوں میں رکھے اور بیگ دوبارہ کاندھو
ڈال لیا۔ اس کی نظریں بدستور ریسٹ واچ کے ڈائل پر جمی
تھیں۔ پھر عمران نے اس نقطے کو ایک جگہ رکتے دیکھا۔ اس
نظریں اٹھا کر ایک ٹیلے کی طرف دیکھا۔ ریت کے نیچے موجود
میرین اس ٹیلے کے پیچھے موجود تھی۔

عمران مشین گن لئے اس ٹیلے کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ ٹیلے

کر اوپر آیا اور پھر اس کی نظریں سامنے ریت پر جم گئیں جہاں ریت
حرکت کر رہی تھی۔ چند لمحوں بعد عمران نے ریت کو آہستہ آہستہ
اوپر اٹھتے دیکھا۔ ریت سے جیسے ایک بہت بڑا ٹیلا نکل کر باہر آ رہا تھا
کچھ ہی دیر میں ریت سے ایک بہت بڑی آبدوز جیسی سب میرین نکل
کر باہر آ گئی۔ اس سب میرین کی ہیئت اور اس کی لمبائی چوڑائی
بالکل سمندری آبدوز جیسی ہی تھی۔ البتہ اس کا رنگ ریت جیسا تھا
اور اس پر چھوٹی بڑی بے شمار گراریاں لگی ہوئی تھیں جو شاید اس
میرین کو ریت میں آگے بڑھنے میں مدد دیتی تھیں۔

اس میرین کو دیکھتے ہی عمران فوراً پیچھے ہو گیا اور ٹیلے کی چوٹی
سے سر نکال کر میرین کو دیکھنے لگا۔ اچانک میرین کی سائیڈ سے ایک
دروازہ کھلا اور وہاں ایک بہت بڑا خلا بن گیا۔ عمران نے اس خلا سے
نیلے لباس والے مسلح افراد کو نکلتے دیکھا۔ ان کے ہاتھوں میں مشین
گنوں کے ساتھ فائر گنیں بھی تھیں اور ان کے کاندھوں پر باقاعدہ
فوجی بیگ موجود تھے۔ ان مسلح افراد کو دیکھ کر عمران الٹے پاؤں
تیزی سے ٹیلے سے اترتا ہوا نیچے آ گیا اور پھر بھاگتا ہوا ایک دوسرے
ٹیلے کے پیچھے آ گیا اور اس ٹیلے کی آڑ سے دوسری طرف دیکھنے لگا۔

چند ہی لمحوں میں اس نے دوسرے ٹیلے کے عقب سے تقریباً دس
مسلح افراد کو نکلتے دیکھا۔ وہ مشین گنیں ہاتھ میں لئے چاروں طرف
دیکھتے ہوئے احتیاط سے آگے بڑھ رہے تھے۔ عمران نے مشین گن کا
سیفٹی کیچ ہٹایا اور گن لے کر یکدم ٹیلے کے پیچھے سے نکل آیا۔ اسے

دیکھ کر مسلح افراد یکلخت ٹھٹھک گئے۔ اس سے پہلے کہ وہ مش
گنیں سیدھی کرتے عمران نے یکلخت ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ
مخصوص آواز کے ساتھ مشین گن سے گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی اور
مسلح افراد بری طرح سے چیختے ہوئے لٹو کی طرح گھومے اور ریت
کر تڑپنے لگے۔

فائرنگ ہوتے ہی دوسرے مسلح افراد نے فوراً ادھر ادھر چھلا
لگا دیں۔ وہ ریت پر گر کر تیزی سے لوٹ پوٹ ہوتے ہ
سائیڈوں پر ہو گئے۔ پھر انہوں نے یکدم مشین گنیں سیدھی کیں
ماحول مشین گنوں کی تیز آوازوں سے گونج اٹھا۔ عمران کے ج
پلاسٹک کا لباس تھا جو بم اور بلٹ پروف تھا لیکن چونکہ اس
چہرے کی حفاظت نہیں تھی اس لئے اس نے فوراً اونچی چھلانگ
اور قلابازی کھاتا ہوا دائیں طرف ہو گیا۔ اس نے ریت پر ا
لگائی اور پھر بجلی کی سی تیزی سے فائرنگ کرتا ہوا ان مسلح اف
قریب آگیا۔

ایک شخص نے مشین گن اس طرف کی ہی تھی کہ عم
ٹانگ چلی اور اس کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دور جا گری
شخص نے بوکھلا کر لپٹتے ہوئے عمران پر چھلانگ لگا دی لیکن
ریت پر کسی لٹو کی طرح گھوما اور اس نے کسی سانپ کی طر
کھا کر اس شخص کے پیٹ میں اس انداز میں لات ماری کہ و
اور رول ہوتا ہوا ایک دوسرے شخص پر جا گرا۔ اس سے پہلے

دونوں سیدھے ہوتے عمران نے مشین گن کا برسٹ مار کر ان
دونوں کو وہیں ہلاک کر دیا۔ باقی چھ افراد ریت پر ادھر ادھر لڑھکتے
ہوئے عمران پر فائرنگ کر رہے تھے مگر ان کی گولیاں عمران کے
دائیں بائیں سے گزر رہی تھیں۔

عمران نے پلٹ کر ایک اور مسلح شخص کو فائرنگ کر کے ہلاک
کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا باقی تین افراد کی طرف بڑھنے لگا۔ یہ دیکھ
کر وہ تینوں اٹھے اور انہوں نے کھڑے ہو کر عمران پر اندھا دھند
فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ عمران نے اپنے چہرے کے سامنے ہاتھ کر
لیا۔ گولیاں اس کے جسم اور ہاتھوں پر پڑنے لگیں۔ مخصوص پلاسٹک
کے لباس کی وجہ سے اس پر گولیوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ عمران
نے تیزی سے مشین گن کا رخ گھمایا اور اس کا ٹریگر دبا کر مشین گن
کو نیم دائرے میں گھما دیا۔ مسلح افراد نے چھلانگیں لگا کر جانیں بچانی
چاہیں مگر اس بار وہ بچ نہ سکے۔

نیم دائرے میں گھمانے سے گولیوں نے ان تینوں کے جسموں
میں راستے بنا لئے تھے اور وہ خون میں لت پت ہو کر وہیں گرتے چلے
گئے۔ اسی لمحے عمران نے اس ٹیلے کے پیچھے سے پانچ مزید مسلح افراد کو
نکلتے دیکھا۔ عمران کی ان پر نظر پڑی ہی تھی کہ ایک شخص نے عمران
پر مارٹر گن سے فائر کر دیا۔ گن سے آگ کا ایک گولہ سا الگ ہوا اور
بجلی کی سی تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔ جیسے ہی گولہ عمران کے
نزدیک آیا عمران اچھلا اور کئی فٹ بلند ہو کر اس نے ہوا میں اپنے

جسم کو متوازی کر لیا۔ آگ کا گولہ عین اس کے نیچے سے نکلتا چلا گیا
عمران نے اپنے جسم کو گھمایا اور پیروں کے بل نیچے آ گیا۔ قلابازی
کھاتے ہوئے اس نے برق رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے جیب سے
ایک بم نکال کر اس کا ایک بٹن پریس کرتے ہوئے ان مسلح افراد
کی طرف پھینک دیا تھا۔

ادھر مارٹر گن سے نکلا ہوا گولہ دور ریت کے ایک ٹیلے سے ٹکرایا
ہی تھا کہ عمران کا پھینکا ہوا بم ان مسلح افراد کے قریب آگرا۔ پھر
فضا ایک ہی وقت میں دو خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھی۔ مارٹر
گن کے گولے نے تو ریت کے ٹیلے کو اڑایا تھا مگر عمران کے بم نے
ان پانچوں مسلح افراد کے ٹکڑے اڑا دیئے تھے۔ عمران تیزی سے اس
ٹیلے کی طرف بھاگا جس کے عقب میں سینڈ میرین موجود تھی۔ وہ
گھوم کر جیسے ہی ٹیلے کی دوسری طرف گیا اس نے سینڈ میرین کا وہ
دروازہ بند ہوتے دیکھا جہاں سے مسلح افراد باہر آئے تھے۔

عمران نے جیب سے ایک اور بم نکالا اور اسے پوری قوت سے
بند ہوتے ہوئے دروازے کی طرف اچھال دیا۔ بم سیدھا سینڈ
میرین کے اندر جا گرا۔ یکبارگی زور دار دھماکہ ہوا اور اندر سے کئی
انسانی چیخیں سنائی دیں۔ شاید وہاں بھی کچھ مسلح افراو موجود تھے۔
دروازہ ابھی آدھا ہی بند ہوا تھا کہ عمران نے تیزی سے بھاگتے ہوئے
اونچی چھلانگ لگائی اور کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا دروازے کے
اندر جا گرا۔ اس کے اندر گرتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔ اگر عمران کو
چھلانگ لگانے میں ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو وہ آٹومیٹک
دروازے میں آ کر دو ٹکڑے ہو سکتا تھا۔

راہداری نما اس راستے میں تین مسلح افراد گرے پڑے تھے۔
عمران نے سینڈ میرین میں ایک گیس بم پھینکا تھا جس کے اثر سے
یہ مسلح افراد بے ہوش ہو گئے تھے جبکہ عمران نے سانس روک رکھا
تھا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ سینڈ میرین کے راستے اور اس
کی مشینری تقریباً آبدوز سے ملتی جلتی تھی۔ عمران مختلف راستوں سے
گزرتا ہوا سینڈ میرین کے کنٹرول روم میں آ گیا۔ اسے جگہ جگہ کئی افراد
دکھائی دیئے جو اس کے پھینکے ہوئے گیس بم سے بے ہوش ہو گئے
تھے۔ ان میں مسلح افراد بھی تھے اور میرین کا کریو بھی۔ کنٹرول روم
میں بھی چار افراد ادھر ادھر گرے پڑے تھے۔ سامنے ایک بڑی سی سکرین
لگی تھی جس پر صحرا کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔

عمران نے مشین گن ایک ٹیبل پر رکھی اور کنٹرول پینل کے
پاس آ گیا۔ اسے کنٹرول پینل کو سمجھنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔
کنٹرول پینل اور سینڈ میرین کے فنکشنز کو اچھی طرح سمجھ کر اس نے
ایک بٹن پریس کر کے میرین کا وہ دروازہ پھر کھول دیا جس سے وہ
اندر آیا تھا۔ دروازہ کھول کر اس نے کنٹرول روم میں موجود دو افراد
اٹھا کر دائیں بائیں کاندھوں پر ڈالا اور انہیں لے کر بیرونی
دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ان دونوں افراد کو باہر
نکالا اور پھر اندر آ گیا۔ اس نے باری باری دو دو افراد کو اٹھا کر

میرین سے باہر پھینک دیا اور دوبارہ کنٹرول روم میں آ گیا۔

کنٹرول پینل کے سامنے کرسی پر بیٹھ کر اس نے ایک بٹن پر
کر کے دروازہ بند کر لیا اور پھر کنٹرول پینل کے مختلف بٹن پر
کرنے لگا۔ دوسرے لمحے سینڈ میرین حرکت میں آئی اور دوبارہ ر
میں اترتی چلی گئی۔ عمران نے سکرین کے ساتھ لگے چند بٹنو
پریس کیا اور ڈائل گھمائے تو اسے صحرائے جارٹن کا منظر دکھا
جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ وہ سب آگے بڑھ رہے تھے۔ ع
نے ڈائل مزید گھمایا تو اسے صحرا میں بے شمار فوجی جیپیں، ہ
کاپٹرز اور ریت کے اندر نو سینڈ میرینز دکھائی دیں جو تیزی
صحرائے جارٹن کی جانب بڑھی جا رہی تھیں۔ شاید وہ عمران
ساتھیوں پر بھرپور انداز میں حملہ کرنا چاہتے تھے۔

یہ دیکھ کر عمران نے کنٹرول پینل کا ایک بٹن پریس کر
سینڈ میرین کا وہ لیور سنبھال لیا جس میں سینڈ میرین کو حرکت م
کر آگے بڑھایا جا سکتا تھا اور اسے کسی بھی طرف موڑا جا سکتا تھ
سینڈ میرین ریت کے نیچے نہایت برق رفتاری سے آگے بڑھنے لگ
اس میرین کی رفتار سمندری آبدوزوں سے کہیں زیادہ تیز تھی۔ ہا
فورس تیزی سے اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ رہی تھی۔ عمرا
نے سینڈ میرین کو فل سپیڈ پر چھوڑ دیا تھا جیسے وہ چاہتا ہو کہ ہا
فورس اس سے پہلے کہ اس کے ساتھیوں پر حملہ کرے وہ جلد سے ج
ان تک پہنچ جائے اور ان کی حفاظت کا بندوبست کر سکے۔

"کیا عمران صاحب ان سے سینڈ میرین حاصل کرنے میں
کامیاب ہو جائیں گے"۔ عمران کے جانے کے بعد ریڈ ایگل نے ان
سب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ عمران جو کہتا ہے وہی کرتا ہے"... جولیا نے
مطمئن انداز میں کہا۔

"عمران ہمیں یہاں اکیلا چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ نجانے وہ کب سینڈ
میرین لے کر یہاں پہنچے۔ ہمیں یہاں رک کر اس کا انتظار کرنے کی
بجائے آگے بڑھتے رہنا چاہئے۔ آگے ہاک فورس موجود ہے۔ اس سے
پہلے کہ وہ ہم پر حملہ آور ہوں ہمیں جا کر ان پر حملہ کر دینا چاہئے"...
تنویر نے کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں یہاں رک کر وقت ضائع نہیں
کرنا چاہئے"... صفدر نے تنویر کی تائید میں اثبات میں سر ہلاتے

ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو"... جولیا نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور وہ ایک بار پھر آگے بڑھنے لگے۔ انہوں نے اسلحہ ہاتھوں میں پکڑ لیا تھا۔ انہیں آگے بڑھے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک ریڈ ایگل کی ریسٹ واچ سے تیز سیٹی کی آواز نکلی۔ ریڈ ایگل ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس نے فوراً ریسٹ واچ دیکھی اور اس کے ہونٹوں پر زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔

"کیا ہوا۔ یہ سیٹی کی آواز کیسی تھی"... جولیا نے اسے رکتے دیکھ کر پوچھا۔ باقی افراد بھی رک کر اسے دیکھ رہے تھے۔ ریڈ ایگل کی ریسٹ واچ کا ڈائل سبز ہو گیا تھا اور وہ راڈار سکرین جیسا لگ رہا تھا۔ اس پر سرخ رنگ کے دو نقطے بڑھتے دکھائی دے رہے تھے جبکہ بے شمار چھوٹے چھوٹے سرخ سپاٹس سے دکھائی دے رہے تھے۔

"ہاک فورس ہماری طرف آ رہی ہے"... ریڈ ایگل نے کہا۔

"اوہ۔ کتنے فاصلے پر ہیں وہ"... جولیا نے چونک کر کہا۔

"وہ ہم سے ایک میل کی دوری پر ہیں۔ دو ہیلی کاپٹر بھی ہیں۔ چند ہی لمحوں میں ہمارے سروں پر ہوں گے"... ریڈ ایگل نے کہا۔

"مس جولیا آپ ڈپٹی چیف ہیں۔ عمران صاحب کی غیر موجودگی میں ہم سب آپ کے احکام کے پابند ہیں"... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ نیچے لیٹ جاؤ اور خود پر ریت ڈال لو۔ جلدی"... جولیا نے کہا۔

"مگر"... تنویر نے کچھ کہنا چاہا۔

"جو کہہ رہی ہوں وہ کرو۔ وہ ہم پر میزائل بھی برسا سکتے ہیں"... جولیا نے تیز لہجے میں کہا تو وہ سر ہلا کر فوراً نیچے لیٹ گئے اور انہوں نے خود پر ریت ڈالنی شروع کر دی۔ چند ہی لمحوں میں وہ ریت میں چھپ گئے۔

جولیا نے بیگ سے گاگل نکال کر آنکھوں پر چڑھا رکھی تھی۔ خود پر ریت ڈالتے ہوئے اس نے چہرہ ریت سے باہر نکال لیا تاکہ وہ آنے والے ہیلی کاپٹروں کو دیکھ سکے۔ دوسرے لمحے فضا میں ہیلی کاپٹروں کی تیز گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ جولیا نے دو گن شپ ہیلی کاپٹروں کو آتے دیکھا۔ ہیلی کاپٹر خاصی بلندی پر تھے۔ وہ تیزی سے ان کے اوپر سے گزرتے چلے گئے۔ آگے جا کر وہ پلٹے اور پھر بلندی کم کرتے ہوئے نیچے آنے لگے۔ ہیلی کاپٹروں کا رخ اس طرف تھا جہاں وہ سب ریت میں چھپے ہوئے تھے۔

"ہونہہ۔ لگتا ہے انہوں نے ہمیں چیک کر لیا ہے"... ہیلی کاپٹروں کو نیچے اور اپنی طرف آتے دیکھ کر جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک ہیلی کاپٹروں کے ساتھ لگی ہوئی مشین گنوں کے دہانے کھل گئے۔ فضا یکلخت جیسے بے شمار مشین گنوں کی تیز اور خوفناک آوازوں سے گونج اٹھی۔ ہیلی کاپٹروں کی مشین گنوں سے نکلنے والی گولیوں کی بوچھاڑ ریت پر لمبی لمبی لکیریں بناتی ہوئیں ان کی طرف بڑھنے لگیں۔

جولیا نے ان لکیروں کو دیکھ کر صاف محسوس کر لیا تھا کہ وہ اور
اس کے ساتھی ان گولیوں کی زد میں آکر نہیں بچ سکیں گے اور پھر
یہی ہوا ۔ لکیریں بناتی ہوئی گولیاں عین اس جگہ پڑنے لگیں جہاں
جولیا اور اس کے ساتھی ریت میں چھپے ہوئے تھے ۔

عمران کو میزائل کے ساتھ غبارے بنا لباس میں بندھا اور اسے
فضا میں پرواز کرتے دیکھا تو ریڈ ہاک کی آنکھیں حیرت سے چوڑی ہو
کر رہ گئی تھیں ۔ میزائل صحرائے ڈالمن میں آگرا تھا اور ریت میں
دھنس گیا تھا ۔ فٹ بال جیسا بڑا غبارہ بھی ریت سے ٹکرا کر چند لمحے
اچھلتا رہا پھر چند لمحوں بعد اس غبارے سے جیسے ہوا نکل گئی اور ریڈ
ہاک نے عمران کو دیکھا جو کاندھے سے بیگ اتار کر اس میں سے
اسلحہ نکال رہا تھا ۔

"یہ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ یہ عمران ہے یا جادوگر ۔ میزائل کے
ساتھ خود کو باندھ کر آنا اور اس قدر بلندی سے گر کر بھی اس کا محفوظ
رہنا ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ کیسے "... ریڈ ہاک نے آنکھیں پھاڑتے
ہوئے کہا ۔

"چیف ۔ یہ صحرائے ڈالمن میں آگیا ہے اور یہ اس حیرت انگیز

طریقے سے کمانڈر رہوڈس اور اس کی فورس کو کم از کم ستر
پیچھے چھوڑ آیا ہے"۔۔۔ سائم نے سکرین کی سائیڈ میں موجود فگرز
ہوئے ریڈ ہاک سے کہا۔

"اوہ۔ یہ دیکھو کہ یہ اسرائیل کی داخلی پٹی سے کتنی دور ہے"
ریڈ ہاک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو سائم نے فوراً مشین
چند بٹن پریس کئے تو سکرین پر موجود فگرز بدل گئے۔

"یہ اسرائیل سے صرف تین کلومیٹر کے فاصلے پر ہے چیف۔
طرف یہ موجود ہے اس سے تین کلومیٹر کے فاصلے پر سرحدی
اورس ہے"۔۔۔ سائم نے کہا۔

"اورس۔ اوہ۔ اورس میں تو فلسطینی موجود ہیں۔ اگر یہ
میں داخل ہو گیا تو وہاں انہیں فلسطینیوں کا ساتھ بھی مل جائے گا
اس کے لئے اسرائیل میں داخل ہونا اور بھی آسان ہو جائے گا۔
یہ فلسطینیوں کی مدد سے ہاک فورس کا مقابلہ کر کے اپنے ساتھیوں
کو بھی یہاں لانے کا پروگرام بنا رہا ہے"۔۔۔ ریڈ ہاک نے کہا۔ اس
چہرہ غصے سے بگڑتا جا رہا تھا۔

"یس چیف۔ اسے ہر حال میں اورس میں جانے سے روکنا ہو گا
اورس میں خالد بن یوسف سردار ہے۔ وہ کسی بھی صورت میں
انہیں ہمارے حوالے نہیں کرے گا"۔۔۔ سائم نے فوراً کہا۔

"خالد بن یوسف۔ ہونہہ۔ اگر اس نے ان ایجنٹوں کو اپنے
پاس پناہ دی تو میں اسے اور اس کے سارے قصبے کو فنا کر دوں

گا"۔۔۔ ریڈ ہاک نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے فوراً جیب سے اپنا
مخصوص سیل فون نکالا اور ٹرانسمیٹر آن کر کے کمانڈر رہوڈس کو
ہدایات دینے لگا۔ اس نے کمانڈر رہوڈس کو سختی سے ہدایات دی
تھیں کہ وہ فوراً اپنی فورس کو سرحدی پٹی پر واپس لائے اور پوری
قوت سے عمران اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دے۔ عمران نے
اپنی ریسٹ واچ کا ایک بٹن پریس کیا تو اچانک وہ سکرین سے
غائب ہو گیا۔ اسے سکرین سے غائب ہوتا دیکھ کر نہ صرف سائم
بلکہ ریڈ ہاک بھی چونک پڑا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ یہ عمران کہاں غائب ہو گیا ہے۔ وہ سکرین پر نظر
کیوں نہیں آ رہا"۔۔۔ ریڈ ہاک نے چیختے ہوئے کہا۔

"اس نے بلیک ڈیوائس آن کر لی ہے چیف۔ اس ڈیوائس کی
وجہ سے ہم اسے کسی بھی راڈار یا سیٹلائٹ سے چیک نہیں کر
سکتے"۔۔۔ سائم نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران حد سے زیادہ خطرناک ہوتا جا رہا ہے۔ بلیک
ڈیوائس کی وجہ سے تو اسے ٹیلی سکوپس اور سینڈ میرین کی راڈار
سکرینیں بھی نہیں دیکھ سکیں گی"۔۔۔ ریڈ ہاک نے بوکھلائے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ لگتا ہے عمران یہاں پوری تیاری کے ساتھ آیا
ہے"۔۔۔ سائم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ میں عمران کو کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔ وہ

اسرائیل میں کبھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ وہ ہماری نظروں
اوجھل ہو کر قصبہ اورس کی طرف جانے کی کوشش کر رہا ہے۔
کمانڈر رہوڈس سے بات کرتا ہوں۔ وہ سینڈ میرین میں مسلح افراد
یہاں بھیجے گا تو عمران ان کی نظروں سے کبھی نہیں بچ سکے گا"... ر
ہاک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اگر آپ کہیں تو میں صحرائے جارٹن میں اس کے ساتھیوں ک
چیک کروں"... سائم نے کہا۔

" ہاں۔ ہاں۔ جلدی کرو۔ کہیں وہ بھی اس کی طرح یہاں آ
کی تیاری تو نہیں کر رہے"... ریڈ ہاک نے کہا تو سائم نے سر ہلا
فوراً مشین کے مختلف بٹن پریس کئے اور ایک ڈائل گھمانے لگا
سکرین کا منظر بدلا اور سکرین پر ایک بار پھر صحرائے جارٹن کا
ابھر آیا۔ سکرین پر عمران کے ساتھیوں نے اپنے بیگوں میں سے ا
نکال لیا تھا اور وہ ایک بار پھر آگے بڑھنا شروع ہو گئے تھے۔

" چیف۔ یہ تو ہر طرح سے مسلح ہیں۔ اگر انہوں نے ہما
فورس پر حملہ کر تو پھر"... سائم نے کہا۔

" ہاک فورس کا مقابلہ کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔
انہیں یہیں پیس کر رکھ دیں گے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

" یس چیف"... سائم نے کہا اور پھر اچانک انہوں نے عمران
ساتھیوں کو ٹھٹھک کر رکتے دیکھا۔ عمران کا ایک ساتھی ر
واچ دیکھنے لگا تھا۔ چند ہی لمحوں بعد انہوں نے عمران کے ساتھ

کو ریت میں چھپتے دیکھا تو ریڈ ہاک کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ
ابھر آئی۔

" ہونہہ۔ اب چھپ رہے ہیں بزدل چوہے"... ریڈ ہاک نے
غراتے ہوئے کہا۔

" ریت میں چھپ کر یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ ہاک فورس سے بچ
جائیں گے۔ انہیں اس بات کا علم ہی نہیں کہ ہاک فورس کے پاس
ایسے سرچ آلات ہیں کہ اگر یہ ریت کی گہرائی میں بھی دفن ہو جائیں
تب بھی وہ انہیں آسانی سے ٹریس کر لیں گے"... سائم نے کہا اور پھر
اچانک آسمان پر دو گن شپ ہیلی کاپٹر نمودار ہوئے۔ ان ہیلی
کاپٹروں کو دیکھ کر ریڈ ہاک کے چہرے پر قدرے سکون آ گیا۔
ہیلی کاپٹر خاصی بلندی پر تھے مگر آگے جا کر وہ پلٹے اور پھر نیچی پرواز
رتے ہوئے تیزی سے اس طرف بڑھنے لگے جہاں عمران کے ساتھی
یت کے نیچے چھپے ہوئے تھے۔ دوسرے لمحے انہوں نے گن شپ
لی کاپٹروں کی مشین گنوں سے شعلے نکلتے اور ریت میں گولیوں کی
لیریں بنتی دیکھیں۔ ہیلی کاپٹر مسلسل فائرنگ کرتے ہوئے آگے
ھ رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر ایک خاص انداز میں لہراتے ہوئے گولیاں
سا رہے تھے۔ ان کی گولیاں برسانے کا انداز ایسا تھا کہ ریت کے
چے چھپے ہوئے عمران کے ساتھی کسی بھی طرح ان گولیوں سے
ہیں بچ سکتے تھے۔ جوں جوں عمران کے ساتھی گن شپ ہیلی
پٹروں کی فائرنگ رینج میں آتے جا رہے تھے ریڈ ہاک کے چہرے کا

تناؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ پھر ریڈ ہاک نے گن شپ ہیلی کاپٹروں کی مشین گنوں سے نکلنے والی گولیاں عین اس جگہ پڑتے دیکھیں جہاں عمران کے ساتھی موجود تھے۔

ہیلی کاپٹر دائیں بائیں ہو گئے تھے اور مسلسل عمران کے ساتھیوں پر فائرنگ کر رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید دیکھتے اچانک سکرین پر جھماکا سا ہوا اور سکرین تاریک ہوتی چلی گئی۔

" اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ سکرین کیوں آف ہو گئی ہے"... ریڈ ہاک نے گرجتے ہوئے کہا۔

" مم۔ میں دیکھتا چیف"... سائم نے بوکھلا کر کہا اور اس نے جلدی جلدی مشین کے بٹنوں کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں میں سکرین تو آن ہو گئی مگر اس پر کوئی منظر نہیں ابھر رہا تھا۔

" کیا کر رہے ہو نانسنس۔ جلدی کرو"... ریڈ ہاک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" مم۔ مم۔ میں کوشش کر رہا ہوں چیف"... سائم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے کئی بٹن پریس کئے۔ ڈائل گھمائے مگر سکرین پر کوئی منظر نہ ابھرا۔ پھر اچانک سکرین پر نو ویو اور نو سگنل کے الفاظ ابھر آئے۔ یہ دیکھ کر ریڈ ہاک نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

" سوری سر۔ مین سیٹلائٹ سے ہمارا رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ مشین اس تکنیکی فالٹ کی وجہ سے کوئی سگنل موصول نہیں کر

... سائم نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

ہونہہ۔ اس سیٹلائٹ سے آج ہی رابطہ ٹوٹنا تھا"... ریڈ ہاک لہا۔ سیل فون اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے فوراً کمانڈر ں کو کال کرنے کی کوشش کی مگر دوسری طرف سے اسے کوئی انہ ملا۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔ کمانڈر رہوڈس میری کال کیوں اٹنڈ نہیں کر ریڈ ہاک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

چیف۔ ہمارے سیٹلائٹس میں ان دنوں ایک ٹیکنیکل فالٹ آ ہے جس وجہ سے ہر طرح کی سروس وقتی طور پر معطل ہو جاتی ہے ٹیکنیکل فالٹ کی وجہ سے بعض اوقات ٹرانسمیٹر سگنلز بھی ل میں نہیں رہتے"... سائم نے کہا۔

کس وجہ سے یہ ٹیکنیکل فالٹ پیدا ہو رہا ہے"... ریڈ ہاک نے اچباتے ہوئے کہا۔

اس کی زیادہ وجہ فضائی آلودگی ہے چیف اور جب ایک ٹ دوسرے سیٹلائٹ کے نزدیک آجاتا ہے تب بھی نشریاتی لا میں ایسا خلل ہو جاتا ہے۔ خلاء میں ہمارے بے شمار ٹ ورک کر رہے ہیں جو عموماً ایک دوسرے کے قریب سے ارتے ہیں"... سائم نے کہا۔

انہہ۔ سیٹلائٹ سنٹر سے رابطہ کرو اور معلوم کرو کہ نشریاتی ب تک ورکنگ پوزیشن میں آئے گا"... ریڈ ہاک نے کہا۔

" یس چیف "... سائم نے کہا تو ریڈ ہاک غصے میں منہ بناتا ہوا
کنٹرول روم سے نکل آیا۔ چند لمحوں بعد وہ اپنے مخصوص آفس میں آ
وہ بار بار اپنے سیل فون کو دیکھ رہا تھا جس پر مسلسل نو سروس کے
الفاظ ابھر رہے تھے۔

" ہونہہ ۔ ہمارا سیٹلائٹ سسٹم بھی ناکارہ ہوتا جا رہا ہے۔
حکومت اس سلسلے میں نجانے کیا کرتی پھر رہی ہے"... ریڈ ہاک نے
غصیلے لہجے میں کہا ۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک میز پر رکھا
ہوئے ایک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ریڈ ہاک نے چونک کر دیکھا
سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج رہی تھی جو صدر اور وزیراعظم کے
لئے مخصوص تھا۔

" یس ۔ ریڈ ہاک "... ریڈ ہاک نے رسیور اٹھا کر قدرے مؤدبانہ
لہجے میں کہا۔

" پریذیڈنٹ سپیکنگ "... دوسری طرف سے اسرائیلی پریذیڈنٹ
کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" یس سر"... ریڈ ہاک نے کہا۔

" آپ نے ابھی تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں
کوئی رپورٹ نہیں بھیجی ۔ وجہ"... دوسری طرف سے پریذیڈنٹ نے
تیز لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہو چکا ہے جناب ۔ ہاک فورس
نے انہیں صحرا میں گن شپ ہیلی کاپٹروں سے چھلنی کر دیا ہے"...

ریڈ ہاک نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ پہلے تو آپ نے کہا تھا کہ"... دوسری طرف سے
پریذیڈنٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سوری سر ۔ آپ کا خیال درست تھا ۔ عمران اور اس کے ساتھی
ہارڈ سٹروم سے بچ نکلے تھے ۔ عمران کے ساتھی صحرائے جارٹن میں
تھے کہ میری فورس نے انہیں گھیر لیا اور پھر کوئی موقع دیئے بغیر
انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا"... ریڈ ہاک نے کہا اور پھر وہ
پریذیڈنٹ کو ساری تفصیل بتاتا چلا گیا۔

" کیا انہیں آپ نے اپنی آنکھوں سے گولیوں سے چھلنی ہوتے
دیکھا ہے"... پریذیڈنٹ نے کہا۔

" یس سر ۔ وہ ریت میں چھپے ہوئے تھے ۔ گن شپ ہیلی کاپٹروں
نے انہیں لوکیٹ کر لیا تھا اور پھر ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی تھی
جس سے ان کے جسموں کے پرخچے اڑ گئے"... ریڈ ہاک نے کہا اور
ساتھ ہی اس نے سیٹلائٹ پرابلم کے بارے میں بھی بتا دیا ۔ اس
نے جان بوجھ کر میزائل کے ساتھ عمران کو صحرائے ڈالمن میں پہنچنے
کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔

" ہاں واقعی ۔ ان دنوں ہمارے ملک میں سیٹلائٹ پرابلم بن رہا
ہے جس پر ریسرچ کی جا رہی ہے اور بہت جلد اس فالٹ پر قابو پا لیا
جائے گا ۔ بہرحال اگر ہاک فورس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو
ہلاک کر دیا ہے تو یہ آپ کا اور آپ کی ہاک فورس کا بہت بڑا کارنامہ

ہو گا۔ جیسے ہی آپ کا کمانڈر رہوڈس سے رابطہ ہو آپ ان سے عمران
اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی تصدیق کریں اور فوراً اس سے
مجھے مطلع کریں"۔۔۔ پریذیڈنٹ نے کہا۔

"اوکے سر۔ ضرور سر"۔۔۔ ریڈ ہاک نے کہا۔

"اوکے"۔۔۔ پریذیڈنٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو
گیا۔ ریڈ ہاک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ
دیا۔ رسیور رکھ کر اس نے اپنے مخصوص سیل فون کی طرف دیکھا تو
اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ سیل فون کے سگنلز بحال ہو چکے تھے۔
اس نے فوراً سیل فون اٹھایا اور جلدی جلدی کمانڈر رہوڈس کے
ٹرانسمیٹر پر کال کرنے لگا۔

"یس۔ کمانڈر رہوڈس"۔۔۔ دوسری طرف سے کمانڈر رہوڈس کی
آواز سنائی دی۔

"ریڈ ہاک سپیکنگ"۔۔۔ ریڈ ہاک نے فوراً کہا۔

"یس سر"۔۔۔ کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

"کمانڈر رہوڈس۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو آپریٹنگ
مشین سے مسلسل مانیٹر کر رہا تھا کہ اچانک سسٹم میں ٹیکنیکل
فالٹ آ گیا جس کی وجہ سے نہ صرف مانیٹرنگ سسٹم بلکہ باقی نشریاتی
رابطے بھی منقطع ہو گئے۔ تمہارے دو گن شپ ہیلی کاپٹروں نے
عمران کے ساتھیوں کو چیک کر لیا تھا اور انہوں نے ان پر بے تحاشہ
فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ عمران کے

ساتھی ہٹ ہوئے ہیں یا نہیں اور عمران کا صحرائے ڈالمن میں کیا ہوا
ہے"۔۔۔ ریڈ ہاک نے کہا۔

"یس چیف۔ ان سب کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے"۔۔۔ دوسری
طرف سے کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

"ویل ڈن کمانڈر رہوڈس۔ ویل ڈن۔ کیا عمران بھی ہلاک ہو
گیا ہے"۔۔۔ کمانڈر رہوڈس کی بات سن کر ریڈ ہاک نے آنکھیں
چمکاتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ یہاں بارہ افراد کی لاشیں موجود ہیں۔ ان سب کے
جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکے ہیں۔ ادھر عمران جہاں صحرائے ڈالمن
پہنچا تھا وہاں پہلے سے ہی ایک سینڈ میرین موجود تھی۔ سینڈ
میرین سے میرے کئی مسلح افراد نے نکل کر اس پر اچانک حملہ کر دیا
تھا"۔۔۔ دوسری طرف سے کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

"کیا ان لوگوں نے تمہاری فورس پر حملہ کیا تھا"۔۔۔ ریڈ ہاک نے
کچھ خیال کے تحت پوچھا۔

"نو چیف۔ ہم نے انہیں ایسا موقع ہی نہیں دیا۔ آپ نے دیکھا
ہو گا کہ جب وہ ریت میں چھپے ہوئے تھے تو ہمارے گن شپ ہیلی
کاپٹر ان کے سروں پر پہنچ گئے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ ریت سے نکلتے
گن شپ ہیلی کاپٹروں نے ان پر بے تحاشہ فائرنگ شروع کر دی تھی
ان کے جسموں پر جو لباس تھے ان کی وجہ سے ان کے جسم چھلنی نہیں
ہوئے تھے مگر چونکہ ان کے منہ اور سر ان لباسوں میں ڈھکے نہیں

ہوئے تھے اس لئے زیادہ تر گولیاں ان کے سروں پر لگی تھیں۔
ان کی لاشیں ریت سے نکالیں اور پھر ان کے مخصوص بیا
ان کے جسم بھی چھلنی کر دیئے"... دوسری طرف سے کمانڈ
نے کہا۔

"کیا ان کی لاشیں اس پوزیشن میں ہیں کہ انہیں اسرائ
سکے"... ریڈ ہاک نے پوچھا۔

"نو چیف۔ ان کے جسموں کے ٹکڑے اڑ چکے ہیں"
رہوڈس نے کہا۔

"اوکے۔ تم ان سب کی سپیشل کیمروں سے تصویریں
میں وہ تصویریں پریذیڈنٹ صاحب کو دکھانا چاہتا ہوں"
نے کہا۔

"اوکے چیف۔ یہ کام میں کر لوں گا"... دوسری طرف
رہوڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور ان کا سامان"... ریڈ ہاک نے پوچھا۔

"ان کا سارا سامان میرے قبضے میں ہے چیف۔ ان
میں کھانے پینے کی چیزوں کے ساتھ ساتھ اسلحہ اور ایک
عجیب مشین بھی ہے"... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

"مشین۔ کیسی مشین"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"چیف۔ یہ مخروطی شکل کی مشین ہے جس پر ایس
تھاؤزنڈ لکھا ہوا ہے"... دوسری طرف سے کمانڈر رہوڈس

ہاک بری طرح سے اچھل پڑا۔

"ایس او ایس تھاؤزنڈ۔ اوہ۔ کیا تم نے ایس او ایس تھاؤزنڈ ہی
ہے نا"... ریڈ ہاک نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کی پیشانی پر یکلخت
بے پناہ پریشانی اور شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا۔

"یس چیف"... دوسری طرف سے کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

"اوہ۔ مائی گاڈ۔ یہ عمران ایس او ایس تھاؤزنڈ مشین بھی اپنے
ساتھ لایا تھا۔ اس کا ارادہ تو پورے اسرائیل کو اڑانے کا تھا"... ریڈ
ہاک نے خود کلامی کرنے والے انداز میں کہا۔

"اوہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف۔ اس چھوٹی سی مشین کے
ذریعے اسرائیل کو کیسے اڑایا جا سکتا ہے"... کمانڈر رہوڈس نے ریڈ
ہاک کی بات سن کر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ مشین آن ہے"... ریڈ ہاک نے اس کی بات کا جواب
دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں چیف۔ مشین آف ہے۔ البتہ اس کا ایک بلب مسلسل
سپارک کر رہا ہے۔ سبز رنگ کا بلب"... کمانڈر رہوڈس نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اس مشین کو حفاظت سے رکھو اور اسے جلد
سے جلد تم خود لے کر ہیڈ کوارٹر آ جاؤ۔ ابھی فوراً"... ریڈ ہاک نے
کہا۔

"اوکے چیف۔ لیکن چیف کیا یہ مشین خطرناک ہے"... کمانڈر
رہوڈس نے کہا۔

"خطرناک ۔ ہونہہ ۔ کمانڈر رہوڈس تم سوچ بھی نہیں سکتے
یہ مشین کس قدر خطرناک ہے ۔ تم اسے لے کر فوراً میرے پ
پہنچو ۔ پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ یہ مشین کس قدر خطرناک ہے
ریڈ ہاک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس چیف ۔ میں آرہا ہوں چیف ۔ میں گن شپ ہیلی کاپ
زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا"... کما
رہوڈس نے کہا۔

"اوکے"... ریڈ ہاک نے کہا اور دوسری طرف کا جواب سے
اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ تفکرات
سائے لہرا رہے تھے ۔ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی
تو ریڈ ہاک بری طرح سے اچھل پڑا جیسے اس کے پیروں میں
کوئی بم پھٹ گیا ہو ۔ پھر فون کی گھنٹی بجتے دیکھ کر اس کے چہرے
سکون آ گیا۔

"یس"... ریڈ ہاک نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"سائم بول رہا ہوں چیف"... دوسری طرف سے سائم کی گ
ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا بات ہے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"چیف ۔ لک ۔ کیا آپ کنٹرول روم میں آ سکتے ہیں"... دو
طرف سے سائم نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں ۔ کیا ہوا ہے ۔ یہ تمہارے لہجے میں گھبراہٹ کی

ہے"... ریڈ ہاک نے چونکتے ہوئے کہا۔

"چ ۔ چیف ۔ صحرائے ڈالمن میں کمانڈر رہوڈس اور ہاک فورس
مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے"... دوسری طرف سے سائم نے رک رک
کر کہا تو ریڈ ہاک چند لمحے رسیور کان سے لگائے بیٹھا رہا جیسے اسے
سائم کی بات سمجھ میں نہ آئی ہو مگر پھر دوسرے لمحے وہ اس بری طرح
سے اچھلا جیسے سچ مچ اس کے پیروں میں بم آ پھٹا ہو ۔ اس کا رنگ
یکلخت متغیر ہو گیا تھا۔

"پلاسٹک کے خول اپنے چہروں پر کر لو ۔ جلدی" ... جولیا نے
مائیک میں چیختے ہوئے کہا ۔ ساتھ ہی اس نے اپنے لباس سے منسلک
ٹوپی نما خول اپنے سر اور چہرے پر چڑھا لیا ۔ اسی لمحے گولیاں اس کے
جسم پر پڑنے لگیں ۔ ان سب کے جسموں پر چونکہ مخصوص لباس تھے
اس لئے ان گولیوں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا ۔ البتہ انہیں یوں
لگ رہا تھا جیسے ان پر مسلسل کنکریوں کی بوچھاڑ ہو رہی ہو ۔

ہیلی کاپٹر فضا میں معلق ان پر خوفناک انداز میں فائرنگ کر
رہے تھے ۔ جولیا چند لمحے خاموش رہی پھر اس نے جیب سے ایک
چھوٹی مگر لمبی نال والی گن نکال لی ۔ اس گن کا چیمبر ریوالور کے چیمبر
جیسا تھا جس میں موٹی موٹی چار گولیاں موجود تھیں ۔ یہ بلاسٹر بلٹس
تھیں ۔ یہ گن اسے عمران نے دی تھی ۔ جولیا اچانک ریت سے نکل
کر اٹھ کھڑی ہوئی ۔ اسے اس طرح ریت سے نکلتے دیکھ کر ہیلی کاپٹر

موجود افراد بری طرح سے چونک اٹھے ۔ ان کی گنوں کے دہانے
جولیا کی طرف مڑے ۔ اسی لمحے جولیا نے گن والا ہاتھ اونچا کیا
پھر اس نے ایک ہیلی کاپٹر کا نشانہ لے کر ٹریگر دبا دیا ۔ ٹھک کی
کے ساتھ بلاسٹر بلٹ چنگاریاں اڑاتی ہوئی نال سے نکلی اور ہیلی
کی سائیڈ سکرین توڑتی ہوئی پائلٹ کے عین سر میں جا گھسی ۔
پائلٹ کا جسم جھٹکا کھا کر سمٹا اور اس کا ہاتھ کنٹرولر پر بہک گیا
اس وجہ سے ہیلی کاپٹر تیزی سے دائیں طرف مڑا اور تیزی سے آگے
طرف بڑھتا چلا گیا ۔ لیکن ابھی وہ کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ ایک
دھماکہ ہوا اور ہیلی کاپٹر آگ کا گولہ بن کر فضا میں بکھرتا چلا
ہیلی کاپٹر کو تباہ ہوتے دیکھ کر جولیا فوراً ریت پر گر گئی تھی ۔
کاپٹر کے جلتے ہوئے ٹکڑے اس کے اوپر سے گزرتے چلے گئے ۔
ہیلی کاپٹر کو اس طرح تباہ ہوتے دیکھ کر دوسرے ہیلی کاپٹر کا
ن بوکھلا گیا تھا ۔ اس نے فوراً کنٹرولر لیور گھمایا اور ہیلی کاپٹر کو
ے بائیں طرف موڑ کر لے گیا ۔ جولیا نے جان بوجھ کر اس
کاپٹر کو نشانہ نہیں بنایا تھا ۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہیلی کاپٹر کافی آگے
گیا اور پھر مڑا اور بلندی پر جا کر واپس ان کی طرف آنے لگا ۔

ریت سے نکل آؤ ۔ اب ہمیں باقاعدہ ان کا مقابلہ کرنا پڑے
جولیا نے کہا تو اس کے ساتھی جو ریت میں چھپے ہوئے تھے فوراً
اکھڑے ہو گئے ۔

تم نے دوسرے ہیلی کاپٹر کو کیوں جانے دیا" ... صالحہ نے جولیا

کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ضروری تھا۔ میں اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا چاہتی ہوں" جولیا نے کہا۔

"قبضہ۔ ہونہہ۔ ہیلی کاپٹر نیچے آئے گا تب ہی تم اس پر قبضہ کرو گی"... تنویر نے کہا۔

"آ جائے گا نیچے۔ تم فکر کیوں کرتے ہو"... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا"... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کہو"... جولیا نے کہا۔

"زمین میں ارتعاش سا ہو رہا ہے۔ شاید سینڈ میرینز اس طرف آ رہی ہیں"... کیپٹن شکیل نے کہا تو انہوں نے واقعی ریت میں ارتعاش سا پیدا ہوتے دیکھا۔ اچانک جولیا نے سامنے دیکھا تو اسے دور سے چار لکیریں تیزی سے اپنی طرف آتی دکھائی دیں۔

"سینڈ میرینز سے ہم پر تارپیڈو فائر کئے گئے ہیں۔ جلدی کرو۔ ایک دوسرے سے فاصلے پر ہو جاؤ"... ریڈ ایگل نے کہا تو وہ سب تیزی سے ادھر ادھر بکھرتے چلے گئے۔ دوسرے لمحے انہیں چار تارپیڈو ریت میں لکیریں بناتے اپنے قریب سے گزرتے دکھائی دیئے جو تھوڑی دور جا کر ہولناک دھماکوں سے پھٹ گئے۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں نے دوبارہ ریت میں گھسنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائی تھی۔

"ان لباسوں میں ہم محفوظ ہیں لیکن پھر بھی جس قدر ہو سکے

ریت کی گہرائی میں چلے جاؤ۔ ہمیں سینڈ میرینز اور ہاک فورس کے قریب آنے کا انتظار کرنا ہے"... ریڈ ایگل نے کہا تو وہ سب ہاتھ پیر چلاتے ہوئے ریت میں نیچے ہی نیچے ہوتے چلے گئے۔ ان کے اوپر ریت پر خوفناک دھماکے ہو رہے تھے۔ ہر طرف جیسے ریت کے بادل اٹھتے دکھائی دے رہے تھے جن میں آگ بھی تھی اور دھواں بھی۔

سینڈ میرینز سے مسلسل ان کی طرف تارپیڈو برسائے جا رہے تھے اور رہی سہی کسر اس ہیلی کاپٹر نے پوری کر دی تھی جو دور چلا گیا تھا۔ ہیلی کاپٹر بلندی پر ایک بار پھر رک گیا تھا اور اس نے ان کی طرف میزائل برسانے شروع کر دیئے تھے۔ وہ ریت میں کافی نیچے چلے گئے تھے۔ ان کے جسموں پر مخصوص پلاسٹک کے لباس بھی تھے لیکن اس کے باوجود خوفناک دھماکوں سے انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے جسم پانی میں ہوں اور بری طرح سے اتھل پتھل ہو رہے ہوں۔

جولیا ہاتھ پاؤں چلاتی ہوئی آگے آئی اور پھر ریت سے باہر آ گئی۔ ہر طرف دھوئیں اور ریت کا غبار پھیلا ہوا تھا۔ جولیا جھکے جھکے انداز میں دوڑتی ہوئی ایک طرف موجود بڑی سی چٹان کی طرف بڑھ گئی۔ ریت اور دھوئیں کے غبار میں ہیلی کاپٹر میں موجود افراد اسے چٹان کی طرف جاتا نہیں دیکھ سکے تھے۔ چٹان کے عقب میں جا کر جولیا نے گن کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ بلاسٹر بلٹ ٹھیک ہیلی کاپٹر کی باڈی پر پڑی۔ ہیلی کاپٹر کو جھٹکا سا لگا اور وہ قدرے دائیں

طرف گھوم گیا مگر دوسرے لمحے زور دار دھماکہ ہوا اور اس ہیلی کاپٹر کے بھی پرخچے اڑ گئے اور اس کے ٹکڑے آگ کے شعلے بنے ادھر ادھر بکھرتے چلے گئے۔

"ریت سے باہر آ جاؤ۔ جلدی"... جولیا نے کہا تو اس کے ساتھی ریت سے نکل آئے۔ اب دوسری طرف سے تارپیڈو بھی نہیں آرہے تھے۔ شاید دشمن یہی سمجھ رہے تھے کہ ان پر جتنی تعداد میں تارپیڈو اور میزائل برسائے گئے ہیں اس سے ان کے یقیناً ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہوں گے۔

"اس طرف چلو۔ جلدی"... جولیا نے دائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی تھی۔ جولیا نے دیکھ لیا تھا کہ ریت میں چھپی ہوئی پہاڑی ٹھوس اور سنگلاخ ہے۔ جولیا کی بات سن کر وہ تیزی سے اس پہاڑی کی طرف بھاگنے لگے۔ چند ہی لمحوں میں وہ پہاڑی کے قریب پہنچ گئے۔

"پہاڑی میں کوئی کریک تلاش کرو"... جولیا نے کہا تو وہ تیزی سے پہاڑی کے گرد پھیل گئے۔ چند ہی لمحوں میں انہیں پہاڑی میں ایک کریک دکھائی دیا تو وہ اس کریک میں گھستے چلے گئے۔ کریک اوپر سے تنگ مگر اندر سے خاصا وسیع تھا۔ جولیا نے کریک میں داخل ہوتے ہی انہیں بیگوں سے ٹارچیں نکال کر وہاں روشنی کرنے کے لئے کہا تو انہوں نے فوراً ٹارچیں نکال کر روشن کر دی۔ ریڈ ایگل نے کاندھے سے اپنا بیگ اتارا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک

چھوٹی سی مشین نکال لی۔

"اب یہ کیا ہے"... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ ہمیں مسلسل مانیٹر کر رہے ہیں۔ یہ سلیمانی ٹوپی ہے۔ میں اسے آن کر دوں گا تو اس میں سے ایسی ریز نکلے گی جو واقعی سلیمانی ٹوپی کا سا کام دے گی اور وہ کسی بھی طرح سے ہمیں نہیں دیکھ سکیں گے"... ریڈ ایگل نے کہا۔ اس نے مشین آن کی تو مشین سے گھرر گھرر کی ہلکی ہلکی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس نے مشین پر لگے ہوئے دونوں بٹن پریس کر دیئے تو وہاں ہلکی ہلکی نیلی روشنی پھیل گئی۔

"اب وہ سرچنگ آلات لے کر اس کریک میں بھی گھس آئیں تو وہ ہمیں تلاش نہیں کر سکیں گے"... ریڈ ایگل نے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"لیکن ہمیں یہاں رکنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے تو کہا تھا کہ ہم سینڈ میرینز اور ہاک فورس کو ہر صورت میں ختم کر دیں گے"... تنویر نے جولیا سے مخاطب ہو کر جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"انہیں اس طرف آنے تو دو۔ پھر سب کچھ کر لیں گے"... جولیا نے کہا۔ ریڈ ایگل نے بیگ سے ایک اور مشین نما آلہ نکالا اور اسے آن کرنے لگا۔ مشین پر راڈار جیسی ایک چھوٹی سی سکرین لگی ہوئی تھی جس پر کلاک وائز ایک روشنی کی لکیر حرکت کر رہی تھی۔ سکرین پر نو بڑے اور بیس چھوٹے نقطوں کے ساتھ بے شمار زرد نقطے سپارک کر رہے تھے۔

"نو سینڈ میرینز، بیس جیپیں اور دو سو کے قریب مسلح افراد اس طرف آ رہے ہیں"۔۔۔ ریڈ ایگل نے سکرین دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ حکمت عملی بہترین ہے۔ اس کریک میں آکر ریڈ ایگل نے جو آلہ آن کیا ہے، دشمنوں کو اب ہم نظر نہیں آ رہے ہوں گے۔ وہ واقعی یہی سمجھیں گے کہ انہوں نے ہمیں ہٹ کر دیا ہے اس لئے اب وہ فوراً اس طرف آنے کی کوشش کریں گے جس کی وجہ سے ہمیں ان پر بھرپور حملہ کرنے کا موقع مل جائے گا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اب یہ لوگ کتنی دیر میں یہاں پہنچ جائیں گے"۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں"۔۔۔ ریڈ ایگل نے کہا۔ ان سب کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ سرخ اور زرد دھبے حرکت کرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے اور پھر تقریباً دس منٹوں کے بعد انہیں باہر سے تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔ جولیا اٹھی اور دیوار کے ساتھ چلتی ہوئی کریک کے کنارے پر آ گئی اور باہر دیکھنے لگی۔ اسے باہر ریت سے نو بڑی بڑی سینڈ میرینز باہر نکلتی ہوئی دکھائی دیں جو واقعی سمندری آبدوزوں سے مشابہ تھیں۔ سینڈ میرینز چونکہ بے حد تیز رفتار تھیں اس لئے وہ جیپوں اور مسلح افراد سے پہلے وہاں پہنچ گئی تھیں۔

"صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل بیگوں سے میگنٹ بم نکالو اور میرے ساتھ باہر چلو"۔۔۔ جولیا نے ان تینوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔ مگر"۔۔۔ کراسٹی نے کچھ کہنا چاہا۔

"یہ اگر مگر کا وقت نہیں ہے۔ ہمیں ان سینڈ میرینز کو تباہ کرنا ہے۔ ان سینڈ میرینز پر ہم ریت کے نیچے جاتے ہوئے میگنٹ بم لگائیں گے۔ ہم میں سے ہر ایک دو دو سینڈ میرینز پر بم لگائے گا اور تم سب ریت کے نیچے رہو گے۔ ریت خاصی نرم ہے اس لئے ہمیں آگے بڑھنے میں کوئی مشکل نہیں ہو گی"۔۔۔ جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ انہوں نے کاندھوں سے بیگ اتار کر وہیں رکھے اور میگنٹ بم نکال کر کریک سے باہر آ گئے۔ کریک سے باہر آتے ہی وہ فوراً ریت میں اترتے چلے گئے اور پھر وہ خاص نیچے اس طرف بڑھنے لگے جہاں سینڈ میرینز موجود تھیں۔

مخصوص لباسوں کی وجہ سے انہیں ریت میں آگے بڑھنے اور سانس لینے میں کوئی مسئلہ نہیں ہو رہا تھا۔ وہ ماہر تیراکوں کی طرح ریت میں آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں نے میگنٹ بم آن کر لئے تھے۔ ایک سینڈ میرین کے قریب جاتے ہی جولیا نے میگنٹ بم میرین کے نیچے ایک چھوٹے سے سوراخ میں لگا دیا۔ یہ مخصوص ٹائپ کا انتہائی طاقتور بم تھے۔ ان بموں کو کوئی ریز یا راڈار چیک نہیں کر سکتا تھا۔ سینڈ میرین میں بم لگاتے ہی جولیا ایک بار پھر ریت کی گہرائی میں چلی گئی اور دوسری میرین کی طرف بڑھنے لگی۔

چند ہی لمحوں میں وہ دوسری میرین کے پیندے میں بھی بم لگا چکی

تھی ۔ اسی طرح اس کے ساتھی بھی ریت کے نیچے ہی نیچے
ہوئے انداز میں دوسری میرینز تک پہنچ گئے اور انہوں نے
میرینز کے پیندوں میں بم لگا دیئے تھے ۔ جولیا کا ان سب سے
رابطہ تھا ۔ وہ اسی طرح ریت کے اندر سے ہوتے ہوئے واپس
کریک میں پہنچ گئے ۔

" کیا سینڈ میرینز کے راڈارز نے ہمیں ریت کے نیچے چیک
کیا ہو گا "... صفدر نے ریڈ ایگل سے پوچھا ۔

" نہیں ۔ میں نے یہاں جو آلہ آن کر رکھا ہے اس کا دائرہ
میٹر کی رینج تک پھیلا ہوا ہے جو ریت کے اوپر اور گہرائی میں
جیسا کام کرتا ہے ۔ سینڈ میرینز اس رینج کے اندر ہی ہیں ۔ انہیں
بھی نہیں چلا ہو گا کہ آپ ان کی میرینز میں بم لگا دیئے ہیں ۔ دوسرا
یہ ایسی ساخت کے بم ہیں جنہیں کسی بھی آلے سے چیک نہیں
جا سکتا "... ریڈ ایگل نے کہا ۔

" کیا یہ ٹائم بم ہیں "... صالحہ نے پوچھا ۔

" نہیں ۔ یہ ریموٹ کنٹرولڈ ہیں ۔ ان کا ریموٹ میرے پاس
ایک بٹن پریس کرتے ہی ان میرینز کے پرخچے اڑ جائیں گے
نے کہا ۔ اس کے چہرے پر بے حد سنجیدگی تھی ۔

" تو انتظار کس بات کا ہے ۔ بٹن پریس کریں اور ان میرینز
کو اڑا دو "... تنویر نے کہا ۔

" ابھی نہیں ۔ ان سب کو آنے دو ۔ سینڈ میرینز کی تباہی کے

ساتھ ساتھ ان کی جیپیں بھی اڑ جائیں گی اور آنے والے مسلح افراد
بھی آسانی سے تباہ ہو جائیں گے "... جولیا نے کہا تو تنویر نے سمجھ
جانے والے انداز میں سر ہلا دیا ۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہوں نے بے
شمار جیپوں کی آوازیں سنی ۔ ریڈ ایگل کی نظریں راڈار سکرین پر جمی
ہوئی تھیں ۔ جیپیں اور بے شمار مسلح افراد وہاں پہنچ گئے تھے ۔

" ان سب کو ہلاک کئے بغیر ہم یہاں سے نہیں نکل سکتے اس لئے
مجبوری ہے "... جولیا نے کہا ۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ
نکالا اور اس پر لگے ہوئے ایک سرخ بٹن پر انگلی رکھ دی ۔

" سب دیواروں کے ساتھ لگ جاؤ ۔ دھماکوں سے اس پہاڑی کو
بھی نقصان پہنچ سکتا ہے ۔ مخصوص لباسوں سے ہم زخمی تو نہیں ہوں
گے مگر اس پہاڑی کے نیچے ضرور دب جائیں گے اس لئے کریک کی
دیواروں کے ساتھ لگنے کی وجہ سے ہم اس پہاڑی کے نیچے دبنے سے
بچ جائیں گے "... جولیا نے کہا تو وہ سب سر ہلا کر کریک کی دیواروں
کے ساتھ چپک گئے ۔ جولیا نے اللہ کا نام لیا اور ریموٹ کا بٹن پریس
کر دیا ۔ اچانک باہر جیسے خوفناک قیامت ٹوٹ پڑی ۔ یکے بعد
دیگرے نو زبردست دھماکے ہوئے اور ہر طرف آگ، دھوئیں اور
ریت کے بادل پھیل گئے ۔ دھماکے اس قدر خوفناک تھے کہ
پہاڑی صحرا یوں لرز اٹھا تھا جیسے وہاں زبردست زلزلہ آگیا ہو ۔
الٹرا میگنٹ بموں نے سینڈ میرینز کو تو تباہ کیا ہی تھا مگر اس تباہی
نے ان میرین کے دور نزدیک جیپیں اور ہاک فورس کے مسلح افراد

بھی زد میں آ گئے تھے۔ دھماکوں سے جیپوں اور ان مسلح افرا
بھی ٹکڑے اڑ گئے تھے۔

خوفناک دھماکوں سے واقعی پہاڑی کا بھی بہت بڑا حصہ اڑ گیا
اور انہیں کریک بری طرح سے ٹوٹتا ہوا اور خود پر گرتا معلوم ہو
تھا مگر وہ سب کریک کی دیواروں سے چپکے ہوئے تھے۔ ایک
سے پہاڑی مکمل طور پر بیٹھ گئی تھی۔ وہ چونکہ کریک کے دہانے
قریب تھے اس لئے وہ اس پہاڑی کے نیچے دبنے سے بچ گئے
البتہ کریک دھوئیں اور ریت کے غبار سے بھر گیا تھا۔

" کیا تم سب ٹھیک ہو"... جولیا نے چیختی ہوئی آواز میں کہا

" ہاں۔ ہم ٹھیک ہیں"... صفدر نے کہا اور پھر باری با
سب نے جولیا کو اپنی خیریت سے مطلع کر دیا۔

" گڈ۔ اب باہر نکلو۔ ہمیں بچ جانے والے افراد پر
ہے"... جولیا نے کہا تو وہ سب تیزی سے حرکت میں آ گئے
اسلحہ سنبھالتے ہوئے کریک سے باہر نکل آئے۔ باہر ہر
دھوئیں، آگ اور ریت کا طوفان بلند ہوتا دکھائی دے رہا
سب جولیا کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے تیزی سے پھیل
باہر سے ہر طرف انسانی چیخوں کی دلخراش آوازیں سنائی دے
تھیں۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں نے پل بھر میں بچ جا
فورس پر حملہ کر دیا۔ فضا مشین گنوں کی ریٹ ریٹ سے
اور بچ جانے والے مسلح افراد ان کی گولیوں کا نشانہ بنتے چلے

انہوں نے زمین سے ایک اور سینڈ میرین کو نکلتے دیکھا۔ اس سینڈ میرین کو دیکھ کر وہ سب چونک پڑے مگر جب اس سینڈ میرین سے تارپیڈو اور میزائل نکل کر ہاک فورس پر پڑنے لگے تو ان کے چہروں پر اطمینان آ گیا کہ اس میرین میں یقیناً عمران ہے جو ان کی مدد کو آ پہنچا ہے۔

" میگنٹ بموں نے یہاں زبردست تباہی پھیلائی ہے۔ سینڈ میرینز کے پچاس میٹر تک کے دائرے میں موجود تمام مسلح افراد اور ان کی جیپیں بھی تباہ ہو گئی ہیں۔ جو افراد اس رینج سے دور تھے اور ریت میں چھپ گئے تھے ہم نے ان سب کو چن چن کر ہلاک کر دیا ہے"... صفدر نے کہا۔

" ان کی کوئی جیپ سلامت بچی ہے"... جولیا نے پوچھا۔

" نہیں۔ سب تباہ ہو گئی ہیں"... صالحہ کی آواز سنائی دی۔

" خیر۔ عمران آ گیا ہے۔ اب ہم سب اس کے ساتھ سینڈ میرین میں جائیں گے"... جولیا نے کہا۔ تھوڑی دیر میں انہوں نے وہاں موجود تمام ہاک فورس کا خاتمہ کر دیا۔ عمران بھی سینڈ میرین سے نکل کر باہر آ گیا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس نے کس طرح سینڈ میرین پر قبضہ کیا تھا اور اس نے یہاں آ کر ان کی مدد کرتے ہوئے بچ جانے والی جیپوں اور مسلح افراد کو سینڈ میرین سے میزائل اور تارپیڈو مار کر ہلاک کر دیا تھا۔

" اب آپ کا کیا پروگرام ہے عمران صاحب"... صفدر نے پوچھا۔

"ہم اس میرین سے صحرائے ڈالمن اور پھر قصبہ اورس جائیں گے"... عمران نے کہا۔

"قصبہ اورس ۔ جہاں سردار یوسف بن خالد ہے"... ریڈ ایگل نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں ۔ خالد بن یوسف میرا دوست ہے ۔ وہی ہمیں فوراً اور خفیہ طور پر اسرائیل پہنچا سکتا ہے"... عمران نے کہا۔

"تب پھر ہمیں جلدی کرنی چاہئے ۔ ریڈ ہاک کو اپنی فورس کی تباہی کا علم ہو گیا تو وہ اس ریگستان میں اسرائیل کی آرمی بھیج دے گا پھر ہم اس سینڈ میرین میں بھی نہیں بچ سکیں گے"... کراسی نے کہا۔

"ہاں ۔ آؤ"... عمران نے کہا اور پھر وہ سب سینڈ میرین میں آگئے چند ہی لمحوں میں وہ سب سینڈ میرین میں سوار قصبہ اورس کی طرف اڑے جا رہے تھے ۔ میگنٹ بموں نے واقعی ہاک فورس، ان کی سینڈ میریز اور جیپوں کے پرخچے اڑا دیئے تھے جبکہ بچنے والے مسلح افراد کو عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہلاک کر دیا تھا اس لئے اب ان کے پیچھے کوئی نہیں تھا ۔ وہ سینڈ میرین میں تیزی سے قصبہ اورس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔

ریڈ ہاک کی آنکھیں حیرت سے پھٹی جا رہی تھیں ۔ سکرین پر اے ہر طرف سینڈ میریز اور جیپوں کے ساتھ ساتھ انسانی ٹکڑے دکھائی دے رہے تھے ۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہاں زبردست بمباری کی گئی ہو اور اس بمباری کے نتیجے میں وہاں ہر طرف خوفناک تباہی پھیل گئی ہو ۔ ہاک فورس کا کوئی فرد زندہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"یہ سب ۔ یہ سب کیسے ہو گیا ۔ یہ ۔ یہ"... ریڈ ہاک کے منہ سے ہکلاتی ہوئی آواز نکلی۔

"جب مشین آن ہوئی تو میں نے یہاں ہر طرف اسی طرح تباہی پھیلی دیکھی تھی اس لئے میں نے آپ کو کال کر کے یہاں بلا لیا ہے چیف"... سائم نے ریڈ ہاک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ ۔ مگر ۔ یہ سب ہوا کیسے ۔ اتنی بڑی فورس کو کس نے تباہ کیا ہے ۔ کمانڈر رہوڈس نے کہا تھا کہ اس نے عمران اور اس کے

ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ ان کی لاشیں ہیلی کاپٹر میں یہاں لا رہا ہے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"میرے خیال میں جہاں عمران کے ساتھی موجود تھے وہاں چونکہ ہیلی کاپٹر پہلے پہنچ گئے تھے اس لئے انہوں نے وہاں فائرنگ کے ساتھ ساتھ میزائل بھی برسائے تھے جس کی وجہ سے کمانڈر رہوڈس نے کہا تھا کہ انہوں نے عمران کے ساتھیوں کو ہٹ کر دیا ہے مگر چیف۔ عمران کے ساتھیوں نے مخصوص ٹائپ کے لباس پہن رکھے ہیں۔ ان لباسوں پر بم اور گولی کیسے اثر کر سکتی تھی۔ انہوں نے شاید کمانڈر رہوڈس کو ڈاج دیا تھا۔ یہ دیکھیں ہمارے دونوں گن شپ ہیلی کاپٹروں کے ٹکڑے اور ڈھانچے یہاں پڑے ہیں۔ ان میں سے ایک میں کمانڈر رہوڈس بھی تھا"... سائم نے سکرین پر ایک طرف ہیلی کاپٹروں کے جلتے ہوئے ٹکڑوں اور ڈھانچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اتنی بڑی فورس کو عمران اور اس کے چند ساتھیوں نے ختم کر دیا ہے۔ مگر کیسے۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ نہیں۔ نہیں۔ وہ واقعی انسان نہیں ہیں"... ریڈ ہاک نے اسی طرح کھوئے کھوئے سے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اتنی بڑی اور طاقتور نو میرینز کا تباہ ہونا واقعی انہونی سی بات ہے۔ ان میرینز کو تو میگا بموں کے سوا کسی اور بم سے تباہ کیا ہی نہیں جا سکتا"... سائم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ"... ریڈ ہاک کے منہ سے نکلا

"چیف۔ ادھر عمران نے بھی ایک سینڈ میرین پر قبضہ کر لیا تھا۔ سینڈ میرین لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا تھا۔ اس نے ہاک فورس کو ہلاک کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی"... ئم نے کہا۔

"عمران نے سینڈ میرین پر قبضہ کر لیا تھا۔ اوہ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ آخر یہ سب وہ کس طرح کر رہے ہیں"... ریڈ ہاک نے ہونٹ باتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں چیف"... سائم نے بوکھلائے ہوئے لہجے یں کہا۔

"کہاں ہیں وہ۔ کیا تم نے انہیں سرچ کیا ہے"... ریڈ ہاک نے ملے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں نے سارا صحرا چھان مارا ہے مگر سکرین پر کہیں ن کا سایہ تک دکھائی نہیں دے رہا"... سائم نے کہا۔

"کیا مطلب۔ سایہ تک دکھائی نہ دینے سے تمہاری کیا مراد ہے۔ اگر انہوں نے ہی یہ ساری تباہی مچائی ہے تو وہ خود کہاں جا سکتے ہیں ڈھونڈو انہیں۔ تلاش کرو۔ سرحدی پٹی کی طرف دیکھو۔ وہ یقیناً سینڈ میرین میں تباہی پھیلا کر اسی طرف گئے ہوں گے"... ریڈ ہاک نے چیختے ہوئے کہا۔

"م۔ میں نے چیک کیا ہے چیف مگر سینڈ میرین اور ان کا کوئی

نشان نہیں مل رہا۔ البتہ "... سائم کہتے کہتے رک گیا۔

" البتہ۔ البتہ سے کیا مطلب"... ریڈ ہاک نے غراتے ہوئے کہا۔

" تھری ناٹ ون کی طرف ریت پر ایسے نشان بن رہے ہیں جیسے سینڈ میرین اس طرف جا رہی ہو لیکن سکرین پر وہ دکھائی نہیں دے رہی"... سائم نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے مشین کے چند بٹن پریس کئے تو سکرین پر صحرا کا منظر بدل گیا۔ وہاں ہر طرف ریت ہی ریت دکھائی دے رہی تھی۔ ایک جگہ ریت اڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور ریت پر بڑی سی لکیر کے نشان بنتے دکھائی دے رہے تھے۔

" یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ اگر یہاں سینڈ میرین ہے تو یہ دکھائی کیوں نہیں دے رہی"... ریڈ ہاک نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

" اسی بات پر تو میں پریشان ہوں چیف"... سائم نے کہا۔

" اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ عمران واقعی بہت چالاک ہے۔ اس نے ضرور کیاسٹنگ آلہ آن کر رکھا ہے اسی لئے ہماری سونک ریز کام نہیں کر رہیں اور عمران اور اس کے ساتھی مع سینڈ میرین کے ہمیں دکھائی نہیں دے رہے"... ریڈ ہاک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ چیف۔ تب پھر انہیں کیسے دیکھا جا سکتا ہے"... سائم نے چونک کر کہا۔

" کیاسٹنگ ریز بلاکر ریز ہوتی ہیں جن کی موجودگی میں دوسری تمام ریز بلاک ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ ان ریز کی وجہ سے سیٹلائٹ بھی بے کار ہو جاتے ہیں۔ جب تک کیاسٹنگ آلہ آن رہے گا

ہم انہیں نہیں دیکھ سکیں گے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

" اوہ۔ تو کیا یہ ہمیں بالکل دکھائی نہیں دیں گے"... سائم نے حیران ہو کر کہا۔

" یہ ہمیں صرف سکرین پر دکھائی نہیں دیں گے۔ انہیں لائیو دیکھا جا سکتا ہے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

" تب پھر ہمیں ان کی سرکوبی کے لئے فوراً ہیلی کاپٹروں اور جٹ جہازوں کا اسکوارڈن بھیج دینا چاہئے"... سائم نے کہا۔

" احمق ہو گیا۔ جب ان لوگوں کا سینڈ میرینز اور گن شپ ہیلی کاپٹر کچھ نہیں بگاڑ سکے تو ہیلی کاپٹر اور جیٹ جہاز کیا کریں گے اور پھر وہ سینڈ میرین میں موجود ہیں جس سے وہ ہیلی کاپٹروں اور طیاروں کو آسانی سے ہٹ کر سکتے ہیں"... ریڈ ہاک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" لیس چیف۔ وہ۔ وہ"... سائم نے ریڈ ہاک کو غصے میں دیکھ کر کہا۔

" اب ان لوگوں کو مجھے دوسرے طریقے سے ہینڈل کرنا ہو گا"... ریڈ ہاک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" چیف۔ سینڈ میرین کا رخ قصبہ اورس کی طرف ہے۔ قصبہ اورس کا خالد بن یوسف سردار ہے۔ قصبہ اورس میں ہر طرف سنگلاخ پہاڑیاں ہیں جہاں خالد بن یوسف اور اس کے ساتھی چھپے رہتے ہیں جن کو آج تک ہماری آرمی بھی تلاش نہیں کر سکی"... سائم نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ تم یہ بتاؤ وہ لوگ قصبہ اورس سے کتنی دور ہیں اور کب تک یہ قصبے میں پہنچ جائیں گے"..... ریڈ ہاک نے کہا۔

"یہ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے میں قصبہ اورس میں پہنچ جائیں گے چیف"..... سائم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں"..... ریڈ ہاک نے کہا اور کنٹرول روم سے نکلا اور تیز تیز چلتا ہوا اپنے آفس میں آگیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے جیب سے اپنا مخصوص ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر موجود ایک مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اوکے کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔ گلوشیا سپیکنگ"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مترنم اور نہایت سریلی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر جان البرٹ"..... ریڈ ہاک نے کڑک دار لہجے میں کہا۔ چونکہ ایک بڑا سائنس دان بھی تھا اور اسرائیل میں ٹاپ ایجنٹ کے طور پر بھی کام کرتا تھا اس لئے اس نے اپنا ایک سپیشل گروپ بنا رکھا تھا جس میں اس کے ساتھ چھ افراد کام کرتے تھے۔ ان افراد میں ایک مادام گلوشیا بھی تھی جو نہایت چالاک اور تیز طراری میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی۔ اس کے علاوہ پانچ مرد تھے۔ چھ افراد کا یہ گروپ ہی اصل میں ریڈ ہاک گروپ کہلاتا تھا۔ ریڈ ہاک فارن کنٹری میں جب بھی کسی مشن پر جاتا تو انہی پانچوں کو اپنے ساتھ لے کر جاتا تھا اور ان کے ساتھ مل کر دوسرے ممالک میں اپنے مشنز مکمل کرتا

جبکہ ہاک فورس اور دوسری ایجنسیوں کا ہولڈ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے عارضی طور پر لیا تھا تاکہ وہ آسانی کے ساتھ پورے اسرائیل پر نظر رکھ سکے۔ ان تمام گروپس اور ایجنسیوں میں ریڈ ہاک اسی نام سے جانا اور پہچانا جاتا تھا۔ یہ نام صرف اس نے اپنے مخصوص ریڈ ہاک گروپ تک ہی محدود رکھا تھا۔ گلوشیا اور اس کے ساتھی اسے ڈاکٹر ہی کہتے تھے۔

"اوہ۔ یس ڈاکٹر"..... دوسری طرف سے مادام گلوشیا نے ڈاکٹر کی آواز پہچان کر کہا۔

"اپنے تمام ساتھیوں کو لے کر آرون میں پہنچ جاؤ۔ فوراً"..... ریڈ ہاک نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوکے ڈاکٹر"..... دوسری طرف سے گلوشیا نے کوئی سوال کئے بغیر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ وہ چونکہ ریڈ ہاک کے تحت تھے اس لئے ریڈ ہاک کی ہر بات پر یس سر اور اوکے سر کہنے کے سوا جیسے انہیں اور کچھ نہیں آتا تھا۔ ریڈ ہاک کا ہر لفظ ان کے لئے حکم کا درجہ رکھتا تھا اور وہ کوئی سوال وجواب نہیں کر سکتے تھے۔ ریڈ ہاک نے مادام گلوشیا کو حکم دیا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہونہہ۔ واقعی عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی دوسری ایجنسی کے بس کی بات نہیں ہیں۔ ان کے لئے مجھے اب ریڈ ہاک گروپ کو ہی حرکت میں لانا ہوگا۔ ریڈ ہاک گروپ کی تیز نظروں سے وہ لوگ نہیں بچ سکیں گے اور وہ ان پر اس طرح موت بن کر

جھپٹ پڑیں گے کہ انہیں بچنے کے لئے کوئی راہ نہیں مل سکے گی" ریڈ ہاک نے غراتے ہوئے کہا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد کمرے میں ایک تیز سیٹی کی آواز ابھری تو وہ چونک پڑا۔

"آر ون میں ریڈ ہاک گروپ پہنچ گیا ہے"... ریڈ ہاک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس بار وہ مین دروازے کی طرف جانے کی بجائے شمالی دیوار کی طرف بڑھا اور اس نے دیوار پر لگی ہوئی ایک پینٹنگ جس پر ایک خوبصورت لڑکی کی تصویر بنی ہوئی تھی کی دونوں آنکھوں پر انگلیاں رکھ کر پریس کر دیں۔ ہلکی سی سرر کی آواز سنائی دی اور دیوار کا درمیانی حصہ دو حصوں میں تقسیم ہو کر کھلتا چلا گیا۔ خلاء میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ اس دروازے کے کھلنے سے پہلے ہی کمرے کا داخلی دروازہ خود بخود بند ہو کر لاک ہو گیا تھا۔

ریڈ ہاک سیڑھیاں اترنے لگا۔ تیسری سیڑھی پر قدم رکھتے ہی اس کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا۔ ریڈ ہاک سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے گیا۔ سامنے ایک چھوٹی مگر کھلی راہداری تھی۔ ریڈ ہاک آگے بڑھا اور ایک کمرے کے دروازے پر آ کر رک گیا۔ اس نے دروازے کی سائیڈ پر لگے کنٹرولنگ بٹنوں کے چند مخصوص بٹن پریس کئے۔ ایک خانے میں اپنا انگوٹھا رکھ دیا۔ اس خانے میں سرخ روشنی تھی جیسے ہی ریڈ ہاک نے وہاں انگوٹھا رکھا خانے میں رنگ برنگی روشنیاں چمکیں اور اس خانے کا رنگ سبز ہو گیا۔ ساتھ ہی سلا

دروازہ کسی شٹر کی طرح اوپر کھلتا چلا گیا۔ سامنے ایک ہال نما بڑا سا کمرہ تھا جس کے سنٹر میں ایک بیضوی میز موجود تھی۔ میز کے گرد چھ کرسیاں موجود تھیں جن میں سے ایک کرسی پر ایک خوبصورت لڑکی اور چار کرسیوں پر چار صحت مند اور خوبصورت نوجوان بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ایک کرسی خالی تھی۔

دیکھنے میں وہ چاروں فلمی ہیرو دکھائی دے رہے تھے اور انہوں نے بہترین تراش کے سوٹ پہن رکھے تھے۔ اسی طرح لڑکی جس کی آنکھیں نیلی اور بال سنہری تھے مس ورلڈ دکھائی دے رہی تھی۔ جیسے ہی ریڈ ہاک اندر آیا وہ سب اس کے احترام میں کرسیوں سے اٹھ گئے۔ ریڈ ہاک نپے تلے قدم اٹھاتا خالی کرسی کی طرف بڑھ گیا اور اس کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"بیٹھو"... ریڈ ہاک نے اپنے مخصوص کرخت لہجے میں کہا تو وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے اور غور سے ریڈ ہاک کی جانب دیکھنے لگے۔

"ڈاکٹر۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اسرائیل کی تمام ایجنسیوں کا کنٹرول سنبھال لیا ہے اور انہیں ہاک فورس کا نام دے دیا ہے"... لڑکی نے غور سے ریڈ ہاک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہی بتانے کے لئے میں نے تمہیں یہاں بلایا ہے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"یس ڈاکٹر"... مادام گلوشیا نے کہا تو ریڈ ہاک انہیں یہ بتانے لگا کہ اس نے اسرائیل کی ۶ ایجنسیوں کا کنٹرول کیوں سنبھالا ہے اور

اسرائیل کو کون کون سی ایجنسیاں اس کے انڈر کام کر رہی ہیں
اس کے علاوہ اس نے ان سب کو عمران اور اس کے ساتھیوں
بارے میں بھی تمام تفصیلات بتا دیں۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کو میں واقعی ایزی لے رہا تھا
لیکن صحرائے جارٹن اور ڈالمن میں انہوں نے جس کارکردگی
مظاہرہ کیا ہے اسے دیکھ کر میں بھی حیران رہ گیا ہوں۔ وہ لوگ
واقعی مافوق الفطرت صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ میں کبھی سوچ
نہیں سکتا تھا کہ وہ اس طرح صحرائے جارٹن سے نکل کر
ڈالمن اور پھر اسرائیل میں داخل ہو جائیں گے۔ پہلے میں نے ان
خلاف ہاک فورس کو ہی متحرک رکھنے کا سوچا تھا مگر اب ان
ناقابل یقین کارکردگی نے مجھے اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ
اپنے سپیشل گروپ کو ان کے خلاف میدان عمل میں لاؤں۔
نے جس طرح کمانڈر رہوڈس اور اس کی فورس کو تباہ کیا ہے
سے میرا ان کے بارے میں نظریہ بدل گیا ہے اس لئے اب
ان کے خلاف حرکت میں آؤں گا اور اس کے لئے ظاہر ہے
سب کو بھی اپنے ساتھ ہی رکھنا پڑے گا۔ ہمیں ہر حال میں
صورت میں ان کے خلاف فاسٹ ایکشن کرنا ہو گا۔ اب ہمارا
صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت ہے۔ جب
انہیں ہلاک نہیں کر لیں گے چین سے نہیں بیٹھیں گے"۔
نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر۔ آپ نے بتایا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی قصبہ اورس کی طرف گئے ہیں"۔۔۔ مادام گلوشیا نے کہا۔

"ہاں۔ وہ خالد بن یوسف کے پاس گئے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ خالد بن یوسف کی پناہ میں وہ ہم سے محفوظ ہو جائیں گے مگر یہ ان کی بھول ہے۔ ہم قصبہ اورس میں جائیں گے اور وہاں جا کر ان کے خلاف کام کریں گے۔ اس بار ہم ایک تیرے سے دو شکار کریں گے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا مشن تو ہمارے پاس ہے ہی۔ ان کے ساتھ ساتھ ہم خالد بن یوسف کو بھی ہلاک کر دیں گے"۔۔۔ ریڈ ہاک نے کہا۔

"یس ڈاکٹر۔ یہ بھی بہت ضروری ہے۔ اگر ہم خالد بن یوسف کو ہلاک کر دیں تو اس سے تمام فلسطینی خاص طور پر آزادی پسند تحریکوں کی کمر ٹوٹ جائے گی اور ان پر ہماری دھاک بھی بیٹھ جائے گی"۔۔۔ مادام گلوشیا کے ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوان نے کہا جس کا نام کاشنگ تھا۔

"یس کاشنگ۔ اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ ہم وہاں فاسٹ ایکشن کریں گے۔ جو بھی ہمارے راستے میں آئے گا ہم اس کا خاتمہ کرتے چلے جائیں گے چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہوں"۔۔۔ ریڈ ہاک نے کہا۔

"ڈاکٹر۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ہم نے ہی ایکشن میں آنا ہے تو آپ نے ہاک فورس گروپ کی بنیاد ہی کیوں رکھی تھی اور اس معاملے میں اب ان کا کیا رول ہو گا"۔۔۔ کاشنگ کے

ساتھ بیٹھے ہوئے ڈچ مین نے کہا۔

" ان ایجنسیوں کو کنٹرول میں لے کر میں اسرائیل کے سیاہ سفید کا مالک ہو گیا ہوں ڈچ مین ۔ اسرائیل کی تمام ایجنسیاں اور جی پی فائیو میرے انڈر کام کریں گی ۔ وقت ضرورت انہیں بھی استعمال میں لایا جا سکتا ہے "... ریڈ ہاک نے کہا ۔ اس کی عادت تھی کہ وہ اپنے ان ساتھیوں کے ساتھ ہر بات پر ڈسکس کرتا تھا اور ان سے تجاویز بھی لیتا تھا ۔ یہ الگ بات تھی کہ ریڈ ہاک کا ہر فیصلہ حتمی اور ناقابل ترمیم ہوتا تھا۔

" قصبہ اورس میں جانے کے لئے آپ کی کیا پلاننگ ہے ڈاکٹر"... تیسرے نوجوان نے کہا جس کا نام ہیومر تھا۔

" ہاں ۔ قصبہ اورس میں جانے کے لئے ہمیں خاص حکمت عملی اپنانا ہو گی ۔ خالد بن یوسف بہت چالاک ہے ۔ وہ پہاڑیوں میں چھپا رہتا ہے اور انہی پہاڑیوں کے کریکس اور دوسرے راستوں سے اسرائیل آتا جاتا رہتا ہے ۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر اسرائیل میں داخل ہو ہم قصبہ اورس پر حملہ کر کے ان سب کو ہلاک کر دیں گے چاہے اس کے لئے ہمیں پورے قصبے کو میزائلوں سے ہی کیوں نہ اڑانا پڑے ۔ اس کے بعد ہم اس قصبے میں داخل ہوں گے اور پھر ہم وہی کریں گے جو ہمیں کرنا چاہئے "... ریڈ ہاک نے کہا۔

" ڈاکٹر ۔ اس دوران اگر عمران اور اس کی ٹیم قصبہ اورس سے

نکل گئی تو پھر "... چوتھے شخص ڈوگرام نے کہا۔

" مجھے اس بات کا اندازہ تھا کہ اگر عمران اور س کے ساتھی صحرائے ڈالمن میں پہنچ گئے تو وہ یقیناً قصبہ اورس کی طرف جانے کی کوشش کریں گے ۔ میں نے چند ایجنسیوں کی ڈیوٹی قصبہ اورس کے اردگرد کے علاقوں میں بھی لگا رکھی ہے جو قصبہ اورس میں آنے جانے والوں پر نظر رکھیں گے ۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے وہاں سے نکلنے کی کوشش کی تو اس کی خبر مجھے مل جائے گی اور ہم پہلے ان کے خلاف کام کریں گے ۔ خالد بن یوسف سے بعد میں بھی نپٹا جا سکتا ہے "... ریڈ ہاک نے کہا۔

" کیا ان ایجنسیوں میں سے کسی ایجنسی کی ڈیوٹی اس صحرا میں ہے جہاں سے عمران اور اس کے ساتھی قصبہ اورس جا رہے ہیں "... ڈوگرام نے کہا۔

" نہیں ۔ اس طرف کمانڈر رہوڈس اور اس کے ساتھیوں کا ہولڈ تھا ۔ میرا خیال تھا کہ وہ سب انہیں آسانی سے سنبھال لیں گے مگر ایسا نہ ہو سکا ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس تباہ کن اسلحہ تھا جس کی وجہ سے انہوں نے نہ صرف ہمارے دو جنگی ہیلی کاپٹر تباہ کر دیئے ہیں بلکہ ہماری نو قیمتی سینڈ میرینز اور دو سو افراد کو بھی ختم کر دیا ہے اور ایک سینڈ میرین پر قبضہ بھی کر لیا ہے "... ریڈ ہاک نے کہا۔

" ڈاکٹر ۔ کیا ہم قصبہ اورس جانے کی تیاری کریں "... ان کے

سوال و جواب ختم ہوئے تو گلوشیا نے ریڈ ہاک سے مخاطب ہو کر
کہا۔

" ہاں ۔ تم تیاری کرو ۔ جب تک میں ان کے بارے میں
رپورٹ لے لوں "... ریڈ ہاک نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے
ہی اس کے سبھی ساتھی بھی اٹھ گئے تھے۔

خالد بن یوسف کا تعلق تحریک آزادی کی ایک بڑی تنظیم سے تھا
جس نے فلسطینیوں سے مل کر اسرائیل میں آزادی کے لئے زبردست
جدوجہد کی تھی ۔ وہ ایک ذہین انسان تھا جس نے اپنے بل بوتے پر
اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی وہ سرحدی قصبہ اورس کا رہنے والا تھا ۔ وہ
فلسطینیوں کے ساتھ آزادی کی ہر تحریک میں پیش پیش رہتا تھا جس
کی وجہ سے وہ نہ صرف فلسطینیوں میں بے پناہ مقبول ہو گیا جبکہ
اسرائیلیوں کو وہ بری طرح سے کھٹکنے لگا تھا۔

خالد بن یوسف خاص طور پر ان یہودیوں کے خلاف کام کرتا تھا
جو بے جا فلسطینیوں پر ظلم کرتے تھے اور ان کے قصبوں اور گاؤں پر
اپنا تسلط جماتے تھے ۔ اس کے پاس بے پناہ اسلحہ تھا جس سے وہ
یہودیوں کو زبردست نقصان پہنچا سکتا تھا ۔ قصبہ اورس کا زیادہ تر
حصہ پہاڑیوں پر مشتمل تھا جہاں بے شمار قدرتی غاریں اور کریک

تھے۔خالد بن یوسف نے ان غاروں اور کریکس میں اضافہ کرتے
ہوئے بے شمار ایسی جگہیں بنا رکھی تھیں جہاں وہ اپنے بے شمار
ساتھیوں کے ساتھ آسانی سے چھپ سکتا تھا اور کوئی اسے آسانی سے
تلاش نہیں کر سکتا تھا۔یہی وجہ تھی کہ اسرائیلی آج تک اسے تلاش
نہیں کر سکے تھے۔خالد بن یوسف نے ایک پہاڑی غار سے ایک
سرنگ بنا لی تھی جہاں سے وہ چھپ کر آسانی سے اسرائیل آ جاتے
تھے۔اس خفیہ سرنگ سے وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسرائیل میں
داخل ہو کر انہیں زبردست نقصان پہنچا رہا تھا اور اگر کوئی ایجنسی یا
فورس قصبہ اورس میں آجاتی تو خالد بن یوسف ان سب کو ہلاک کر
دیتا تھا اور ان کا اسلحہ اپنے قبضے میں لے لیتا تھا۔یہی وجہ تھی کہ
ایجنسیوں میں اب ہمت نہیں تھی کہ وہ قصبہ اورس میں داخل ہو
سکیں۔خالد بن یوسف نے انہیں واضح دھمکی دے رکھی تھی کہ جب
بھی اس کے قصبے میں کوئی یہودی آئے گا وہ یہاں سے زندہ بچ کر
نہیں جائے گا۔

بے شمار ایجنسیوں کو ہلاک کر کے اس نے ان سے بے شمار
طاقتور میزائل بھی قبضے میں لے لئے تھے۔اس کا کہنا تھا کہ اگر وہ ان
میزائلوں کو داغ دے تو اس سے سینکڑوں کلومیٹر کے دائرے میں
خوفناک تباہی پھیل جائے گی۔لاکھوں یہودی مارے جائیں گے اور
ان کی کروڑوں کی جائیدادچند لمحوں میں جل کر راکھ کا ڈھیر بن جائے
گی۔اسرائیل خالد بن یوسف کے پاس موجود اپنے میزائلوں سے بھی

خوفزدہ تھے اسی لئے وہ خاص طور پر قصبہ اورس کی طرف جانے سے
گریز کرتے تھے لیکن اس کے باوجود ان کی بے شمار ایجنسیاں متحرک
تھیں جن کا ٹارگٹ خالد بن یوسف ہی تھا لیکن خالد بن یوسف کسی
بھی طرح ان کے ہاتھ نہ آرہا تھا۔

جب عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ قصبہ اورس کی سرحد پر پہنچا
تو خالد بن یوسف اسے خود ریسیو کرنے کے لئے وہاں آگیا تھا۔عمران
نے راستے میں خالد بن یوسف کو ٹرانسمیٹر کال کر کے اسے اپنی آمد کی
اطلاع دے دی تھی۔خالد بن یوسف چھریرے جسم کا ایک ادھیڑ عمر
شخص تھا۔اس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی اور اس کی آنکھوں میں
بے پناہ چمک تھی جو اس کی ذہانت کی غماز تھی۔

خالد بن یوسف نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہاتھ ہاتھ لیا
اور قصبے میں آگیا اور اس نے ان کی رہائش کے لئے ایک بڑی عمارت
خالی کرا لی تھی۔عمران نے سینڈ میرین اس کے حوالے کر دی جس
سے خالد بن یوسف بے حد خوش ہوا تھا۔اس وقت عمران اور اس
کے ساتھی اس عمارت کے ایک کمرے میں تھے اور عمران ان سب
کو خالد بن یوسف کے بارے میں تفصیلات بتا رہا تھا۔

"تمہاری خالد بن یوسف سے ملاقات کب اور کن حالات میں
ہوئی تھی"...جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"وہ کافی عرصہ سے یہاں موجود ہے۔ایک دو مرتبہ جب میں
پہلے اسرائیل میں مشنز مکمل کرنے آیا تھا تو اس سے میری ملاقات ہو

گئی ۔اس نے میرے مشنز میں کامیابی کے لئے میری بہت مدد کی تھی
پھر جب ہم نے اسرائیل میں معرکے سر کئے تو اس سے خالد بن
یوسف کے دل میں میرے لئے اور تم سب کے لئے بے پناہ احترام
اور عزت پیدا ہو گئی"... عمران نے کہا۔

"آپ کے کہنے کے مطابق اور اس کے ارد گرد کے علاقوں میں کئی
اسرائیلی ایجنسیاں موجود ہیں جو خالد بن یوسف کو ہٹ کرنے کے
لئے ٹریپ لگائے ہوئے ہیں"... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔یہ تو ہے"... عمران نے سر ہلا کر کہا۔

" ایسی صورت میں خالد بن یوسف اور اس کے ساتھیوں کو
کہیں جانا ہو تو وہ کیا کرتے ہیں"... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"خالد بن یوسف نہ صرف ذہین انسان ہے بلکہ وہ بہترین ایکٹر
ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین ایجنٹ بھی ہے ۔آزادی کی تحریکوں پر
شامل ہونے کے لئے وہ خصوصی میک اپ کر کے یہاں سے نکلتا ہے
یہاں سے نکلنے کے لئے اس نے بے شمار زمین دوز راستے بنا رکھے
ہیں"... عمران نے کہا۔

"اور یہ زمین دوز راستے کہاں جاتے ہوں گے ۔کیا ان کے بارے
میں اسرائیلی ایجنسیوں کو کوئی علم نہیں ہے"... صالحہ نے پوچھا۔

"خالد بن یوسف ہاتھ پیر بچا کر کام کرتا ہے ۔اس نے یہاں
خفیہ سرنگیں بنا رکھی ہیں ان کے بارے میں وہ اور اس کے
با اعتماد ساتھیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا"... عمران نے کہا۔

ان سب نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیئے۔

"تب پھر ہم یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہیں ۔اگر خالد بن یوسف کے
پاس خفیہ راستے ہیں تو ان سے کہو کہ وہ ہمیں اسرائیل پہنچا دے"...
تنویر نے کہا۔

"میں نے خالد بن یوسف کو چند معلومات حاصل کرنے کے لئے
بھیجا ہے ۔اس کے چند خاص ساتھی اسرائیل میں اعلیٰ پوسٹوں پر ہیں
وہ ان سے رابطے کر رہا ہے ۔جیسے ہی ہمیں حتمی اطلاعات ملیں گی ہم
یہاں سے نکل جائیں گے"... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسی معلومات"... صفدر نے پوچھا۔

"ان معلومات کا تعلق ہمارے مشنز سے ہے ۔جیسا کہ میں
تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ ہمیں یہاں ایک ساتھ تین مشن مکمل
کرنے ہیں ۔ہمارا ایک مشن یہودی لابی کی بڑی تنظیم بلیک ڈک
کے خاتمے کا ہے جس کے لئے ہمیں ان چاروں سربراہوں کو ہلاک
کرنا ہے جنہوں نے اسرائیلی پرائم منسٹر کے ساتھ پاکیشیا کی تباہی کی
سازش تیار کی تھی ۔دوسرے مشن کے طور پر ہمیں ایس ایف
میزائل اور اس کے موجد ڈاکٹر گولسٹن کو ختم کرنا ہے اور ہمارا تیسرا
مشن پرائم منسٹر کو سبق سکھانا ہے"... عمران نے کہا۔

"ان تینوں مشنز پر کیا ہم ایک ساتھ کام کریں گے"... کراسٹی
نے پوچھا۔

"نہیں ۔ہمیں یہاں فاسٹ مشن کے طور پر کام کرنا ہے ۔ہم

الگ الگ اور گروپ کی طور پر کام کریں گے۔ ایک ساتھ کام کرنے
سے یہی بہتر ہے کہ ہم آپس میں گروپ بنالیں اور ایک ایک ٹاسک
اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ اس طرح ریڈ ہاک اور اسرائیلی سرکاری
ایجنسیوں کی توجہ بھی تین طرف مبذول رہے گی اور وہ ہمارے
خلاف پوری طاقت استعمال نہیں کر سکیں گے اور ہم اسی بات کا
فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے مشن مکمل کریں گے"... عمران نے کہا۔

" اس کے لئے تو ہمیں تین گروپ بنانے ہوں گے۔ ایک
گروپ بلیک ڈک کے خلاف کام کرے گا۔ ایک پرائم منسٹر کے
خلاف اور تیسرے گروپ کا مقصد ایس ایف میزائل کی تباہی کے
ساتھ ساتھ اس کے موجد کی ہلاکت ہو گا"... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ گروپ بندی سے ہمارا وقت بھی بچے گا اور ہمیں ایک
دوسرے سے الگ رہ کر اپنی اپنی بہتر کارکردگی دکھانے کا موقع بھی
مل جائے گا"... تنویر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" اپنے مشنز مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں ریڈ ہاک اور اس کی
ایجنسیوں سے بھی بچنا ہے۔ بظاہر تو ہم الگ رہ کر کام کریں گے لیکن
ہمارا ایک دوسرے سے مسلسل رابطہ رہے گا اور ضرورت پڑنے پر ہم
ایک دوسرے کی مدد بھی کریں گے۔ اس کے علاوہ ہم ایک دوسرے
سے مشورے بھی لے سکتے ہیں"... عمران نے کہا۔

" یہ مناسب رہے گا"... کراسٹی نے کہا۔

" اب یہ بتاؤ۔ ہمارے گروپ کن کن افراد پر مشتمل ہوں گے

اور کون سا گروپ کس مشن پر کام کرے گا"... جولیا نے کہا۔

" تم ڈپٹی چیف ہو۔ اپنی مرضی سے گروپ بنا لو اور اس بات کا
بھی فیصلہ کر لو کہ کس گروپ کو کیا کرنا ہے"... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں جو فیصلہ کروں گی کیا وہ تمہیں قبول ہو گا"... جولیا نے
اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ظاہری بات ہے۔ پہلی بار مجھے ہی تین بار قبول ہے، قبول
ہے، قبول کہنا پڑے گا"... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس
پڑے۔

" پڑی بدلنے کی کوشش مت کرو۔ جو پوچھ رہی ہوں وہ بتاؤ"...
جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

" وہی تو بتا رہا ہوں۔ دولہے کو قبول ہے، قبول ہے پہلے کہنا پڑتا
ہے۔ دلہن کی باری بعد میں آتی ہے۔ یقین نہیں آتا تو تنویر سے پوچھ
لو۔ کیوں تنویر"... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

" مجھے نہیں معلوم"... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔ اس سے پہلے کہ
وہ مزید بات کرتے کمرے میں خالد بن یوسف آگیا۔ اسے دیکھ کر وہ
سب خاموش ہو گئے۔ اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات تھے۔

" بڑے خوش معلوم ہو رہے ہو۔ کیا کوئی خزانہ مل گیا ہے"...
عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" خزانہ نہیں۔ خزانے۔ میں نے آپ کے لئے بڑے بڑے خزانے

تلاش کر لئے ہیں"... خالد بن یوسف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ ۔ کیا وہ خزانے اتنے بڑے ہیں کہ ہم سب زیادہ نہیں تو ایک ایک شادی کر سکیں"... عمران نے کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

" میں ان خزانوں کی بات نہیں کر رہا ۔ میرا کہنے کا مطلب تھا کہ میں نے آپ کے تینوں کام کر لئے ہیں"... خالد بن یوسف نے کہا۔

" شادی میں بھی تین کام ہی ہوتے ہیں ۔ منگنی، نکاح اور ولیمہ"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بلیک ڈک کے چار سربراہ جن کے نام سر ڈوگان ۔ سر گوسٹر، جان اور سر ٹموتھی ہیں ان چاروں کو انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا ہے ۔ وہ چاروں مختلف میک اپ اور مختلف ناموں سے الگ الگ رہتے ہیں سر ڈوگان کو مین روڈ کے کمرشل پلازہ کے اوپر ایک لگژری فلیٹ میں رہتا ہے ۔ سر گوسٹر علاقہ وارچل کے ایک گاؤں ایگان میں منتقل ہو گیا ہے جبکہ سر جان چونکہ بیمار ہے اس لئے تل ابیب کے سب سے بڑے ملٹری ہسپتال کے سپیشل روم میں پہنچا دیا گیا ہے اور سر ٹموتھی ایک ایٹمی آبدوز میں موجود ہے"... خالد بن یوسف نے کہا اور پھر اس نے ان چاروں کے بارے میں عمران کو دوسری تفصیلات بتانا شروع کر دیں کہ لگژری فلیٹ کا نمبر کون سا ہے، سر گوسٹر وارچل گاؤں میں کہاں ہے اور سر جان کو ملٹری ہسپتال میں کہاں رکھا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ سر ٹموتھی ایٹمی آبدوز میں سمندر کے کس حصے میں موجود ہے۔

" گڈ ۔ یہ ساری معلومات تم نے کہاں سے لی ہیں"... عمران نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

" سیدھی سی بات ہے ۔ میں نے اسرائیل میں اپنے مخبر چھوڑ رکھے ہیں ۔ ان معلومات کے لئے کچھ ان سے پوچھا تھا اور کچھ معلومات کے لئے مجھے خطیر رقم خرچ کرنی پڑی ہے ۔ یہاں یہودیوں کے خلاف معلومات جمع کرنے والی ۶ ایجنسیوں سے بہت سی معلومات مل جاتی ہیں"... خالد بن یوسف نے کہا۔

" گڈ ۔ ان ۶ ایجنسیوں کے بارے میں معلومات، ان کے فون نمبر اور ایڈریس مجھے بھی دے دو تاکہ وقت ضرورت میں بھی ان سے کام لے سکوں"... عمران نے کہا۔

" ضرور ۔ میں آپ کو ان کی مکمل لسٹ دے دوں گا"... خالد بن یوسف نے کہا۔

" ایس ایف میزائل اور اس کے موجد کے بارے میں کیا معلوم کیا ہے تم نے"... عمران نے پوچھا۔

" ڈاکٹر گولسٹن اپنے ایجاد کردہ میزائل کے ساتھ بلیو ہاؤس میں ہے ۔ بلیو ہاؤس کے نیچے اس نے اپنی تجربہ گاہ بنا رکھی ہے اور وہ وہیں رہتا ہے"... خالد بن یوسف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہے بلیو ہاؤس "... عمران نے پوچھا۔

" تل ابیب کے شمالی کنارے پر ارکالا نامی پہاڑی علاقہ ہے ۔

وہاں ایک سرمئی رنگ کی پہاڑی ہے ۔ اس پہاڑی کے اندر بلیو
ہاؤس ہے ۔ وہ پہاڑی مصنوعی ہے ۔ اسے اس انداز میں بنایا گیا ہے
کہ دوسری پہاڑیوں کے ساتھ وہ بھی دیکھنے میں اصلی نظر آتی ہے۔
ڈاکٹر گوسٹن نے اس پہاڑی اور بلیو ہاؤس کی حفاظت کا خاطر خواہ
انتظام کر رکھا ہے ۔ ارد گرد کی پہاڑیوں اور وادی میں اسرائیلی آرمی
کا کنٹرول ہے ۔ وہاں ایک بیس کیمپ بھی ہے اور جنگی ہوائی اڈا بھی
جہاں گن شپ ہیلی کاپٹروں کے ساتھ فائٹر جہاز بھی پرواز کے لئے ہر
وقت تیار رہتے ہیں ۔ اس کے علاوہ وہاں ایسے راڈار سسٹم بھی لگائے
گئے ہیں جن سے بلیو ہاؤس کی طرف رینگ کر جانے والی چیونٹی بھی
آسانی سے ان کی نظروں میں آ جاتی ہے ۔ بیس کیمپ میں میزائل
لانچر، اینٹی میزائل اور طیارہ شکن توپیں بھی نصب ہیں ۔ ان اطراف
میں عام پروازوں کو بھی جانے نہیں دیا جاتا ۔ ویسے بھی ڈاکٹر گوسٹن
نے پہاڑی میں بلیو ہاؤس کو جس طرح کیمو فلاج کر رکھا ہے وہاں
تک کسی کا پہنچنا ممکن ہی نہیں ہے ۔ اس پہاڑی کے گرد بائیکم تھری
ریز کا حصار ہے اس لئے اگر اس پہاڑی پر ایٹم بم بھی گرا دیا جائے
تب بھی اس پہاڑی کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا"... خالد بن
یوسف نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔

"بہت سخت انتظام کر رکھا ہے انہوں نے"... کیپٹن شکیل نے
کہا۔

"ہاں ۔ یہ تو ہے"... خالد بن یوسف نے اثبات میں سر ہلا کر

کہا۔

"اور پرائم منسٹر کے بارے میں"... عمران نے پوچھا۔

"وہ اپنے پرائم منسٹر ہاؤس میں ہیں ۔ اس نے بھی اپنی سیکورٹی
ٹائٹ کر دی ہے ۔ اسرائیلی صدر کو بھی پرائم منسٹر سے ملنے کے لئے
پرائم منسٹر ہاؤس میں موجود کئی سائنسی مرحلوں سے گزر کر جانا پڑتا
ہے"... خالد بن یوسف نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے
پرخیال انداز میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب ۔ کیا آپ پرائم منسٹر کو بھی ہلاک کرنا چاہتے
ہیں"... کراسٹی نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہونا تو یہی چاہئے ۔ مگر اسے ہلاک کرنے کا ہمیں کوئی فائدہ
نہیں ہو گا ۔ یہ یہودیوں کا ملک ہے ۔ ایک یہودی پرائم منسٹر مارا
جائے گا تو اس کی جگہ آنے والا نیا پرائم منسٹر بھی یہودی ہی ہو گا اور
یہودی مسلمانوں کی بھلائی چاہیں یہ تو ممکن ہی نہیں"... عمران نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر پرائم منسٹر کے ساتھ آپ کیا کریں گے"... کراسٹی نے
پوچھا۔

"اس کا فیصلہ وقت اور حالات کریں گے ۔ پہلے ہم پرائم منسٹر
تک پہنچ تو جائیں"... عمران نے کہا۔

"اس سلسلے میں آپ کو میری جو بھی اور جہاں بھی ضرورت ہو گی
میں آپ کے ساتھ ہوں عمران صاحب"... خالد بن یوسف نے کہا۔

"فی الحال تو تم مجھے اسرائیل کا ایک جامع نقشہ لا دو۔ میں ان تمام سپاٹس کو مارک کرنا چاہتا ہوں جو ہمارے ہدف ہیں"... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ میں نقشہ لا دیتا ہوں"... خالد بن یوسف نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہمیں بیک وقت چھ ٹارگٹس پر کام کرنا ہے۔ ہمارے چار ٹارگٹ بلیک ڈک کے چار سربراہ ہیں جو مختلف مقامات پر ہیں۔ پانچواں ٹارگٹ ایس ایف میزائل اور اس کا موجد ہے اور ہمارا چھٹا ٹارگٹ پرائم منسٹر ہے۔ اس کا فیصلہ اب تم کرو کہ ہمارے کتنے گروپس بنیں گے اور ان کے ٹارگٹس کیا ہوں گے"... جولیا نے کہا۔

"گروپ بنانے کی حامی تم بھر چکی ہو۔ ٹارگٹس بھی تم چوز کر لو"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ہم دو گروپ بنائیں گے۔ ایک گروپ میرا ہو گا جس میں، میں کراسٹی اور صالحہ ہوں گی۔ دوسرا گروپ صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر، ریڈ ایگل، نعمانی، خاور، چوہان اور صدیقی کا ہو گا"... جولیا نے کہا۔

"ارے۔ تم نے گروپ بھی بنا لیئے اور اپنے ساتھیوں کی تعداد بھی پوری کر لی۔ ان گروپس میں، میں کہاں ہوں"... عمران نے چونک کر کہا۔ گروپس بنانے پر اس کے ساتھی بھی حیرانی سے جولیا کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"تم ہم سے الگ رہ کر کام کرو گے"... جولیا نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"الگ۔ کیا مطلب"... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میرا گروپ ایس ایف میزائل کو تباہ کرے گا اور ڈاکٹر آسٹن کو ہلاک کرے گا۔ دوسرے گروپ میں جو افراد ہیں یہ بلیک ڈک کے سربراہوں کو ہلاک کریں گے اس کے لئے یہ سب اپنی اپنی مرضی اور پسند کا طریقہ اختیار کر سکتے ہیں۔ رہے تم تو تمہاری ذمہ داری پرائم منسٹر تک پہنچنے کی ہو گی۔ تم اسے کیا سبق سکھانا چاہتے ہو یہ تم جانتے ہو اس نئے پرائم منسٹر کے خلاف جو کرنا ہے تم نے کرنا ہے"... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے۔ اتنا بڑا اور مشکل ٹارگٹ تم نے مجھے دے دیا ہے۔ یہ تو ناانصافی ہے۔ سراسر ناانصافی"... عمران نے مسکین صورت بناتے ہوئے کہا۔

"کوئی ناانصافی نہیں ہے۔ میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ اگر تم مجھے اختیار دے رہے ہو تو اسے ماننا بھی تمہارا فرض ہو گا۔ اب تم انکار نہیں کر سکتے"... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"انکار۔ مم۔ مگر۔ میں اکیلا۔ ارے کسی ایک کو تو میرے ساتھ کر دو۔ میں کمزور اور ناتواں انسان ہوں۔ اتنے بڑے پرائم منسٹر کا بوجھ میں اکیلا کیسے اٹھاؤں گا"... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"میں نے جو فیصلہ کرنا تھا کر لیا۔ ماننا نہ ماننا تم پر منحصر ہے"...

جولیا نے کہا۔

" لیکن مس جولیا۔ کیا آپ تینوں اتنے بڑے ٹارگٹ کو ہٹ کر لیں گی"... تنویر نے کہا۔

" ہاں۔ مجھے خود پر، کراسٹی پر اور صالحہ پر بھروسہ ہے"... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" مگر"... تنویر نے کہنا چاہا۔

" میں نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے۔ بولو عمران۔ تمہیں میرا فیصلہ قبول ہے یا نہیں"... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" تمہارے دوسرے فیصلے کے لئے میں ایک بار تو کیا تین بار قبول ہے، قبول ہے کہہ سکتا ہوں۔ مگر"... عمران نے مسمسی سے صورت بناتے ہوئے کہا۔

" دوسرے فیصلے سے تمہاری کیا مراد ہے"... جولیا نے چونک کر کہا۔

" بتایا تو تھا تین بار قبول ہے، قبول ہے، کہاں، کب اور کس حالت میں کہا جاتا ہے"... عمران نے گھبراتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" جب وہ وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا"... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

" چلو۔ اس بہانے کوئی سکوپ تو بنا"... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس دیئے۔

" بولو۔ کیا جواب ہے تمہارا"... جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

" تمہارے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے سوا اور کوئی چارہ ہے تو بتا دو"... عمران نے کہا تو اس کا جواب سن کر جولیا بھی ہنس پڑی۔

" گڈ۔ یہ فیصلہ تو ہو گیا۔ عمران اور میرے گروپ کے ٹارگٹس سامنے آ چکے ہیں۔ اب تم سب فیصلہ کر لو کہ تمہارے گروپ کے کون سے ممبر بلیک ڈک کے کس کس سربراہ پر اٹیک کریں گے"... جولیا نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" اس کے لئے ہمیں بھی اپنے گروپس بنانے ہوں گے تاکہ ہم الگ الگ اپنے ٹارگٹس ہٹ کر سکیں"... صفدر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ عمران نقشہ دیکھ کر ہمیں ہمارے ٹارگٹس کا لے آؤٹ بتا دے تو ہم اپنے مشنز کا آغاز کر دیں گے"... جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ریڈ ہاک اپنے ساتھیوں کو تیار کر کے قصبہ اورس کی طرف جانے کے لئے ایک گن شپ ہیلی کاپٹر میں نکلنے ہی لگا تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر پر اسے ایک کال کا اشارہ موصول ہوا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہیڈ کوارٹر کی چھت پر ہیلی پیڈ کی طرف بڑھ رہا تھا جہاں گن شپ ہیلی کاپٹر کے پنکھے گڑگڑاتے ہوئے گردش کر رہے تھے۔

" اوہ ۔ قصبہ اورس سے کال ہے ۔ رکو ۔ میں ابھی آتا ہوں "

ریڈ ہاک نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ایک مخصوص کو دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ کی آواز میں وہ چونکہ کال کرنے والے کی آواز واضح طور پر نہیں سن سکتا تھا اس لئے وہ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آ گیا۔

" یس ۔ ریڈ ہاک سپیکنگ "... ایک پرسکون اور خاموش جگہ

کر ریڈ ہاک نے کال رسیو کرتے ہوئے کہا۔

" بیروفین بول رہا ہوں چیف "... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس ۔ کیا رپورٹ ہے "... ریڈ ہاک نے کہا۔

" چیف ۔ پرندے پنجرے سے نکل گئے ہیں "... دوسری طرف سے بیروفین نے کہا تو ریڈ ہاک بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کب اور کیسے نکل گئے ہیں "... ریڈ ہاک نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" وہ کیسے نکلے ہیں یہ مجھے معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ اندر کے آدمی نے مجھے حتمی رپورٹ دی ہے کہ گیارہ پرندے پنجرے سے نکل چکے ہیں اور اب وہ اسرائیل کی کھلی فضاؤں میں ہیں "... دوسری طرف سے بیروفین نے کہا اور ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا پلان بھی بتا دیا تو ریڈ ہاک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" بیڈ نیوز ۔ رئیلی بیڈ نیوز ۔ کیا تمہارے آدمی نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ وہ کس طرف گئے ہیں اور پنجرے سے نکلنے کے لئے انہوں نے کون سا راستہ اختیار کیا ہے "... ریڈ ہاک نے کہا۔

" نہیں چیف ۔ اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا ۔ اس نے مجھے مختصر سی اطلاع دی تھی ۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ پنجرے کی ساخت کیسی ہے ۔ اگر وہ زیادہ دیر بات کرتا تو اس کے پکڑے جانے کا بھی اندیشہ تھا اس لئے اس نے مجھ سے جو کہا ہے وہ میں نے آپ کو بتا

دیا ہے"... بیروفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔اب اس پنجرے کا مجھے کوئی نہ کوئی انتظام کرنا ہی ہوگا واقعی یہ پنجرہ ہمارے لئے روز بروز سر درد بنتا جا رہا ہے ۔بہرحال تم کہاں ہو"... ریڈ ہاک نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں پنجرے کی کیو لائن پر ہوں چیف"... دوسری طرف سے بیروفین نے کہا۔

"کیا اس طرف تم نے کسی کو آتے جاتے نہیں دیکھا"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"نہیں چیف ۔اس طرف میرا مکمل ہولڈ ہے ۔ہر آنے والے پر میری کڑی نظر ہے ۔اس طرف پچھلے کئی روز سے کوئی نہیں آیا لیکن سیکٹر ٹو کی جانب سے اطلاع ملی ہے کہ اس طرف چند چرواہوں کو آتے جاتے دیکھا گیا تھا ۔ان چرواہوں کو کمانڈر سوٹرے نے باقاعدہ چیک کیا تھا مگر ان میں وہ نہیں تھے ۔ان اطراف میں چونکہ چرواہوں کی آمد و رفت جاری رہتی ہے اس لئے انہیں ان لوگوں کو چیک کرنے میں خاصی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔اس لئے علاقے میں وہ ان لوگوں کو آنے جانے سے روک بھی نہیں سکتے کیونکہ اس قصبے پر بھی خالد بن یوسف کا ہی ہولڈ ہے"... دوسری طرف سے بیروفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔تب پھر وہ چرواہوں کے روپ میں ہی وہاں سے

نکلے ہوں گے ۔کیا کمانڈر سوٹرے نے ان کی مکمل چیکنگ کی تھی"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"یس چیف ۔ان کے پاس جدید کیمرے اور جدید ترین آلات موجود ہیں ۔کمانڈر سوٹرے ان کی بھرپور چیکنگ کرتے ہیں ۔جب تک وہ کسی سے مطمئن نہیں ہو جاتے وہ اسے جانے نہیں دیتے"... بیروفین نے کہا۔

"وہ لوگ تر نوالہ نہیں ہیں بیروفین ۔کمانڈر سوٹرے کو بے وقوف بنانا ان کے لئے بہت آسان ہے ۔وہ جس قسم کا میک اپ کرتے ہیں اس کو ٹریس کرنے میں جدید سے جدید ترین آلات بھی بیکار ہو جاتے ہیں ۔بہرحال تم نے اچھا کیا جو مجھے بروقت خبر دے دی ورنہ میں ان کا شکار کرنے کے لئے پنجرے کی طرف ہی جانے کا سوچ رہا تھا ۔اب وہ آزاد فضاؤں میں ہیں تو میں ان کا شکار بھی آزاد فضاؤں میں کروں گا ۔وہ میری نظروں سے چھپ نہیں سکتے ۔میں انہیں ہر حال میں ڈھونڈ نکالوں گا ۔ایک بار وہ میرے ہاتھ آ گئے تو پھر سوائے موت کے انہیں اور کچھ نہیں ملے گا"... ریڈ ہاک نے فیصلے لہجے میں کہا۔

"یس چیف ۔اب میرے لئے کیا حکم ہے"... بیروفین نے کہا۔

"تم اپنی ڈیوٹی جاری رکھو اور اندر کے آدمی سے رابطہ کرتے رہو اس سے کسی طرح یہ معلوم کرو کہ وہ پنجرے کے کس راستے سے نکلے ہیں ۔اگر ہمیں پنجرے میں داخل ہونے کا محفوظ راستہ معلوم ہو

جائے تو ہم اندر جا کر اس پنجرے کی دھجیاں اڑا دیں گے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"یس چیف ۔ میں کوشش کرتا ہوں"... دوسری طرف سے بیروفین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے"... ریڈ ہاک نے کہا اور اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے رابطہ ختم کر دیا۔

"ہونہہ ۔ تو وہ لوگ اسرائیل میں داخل ہو چکے ہیں"... ٹرانسمیٹر آف کر کے ریڈ ہاک نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کا تناؤ بڑھ گیا تھا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آ گیا۔ اس کے ساتھی وہاں بدستور اس کا انتظار کر رہے تھے۔ ریڈ ہاک نے انہیں اپنی طرف بلایا اور انہیں واپس میٹنگ روم میں جانے کا اشارہ کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک بار پھر میٹنگ روم میں موجود تھے۔

"کیا بات ہے ڈاکٹر ۔ آپ کے چہرے پر بے پناہ تناؤ نظر آ رہا ہے"... گلوشیا نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی قصبہ اورس سے نکل کر اسرائیل میں داخل ہو چکے ہیں"... ریڈ ہاک نے کہا تو اس کی بات سن کر وہ سب بری طرح سے اچھل پڑے۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف"... گلوشیا نے حیرت سے منہ پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے قصبہ اورس کے قریبی گاؤں سے ایک سیکشن انچارج نے مجھے کال کی تھی ۔ اس کا ایک مخبر قصبہ اورس میں موجود ہے جس نے انچارج کو اطلاع کر کے ان کے نکلنے کی اطلاع دی تھی ۔ قصبہ اورس میں چونکہ خالد بن یوسف نے ٹرانسمیٹر چیکر سسٹم لگا رکھا ہے اس لئے مخبر طویل کال نہیں کر سکتا ۔ اس نے مختصر کال کر کے انچارج کو بتایا ہے کہ وہ سب قصبے سے نکل گئے ہیں"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"اوہ ۔ مگر وہ کس راستے سے نکلے ہوں گے ۔ آپ نے قصبہ اورس کے اردگرد حفاظتی یونٹ بٹھا رکھے ہیں ۔ ان کی نظروں میں آئے بغیر کوئی قصبہ اورس سے کیسے جا سکتا ہے"... ریمنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"قصبہ اورس کے مغربی حصے میں ایک گاؤں ہے چیاگو ۔ وہ دیہاتی علاقہ ہے جہاں مویشیوں کے لئے عام طور پر چارہ کاشت کیا جاتا ہے ۔ اس طرف قصبہ اورس کے چرواہوں کی آمد و رفت جاری رہتی ہے ۔ اس گاؤں پر بھی خالد بن یوسف کا ہولڈ ہے لیکن چونکہ وہاں حفاظتی انتظامات نہیں ہیں اس لئے میرے آدمی اس جگہ موجود ہیں ۔ ان کے پاس جدید آلات موجود ہیں جن سے وہ قصبہ اورس سے آنے جانے والے چرواہوں پر نظر رکھتے ہیں ۔ عمران اور اس کے ساتھی میک اپ کے ماہر ہیں اور وہ میک اپ کے لئے جو کیمیکلز استعمال کرتے ہیں انہیں جدید آلات بھی چیک نہیں کر سکتے ۔ میرا

خیال ہے کہ وہ لوگ یقیناً وہیں سے چرواہوں کے روپ میں نکلے
ہوں گے اور کمانڈر سوٹرے انہیں ٹریس کرنے میں ناکام رہا ہوگا"۔۔۔
ریڈ ہاک نے کہا۔
"اوہ۔ اگر ایسی بات تھی تو آپ کو اس طرف زیادہ توجہ دینی
چاہئے تھی"۔۔۔ ڈچ مین نے فوراً کہا۔
"ہاں۔ لیکن میں چونکہ دوسرے معاملات میں الجھا ہوا تھا اس لئے
اس سیکٹر پر میں زیادہ توجہ نہیں دے سکا۔ بہرحال عمران اور اس
کے ساتھی قصبہ اورس میں ہوں یا اسرائیل میں مجھے کوئی فرق نہیں
پڑتا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو سارے اسرائیل میں تلاش کرنا
حماقت کے سوا کچھ نہیں ہوگا اس لئے اب ہمیں عمران کے ذہن کو
سامنے رکھ کر ان کے خلاف کام کرنا ہوگا"۔۔۔ ریڈ ہاک نے کہا۔
"آپ کا مطلب ہے کہ"۔۔۔ گلوشیا نے کہا۔
"ہاں۔ عمران اور اس کے ساتھی یہاں جس مشن پر آئے ہیں وہ
ہمارے سامنے ہیں۔ وہ بلیک ڈک کے سربراہوں کو ہلاک کریں گے
ایس ایف میزائل اور اس کے موجد ڈاکٹر گولسٹن اور اسرائیلی پرائم
منسٹر ان کے ٹارگٹس ہیں۔ ہمیں اب ان ٹارگٹس کو کور کرنا ہو
جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی ان ٹارگٹس پر پہنچیں گے ہم انہیں
گردنوں سے دبوچ لیں گے"۔۔۔ ریڈ ہاک نے کہا۔
"یہ مناسب ہے۔ بہت ہی مناسب ہے۔ اس طرح عمران اور
اس کے ساتھیوں کو بچ نکلنے کا کوئی راستہ بھی نہیں مل سکے گا"

شیا نے کہا۔
"ہاں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے چھ ٹارگٹس ہیں۔ تم
ب اپنے اپنے سیکشن لے کر ان ٹارگٹس کا احاطہ کر لو۔ البتہ میں
رائم منسٹر کو کور کروں گا"۔۔۔ ریڈ ہاک نے کہا۔
"یس ڈاکٹر"۔۔۔ ان سب نے متفقہ طور پر کہا۔
"اوکے۔ اس سلسلے میں اگر مزید بات کرنی ہے تو ابھی کر لو۔
ں کے بعد تم سب اپنے اپنے طور پر کام کرو گے۔ مجھے اپنے آدمیوں
حفاظت اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت چاہئے۔ ہر
رت میں اور ہر حال میں۔ اوکے"۔۔۔ ریڈ ہاک نے سخت لہجے میں
ا۔
"یس ڈاکٹر۔ آپ بے فکر رہیں"۔۔۔ ان سب نے کہا اور پھر وہ ریڈ
ک سے مزید ہدایات لینے اور اپنے اپنے مشورے دینے میں مصروف
ہوگئے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کو خالد بن یوسف نے راتوں رات قصبہ اورس میں موجود ایک زمین دوز سرنگ سے نکال کر اسرائیل پہنچا دیا تھا۔ یہ سرنگ قصبہ اورس میں انتہائی گہرائی میں اور بے حد طویل بنائی گئی تھی جس کو تیار کرنے کے لئے خالد بن یوسف اور اس کے ساتھیوں نے جدید مشینری کا استعمال کیا تھا اور اس سرنگ کو بنانے کے لئے انہیں کئی سال لگ گئے تھے۔ سرنگ تقریباً میل لمبی اور کئی گز چوڑی تھی جہاں پانی، روشنی اور ہوا کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ سرنگ میں ہیوی جیپیں موجود تھیں جن میں خالد بن یوسف اور اس کے ساتھی اسرائیل آتے جاتے رہتے تھے۔ اس سرنگ کو چونکہ نہایت خاموشی سے بنایا گیا تھا اس لئے اس سرنگ کے بارے میں سوائے خالد بن یوسف اور اس کے چند مخصوص ساتھیوں کے کسی کو کوئی خبر نہیں تھی۔

خالد بن یوسف نے اس سرنگ میں سائنسی آلات نصب کرا رکھے تھے اس لئے اس سرنگ کو جدید سے جدید آلات سے بھی چیک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہ سرنگ اسرائیلیوں کی نظروں سے بچی ہوئی تھی اور خالد بن یوسف اس سرنگ کا خاطر خواہ فائدہ اٹھا رہا تھا۔ سرنگ قصبہ اورس سے ہوتی ہوئی دور ملحقہ گاؤں کراس کرتی ہوئی اسرائیل کے ایک بڑے قصبے میں تیابنگ کی شمالی پہاڑیوں میں نکلتی تھی۔ تیابنگ کی پہاڑیاں چونکہ پیچ در پیچ تھیں اس لئے اس طرف عام لوگوں کا آنا ناممکن تھا۔ اس طرف گہری کھائیاں اور دلدلوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔

خالد بن یوسف نے سرنگ کو اس انداز میں بنایا تھا کہ وہ ان کھائیوں اور دلدلوں کی سائیڈوں سے ہو کر گزرتی تھی اور وہ پہاڑی چٹانوں میں آسانی سے داخل ہو جاتے تھے جہاں وہ مختلف کریکوں سے گزر کر تیابنگ میں آجاتے تھے اور پھر تیابنگ سے وہ آسانی سے اسرائیل میں پہنچ جاتے تھے جس کے لئے وہ عام سفری ذرائع استعمال کرتے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی خالد بن یوسف خود تیابنگ لایا تھا جہاں سے وہ عام دیہاتیوں کے میک اپ اور لباسوں میں مختلف بسوں میں سوار ہو کر الگ الگ راستوں پر ہو لئے تھے۔

عمران نے نقشے پر مارکنگ کر کے ان سب کو ان کے ٹارگٹس کے بارے میں تفصیلات بتا دی تھیں اور خالد بن یوسف نے ان سب کو ان کا مطلوبہ سامان بھی دے دیا تھا اس لئے انہوں نے اسی

وقت مشن پر کام کرنے کا پروگرام بنا لیا تھا اور پھر وہ سب اپنے اپنے راستوں کی جانب چل پڑے ۔ عمران چونکہ اکیلا تھا اور اسے اسرائیلی پرائم منسٹر کے پاس پہنچنا تھا اس لئے وہ ان سب کو چھوڑ کر ایک بس میں سوار ہو گیا جو پہلے تل ابیب اور پھر یروشلم کی طرف جاتی تھی۔

اسرائیلی پرائم منسٹر کا پرائم منسٹر ہاؤس یروشلم میں ہی تھا۔ عمران نے یروشلم میں آکر ایک بار پھر اپنا حلیہ بدلا اور ایک عام سے ہوٹل میں آ گیا۔ اس کا سفری بیگ اس کے پاس تھا جس میں اس کی ضرورت کا سامان تھا۔ اس مشن میں خالد بن یوسف ان کے ساتھ رہنا چاہتا تھا مگر عمران نے اسے سختی سے روک دیا تھا اور کہا تھا کہ ان کے ساتھ چونکہ ریڈ ایگل ابو قاسم موجود ہے اس لئے فی الحال انہیں اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ ہاں اگر کسی گروپ کو اس کی ضرورت ہوئی تو وہ اسے کال کر لیں گے۔

خالد بن یوسف ان کے ساتھ پکڑا جائے اس سے بہتر ہے کہ وہ ان کے پیچھے رہ کر ان پر نظر رکھے اور مشکل وقت میں ان کی مدد کے لئے تیار رہے ۔ انہیں کبھی بھی اور کہیں بھی اس کی ضرورت پیش آ سکتی تھی ۔ خالد بن یوسف کو عمران کی بات سمجھ آ گئی تھی اس لئے اس نے کوئی تعرض نہ کیا تھا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو بخیریت اسرائیل پہنچا کر واپس قصبہ اورس چلا گیا تھا ۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ریسٹ واچز میں دو ملی میٹر کے ایسے آلات لگا دیئے تھے جن سے ہر وقت ایک مخصوص ریز نکلتی رہتی تھی۔

ان آلات کی وجہ سے خالد بن یوسف قصبہ اورس کے ایک کنٹرول روم میں بیٹھ کر ایک سکرین پر نہ صرف انہیں دیکھ سکتا تھا بلکہ ان کی آوازیں بھی سن سکتا تھا اور ان ریسٹ واچز پر ان سے بات بھی کر سکتا تھا۔

عمران ہوٹل کے کمرے میں بیٹھ کر پرائم منسٹر ہاؤس میں داخل ہونے اور پرائم منسٹر کو سبق سکھانے کا پروگرام مرتب کر رہا تھا ۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ پرائم منسٹر کے ساتھ کوئی ایسا ہاتھ کرے کہ پرائم منسٹر دوبارہ اس کے اور خاص طور پر پاکیشیا کے خلاف کچھ سوچتے ہوئے بھی خوفزدہ ہو جائے ۔ اس کے لئے ظاہر ہے اسے کوئی ایسا اقدام کرنا تھا کہ پرائم منسٹر دوبارہ ان کے سامنے سر نہ اٹھا سکے مگر وہ اقدام کیا ہو یہ سوچ سوچ کر عمران پریشان ہو رہا تھا ۔ اسے پرائم منسٹر کو راہ راست پر لانے اور پاکیشیا کے خلاف دوبارہ سازش نہ کرنے پر مجبور کرنے کے لئے کوئی راہ نہ سوجھ رہی تھی ۔ پھر سوچتے سوچتے اچانک وہ بے اختیار اچھل پڑا ۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت بے پناہ چمک سی آ گئی تھی۔

"ویری گڈ ۔ پرائم منسٹر کو راہ راست پر لانے کی اس سے اچھی اور بہتر ترکیب اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے ہینڈ بیگ سے چند کاغذ اور ایک قلم نکالا اور وہیں بیٹھ کر اس پر کچھ لکھنا شروع کر دیا ۔ لکھتے لکھتے وہ ساتھ ساتھ کاغذ پھاڑتا جا رہا تھا ۔ دس پندرہ صفحات لکھ کر اس نے اپنے پروگرام کو

حتمی شکل دی اور پھر اس نے اٹھ کر زمین پر بکھرے ہوئے کاغذ بیگ
اور انہیں اٹھا کر واش روم میں آ گیا۔ ان کاغذات کو اس نے آگ لگا
کر راکھ بنائی اور پھر راکھ کو واش روم میں بہا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ واش روم سے نکلا تو اس کا حلیہ بدلا ہوا تھا۔ وہ
ایک ایکریمی کے میک اپ میں نظر آ رہا تھا۔ کمرے میں آ کر اس نے
بیگ سے اپنے مطلب کی چند چیزیں نکال کر جیب میں رکھیں اور پھر
اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کو اٹھایا اور رسیور کان سے لگا کر نمبر
پریس کرنے لگا۔

"انکوائری پلیز"... رابطہ ملتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایکریمین سفارت خانے کا نمبر دیں"... عمران نے خالصتاً ایکریمی
لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند
لمحوں کے لئے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

"سر۔ نمبر نوٹ کریں"... چند لمحوں کے بعد آواز سنائی دی۔

"کرائیں"... عمران نے کہا تو اسے ایکریمی سفارت خانے کا نمبر
نوٹ کرا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون کلیئر کی اور آپریٹر کا
بتایا ہوا نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔ ایکریمین ایمبیسی"... دوسری طرف سے ایک مترنم آواز
سنائی دی۔

"میں ہیومن رائٹس کا چیف اسسٹنٹ لارسن بول رہا ہوں
آپ کے پاس میرا پاسپورٹ نمبر، میرے کاغذات اور میرا انٹری فارم
پہنچ چکا ہو گا"... عمران نے آواز بدلتے ہوئے کہا۔

"آپ اپنا پاسپورٹ نمبر اور شیڈول فارم کا کوڈ بتائیں"... دوسری
طرف سے کہا گیا تو عمران نے پاسپورٹ نمبر اور شیڈول فارم کا کوڈ بتا
دیا۔

"یس سر۔ آپ کے تمام کاغذات بذریعہ فیکس ہمارے پاس آ گئے
ہیں"... دوسری طرف سے چند لمحوں کے بعد کہا گیا۔

"گڈ۔ اسرائیل میں آنے والے ہر خاص و عام کے لئے اپنے
سفارت خانے میں پاس ورڈنگ اور فارم پر دستخط کرنے ضروری
ہوتے ہیں۔ میں پاس ورڈنگ اور دستخط کرنے کے لئے آنا چاہتا ہوں
اس ضمن میں میری فرسٹ سیکرٹری سے ملاقات کرائی جا سکتی
ہے"... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ کیوں نہیں۔ آپ تشریف لے آئیں۔ میں انٹری فارمز
کر لیتی ہوں اور آپ کی فائل فرسٹ سیکرٹری رابنسن صاحب
تک پہنچا دیتی ہوں۔ آپ ان کے سامنے پاس ورڈنگ اور دستخط کر
دیجئے گا"... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے۔ میں ایک گھنٹے تک پہنچ جاؤں گا"... عمران نے کہا اور
اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے میک اپ بھی ہیومن
رائٹس کے چیف اسسٹنٹ کا کیا تھا اور اس کے تمام کاغذات ظاہر
ہے عمران نے خود ہی تیار کرائے تھے جس کے لئے اس کے ایکریمی

فارن ایجنٹ نے کام کیا تھا۔ عمران ہر کام سلیقے اور اوریجنل طریقہ
سے کرتا تھا تاکہ کسی بھی مرحلے پر اسے بعد میں کسی بھی پریشانی
سامنا نہ کرنا پڑے۔ ٹیلی فون کا رسیور رکھ کر وہ اٹھا کھڑا ہوا
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر دیکھا۔ باہر
راہداری میں کوئی نہیں تھا۔

اس نے چونکہ نیا میک اپ کیا تھا اس لئے اس کے لئے یہ احتیاط
لازمی تھی کہ کوئی اسے اس کمرے سے بدلے ہوئے حلیئے میں نکلتے
دیکھ سکے۔ ویسے اس ہوٹل میں بے شمار ایکریمی موجود تھے اس لئے
کمرے سے باہر آنے پر اسے اگر کوئی دیکھ لیتا تو اسے کوئی فرق نہ پڑتا
خالی راہداری دیکھ کر وہ کمرے سے نکل آیا اور آگے بڑھتا چلا گیا
تھوڑی ہی دیر میں وہ ہوٹل کے کمرے سے نکل کر ایک ٹیکسی میں
بیٹھا یروشلم کے بارونق شہر کی سڑکوں کو دیکھتا ہوا ایکریمین ایمبیسی
کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ایکریمین ایمبیسی شہر سے ہٹ کر ایک
پرسکون اور خاموش ماحول میں تھی۔ عمران ٹیکسی سے اترا اور سیدھا
ایمبیسی کی طرف بڑھ گیا۔ عمران چونکہ ہیومن رائٹس کے چیف
اسسٹنٹ کے روپ میں تھا اور ہیومن رائٹس کے چیف اور اس کے
اسسٹنٹ کو خاص فوقیت حاصل تھی اس لئے اسے ہاتھوں ہاتھ
سیدھا فرسٹ سیکرٹری تک پہنچا دیا گیا۔

فرسٹ سیکرٹری کا نام سر رابنسن تھا۔ اس نے عمران کا خندہ
پیشانی سے خیر مقدم کیا اور اسے لے کر ایک الگ کمرے میں آگیا

عمران کو اخلاقی طور پر کافی سرو کی گئی اور پھر فرسٹ سیکرٹری نے چند
رسمی جملوں کے تبادلے کے بعد عمران کے سامنے ایک فائل رکھ دی
جس میں پاس ورڈنگ کاغذات اور انٹری فارم موجود تھا۔

"ان سب کی ضرورت تو نہیں ہے مگر اسرائیل میں رسمی
کارروائیوں کے تحت ہمیں یہ سب کرنا ضروری ہوتا ہے"۔۔۔ مسٹر
رابنسن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں سمجھتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس نے فائل میں موجود
کاغذات کو الٹ پلٹ کر ان میں پاس ورڈنگ کرنے کے ساتھ ساتھ
دستخط کرنے شروع کر دیئے۔

"کیا میں جان سکتا ہوں جناب کہ آپ کا یہاں آنے کا کاز کیا
ہے"۔۔۔ فرسٹ سیکرٹری نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کاغذات کی رو سے سیر و تفریح کے علاوہ اور کیا کاز ہو سکتا
ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سیر و تفریح۔ مگر آپ نے تو کاغذات میں اسرائیلی پریذیڈنٹ
سے کسی اہم سلسلے پر ڈسکس کرنے کا لکھا ہے"۔۔۔ فرسٹ سیکرٹری
نے چونک کر کہا۔

"جب آپ نے پڑھ لیا ہے تو پھر پوچھ کیوں رہے ہیں"۔۔۔ عمران
نے اسی انداز میں کہا۔

"اوہ۔ میرا مطلب ہے کہ آپ پریذیڈنٹ صاحب سے کس کاز پر
ڈسکس کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔ فرسٹ سیکرٹری نے فوراً کہا۔

"کیا آپ کو بتانا ضروری ہے"... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ نو سر ۔ میں تو فرداً بات کر رہا تھا"... فرسٹ سیکرٹری نے کہا۔

"میں ہیومن رائٹس کا چیف اسسٹنٹ ہوں اور ہیومن رائٹس کے اسسٹنٹ کا ہیومن رائٹس کے سوا اور کیا کاز ہو سکتا ہے" عمران نے کہا۔

"لیکن اسرائیلی تو ہیومن رائٹس کو مانتے ہی نہیں ۔ آپ کا کیا خیال ہے کیا اسرائیلی پریذیڈنٹ اس کاز پر آپ سے بات چیت کرنے کے لئے آپ کو وقت دے دیں گے"... فرسٹ سیکرٹری نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"نہ دیں ۔ میں اسرائیلی پرائم منسٹر سے بات کر لوں گا"... عمران نے کہا۔

"اسرائیلی پرائم منسٹر بھی پریذیڈنٹ کے ہم خیال ہیں ۔ وہ بھی اس سلسلے میں آپ کو وقت نہیں دیں گے ۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں انہیں ہیومن رائٹس کے سلسلے میں کچھ سمجھانا بے کار ہی ثابت ہو گا"... فرسٹ سیکرٹری نے کہا۔

"تو آپ کا کیا خیال ہے مجھے ان سے نہیں ملنا چاہئے"... عمران نے فائل بند کی اور اسے فرسٹ سیکرٹری کی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ خیر میں یہ تو نہیں کہوں گا اگر آپ کے پاس ہیومن

رائٹس کے لئے ہیومن رائٹس کا کوئی پلان ہو تو وہ آپ کی بات ضرور سنیں گے لیکن اگر آپ نے مسلمانوں خاص طور پر فلسطینیوں کے حوالے سے انہیں کچھ سمجھانا چاہا تو وہ آپ کی کوئی بات نہیں سنیں گے"... فرسٹ سیکرٹری نے کہا۔

"مجھے بھی بھینسوں کے آگے بین بجانے کا کوئی شوق نہیں ہے"... عمران نے کہا۔

"جی ۔ کیا کہا آپ نے"... فرسٹ سیکرٹری نے چونک کر کہا ۔ عمران نے چونکہ مقامی زبان میں بات کی تھی اس لئے وہ اس کے الفاظ نہ سمجھ سکا تھا۔

"کچھ نہیں ۔ آپ پین اٹھائیں اور میرے فارم پر دستخط کر دیں"... عمران نے کہا ۔ فرسٹ سیکرٹری چند لمحے حیرت سے عمران کو دیکھتا رہا پھر اس نے سر جھٹک کر فائل اپنی طرف کھینچ لی ۔ فائل پر رکھا ہوا عمران کا پین اٹھا کر اس نے فائل کھولی اور کاغذات پر عمران کی تحریر اور دستخط دیکھنے لگا ۔ پھر اس نے سر ہلا کر پین کا ڈھکن کھولا تو اچانک اسے ایک زور دار جھٹکا لگا ۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی ۔ دوسرے لمحے وہ کرسی اور میز پر یوں گر گیا جیسے یکلخت اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔

اسے بے ہوش ہوتا دیکھ کر عمران ایک جھٹکے سے اٹھا اور فوراً دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ دروازہ کھلا تھا ۔ عمران نے باہر جھانکا مگر دور نزدیک کوئی نہیں تھا ۔ اس نے فوراً دروازہ بند کیا اور اسے اندر

سے لاک لگا دیا۔ پھر وہ تیزی سے میز کی طرف بڑھا۔ میز پر مختلف
رنگوں کے فون سیٹ اور ایک انٹرکام موجود تھا۔ عمران نے انٹرکام
کا ایک بٹن پریس کر دیا اور رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"یس سر"... فوراً ہی دوسری طرف سے فرسٹ سیکرٹری کی پرسنل
سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں چیف اسسٹنٹ کے ساتھ ضروری میٹنگ کر رہا ہوں۔
جب تک میں نہ کہوں کوئی کال مجھے ٹرانسفر نہ کرنا اور نہ ہی کسی کو
میرے پاس بھجوانا"... عمران نے فرسٹ سیکرٹری کے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوکے سر"... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری نے
مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے میز کی
دوسری طرف جا کر فرسٹ سیکرٹری کو کرسی پر سیدھا کیا۔ وہ مکمل
طور پر بے ہوش تھا۔ عمران نے اسے جو پین دیا تھا اس میں الیکٹرو
وائبریشن پیدا ہوتی تھی جس کے زور دار جھٹکے سے انسان ایک لمحے
میں بے ہوش ہو جاتا تھا۔ پین فائل پر رکھتے ہوئے اس نے پین کا
ایک بٹن پش کر دیا تھا۔ الیکٹرو وائبریشن اس پین کے ڈھکن کے
کھلنے سے پیدا ہوتی تھی جس کے زور دار جھٹکے نے فرسٹ سیکرٹری کو
فوراً بے ہوش کر دیا تھا۔

عمران نے فرسٹ سیکرٹری کو سیدھا کیا اور اپنے کوٹ کی جیب
سے دو چھوٹی چھوٹی شیشیاں اور کیمیکلز کی دو ٹیوبیں سی نکال لیں۔
اس نے شیشیاں کھولیں اور ان میں سے لوشن نکال کر فرسٹ

سیکرٹری کے چہرے پر لگانے لگا۔ پھر اس نے ٹیوبیں کھولیں اور اس کا
اب اس کے چہرے پر لگا دیا۔ اس کے بعد وہ فرسٹ سیکرٹری کے
چہرے پر مخصوص انداز میں مساج کرتے ہوئے اسے تھپتھپانے لگا
اور اس کی انگلیاں حرکت میں آ گئیں جس سے فرسٹ سیکرٹری کا
چہرہ بدلنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے عمران نے اسے اپنا ہمشکل بنا لیا۔
اس کے چہرے کا بغور جائزہ لیتے ہوئے عمران نے مطمئن انداز میں
سر ہلایا اور شیشیاں اور ٹیوبیں لے کر دوسری کرسی پر آ بیٹھا اور پھر
اس نے پہلے وہی لوشن اور پھر ٹیوبز سے کیمیکلز نکال کر اپنے چہرے پر
لگانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر کے مساج اور انگلیوں کی مخصوص
حرکات نے اس کے چہرے کو بھی بدلنا شروع کر دیا تھا۔

اب عمران فرسٹ سیکرٹری کے میک اپ میں تھا اور فرسٹ
سیکرٹری کا چہرہ ہیومن رائٹس کے چیف اسسٹنٹ کا بن چکا تھا۔ پھر
اس نے اٹھ کر فرسٹ سیکرٹری کو اس کی کرسی سے اٹھا کر کمرے
میں موجود ایک صوفے پر لٹایا اور اس کا لباس اتارنے لگا۔ سوائے
انڈرویئر کے اس نے اس کا سارا لباس اتار لیا تھا۔ پھر اس نے اپنا
لباس اتار کر فرسٹ سیکرٹری کو پہنا دیا اور خود اس کا لباس پہن لیا۔
فرسٹ سیکرٹری کا قد کاٹھ عمران جیسا ہی تھا مگر اس کا جسم عمران سے
زیادہ دبلا تھا مگر اس لباس میں یہ فرق واضح معلوم نہیں ہوتا تھا۔
اس نے ایک کیمیکل لگا کر اپنا ہیئر سٹائل بھی فرسٹ سیکرٹری
جیسا بنا لیا تھا۔ سب کاموں سے فارغ ہو کر عمران نے دروازہ کھولا

اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔ سامنے فرسٹ سیکرٹری کی پرسنل سیکرٹری کا کمرہ تھا جہاں دو افراد اور ایک خوبصورت لیڈی بیٹھی تھی۔ انہیں اندر آتے دیکھ کر وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

"سر۔ آپ نے مجھے بلا لیا ہوتا"... لیڈی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیومن رائٹس کے چیف اسسٹنٹ کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ وہ بے ہوش ہو گئے ہیں۔ فوراً کسی ڈاکٹر کو کال کر کے یہاں بلاؤ۔ اگر انہیں کچھ ہو گیا تو ہمیں اپنی حکومت کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا"... عمران نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا تو چیف اسسٹنٹ کے ہارٹ اٹیک کا سن کر ان تینوں کے رنگ اڑ گئے۔

"ہارٹ اٹیک۔ اوہ۔ مگر سر"... پرسنل سیکرٹری نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔ یہ وقت باتوں کا نہیں ہے۔ ڈاکٹر کو کال کرو۔ ہری اپ"... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ مم۔ میں کال کرتی ہوں"... پرسنل سیکرٹری نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور فون اٹھا کر جلدی جلدی چند نمبر پریس کرنے لگی۔

"تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔ انہیں اٹھا کر کسی دوسرے روم میں شفٹ کرنا ہے"... عمران نے مردوں سے کہا جو سیکورٹی گارڈ تھے۔

"یس سر۔ آئیں سر"... ان دونوں نے کہا اور عمران کے ساتھ

فرسٹ سیکرٹری کے آفس میں آ گئے۔

"احتیاط سے اٹھاؤ انہیں"... عمران نے کہا تو ان دونوں نے آگے بڑھ کر فرسٹ سیکرٹری کو اٹھا لیا۔

"سر آپ کا حکم ہو تو انہیں آپ کے سپیشل روم میں لے جائیں"... ایک سیکورٹی گارڈ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"ہاں۔ لے جاؤ اور ان کا خیال رکھنا۔ جیسے ہی ڈاکٹر آئے گا میں انہیں وہیں لے آؤں گا"... عمران نے سر ہلا کر کہا تو وہ دونوں بے ہوش فرسٹ سیکرٹری کو اٹھائے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔ عمران فرسٹ سیکرٹری کی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے لیڈی سیکرٹری اندر آ گئی۔

"سر۔ میں نے ڈاکٹر باسکر کو کال کر دی ہے وہ اپنے دو اسسٹنٹ کے ساتھ دس پندرہ منٹوں میں یہاں پہنچ جائیں گے"... لیڈی سیکرٹری نے کہا۔

"اوکے۔ میں نے چیف اسسٹنٹ کو اپنے سپیشل روم میں بھجوا دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو تم نے خود وہاں لے جانا ہے اور ان سے کہنا کہ چیف اسسٹنٹ ہمارے خاص مہمان ہیں ان کی ٹریٹمنٹ میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہئے"... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں کہہ دوں گی"... لیڈی سیکرٹری نے سر ہلا کر کہا اور کمرے سے نکل گئی۔ عمران کی نظریں فون سیٹس پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر اس نے سرخ فون پر پرائم منسٹر کے لکھے ہوئے الفاظ دیکھے تو اس

کی آنکھیں چمک اٹھیں ۔ اسے معلوم تھا کہ اسرائیلی پرائم منسٹر اور
پریذیڈنٹ ایکریمی صدر اور ایکریمی ایمبیسیڈر کو خاص فوقیت دیتے
ہیں ۔ نام نہاد اسرائیل چونکہ ایکریمیا کے دم پر پھل پھول رہا تھا اس
لئے وہ ایکریمیا کو ہر معاملے میں مقدم رکھتے تھے ۔

اسرائیلی پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کسی اور سے ملیں یا نہ ملیں
مگر وہ ایکریمیا کے پروٹو کول آفیسرز یا ٹاپ رینک کے سربراہوں سے
ملنے سے کترانے کی کوشش نہیں کرتے تھے اس لئے عمران نے
ایکریمی سفارت خانے کا رخ کیا تھا تاکہ وہ فرسٹ سیکرٹری کی جگہ
لے سکے اور اس روپ میں پرائم منسٹر سے ملنے کی کوشش کرے ۔
اسے یقین تھا کہ پرائم منسٹر کسی بھی صورت میں ایکریمی فرسٹ
سیکرٹری سے ملنے سے انکار نہیں کرے گا ۔ عمران نے فون کا رسیور
اٹھا کر کان سے لگایا اور پرائم منسٹر ہاؤس کے نمبر پریس کرنے لگا جو
اسے یاد تھے ۔

" یس پرائم منسٹر ہاؤس "... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
طرف سے پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی ۔

" ایکریمین ہائی کمیشن سے فرسٹ سیکرٹری رابنسن بول رہا
ہوں "... عمران نے فرسٹ سیکرٹری کی آواز میں کہا ۔

" اوہ ۔ یس سر ۔ فرمائیں سر "... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری
نے کہا ۔

" مجھے وزارت خارجہ نے چند خارجہ پالیسیوں پر ڈسکس کے لئے

ایکریمیا میں طلب کیا ہے ۔ ان خارجہ پالیسیوں پر مبنی میں نے
اسرائیل کے لئے ایک اہم رپورٹ تیار کی ہے ۔ سیاسی اور خارجہ
پالیسیوں پر نظر ثانی کرنے کے لئے مجھے اسرائیلی پرائم منسٹر سے چند
امور پر ڈسکس کرنی ہے اور اس کے لئے میرا پرائم منسٹر سے ملنا بے
حد ضروری ہے "... عمران نے کہا ۔

" آپ ہولڈ کریں سر ۔ میں پرائم منسٹر سے آپ کی بات کرا دیتا
ہوں "... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے کہا ۔

" اوکے ۔ تھینک یو "... عمران نے کہا تو دوسری طرف چند لمحوں
کے لئے خاموشی چھا گئی ۔

" یس پلیز "... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے اسرائیلی پرائم منسٹر
کی آواز سنائی دی ۔

" فرسٹ سیکرٹری رابنسن ڈیئر سپیکنگ "... عمران نے کہا ۔

" فرمائیں "... پرائم منسٹر نے کہا تو عمران نے وہی بات دوہرا دی
جو اس نے ملٹری سیکرٹری کو بتائی تھی ۔

" آپ کب ملنا چاہتے ہیں مجھ سے "... پرائم منسٹر نے پوچھا ۔

" جتنی جلد آپ وقت دے سکیں "... عمران نے کہا ۔

" اوکے ۔ میں آپ کو زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے کا وقت دے
سکتا ہوں "... پرائم منسٹر نے سپاٹ لہجے میں کہا ۔

" اوکے ۔ تو کیا میں ابھی حاضر ہو جاؤں "... عمران نے کہا ۔

" اس کے لئے آپ کو تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا ۔ میں آپ کے

پاس ملٹری سیکرٹری سکاٹ کو بھیج رہا ہوں ۔ آپ ان کے ساتھ میری سپیشل کار میں آ جائیں "... پرائم منسٹر نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران کے ہونٹوں پر زہر انگیز مسکراہٹ ابھر آئی ۔

" اوکے ۔ میں ملٹری سیکرٹری کا انتظار کر رہا ہوں "... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کا سن کر اس نے فون بند کر دیا ۔ پرائم منسٹر عمران اور اس کے ساتھیوں سے بری طرح سے خائف معلوم ہو رہا تھا جو اس قدر ٹف سیکورٹی استعمال کر رہا تھا ۔ اس نے فرسٹ سیکرٹری کو بھی اپنے پاس بلانے کے لئے اپنا ملٹری سیکرٹری اور اپنی کار بھیجنے کی بات کی تھی ۔ عمران کے پاس اب چونکہ ملٹری سیکرٹری کے انتظار کے سوا کوئی کام نہیں تھا اس لئے وہ انتظار کے سوا اور کیا کر سکتا تھا ۔

جولیا نے کراسٹی اور صالحہ کے ساتھ مل کر اسرائیلی سائنس دان ڈاکٹر گولسٹن اور اس کے ایجاد کردہ ایس ایف میزائل کو تباہ کرنے کا پروگرام بنایا تھا ۔ عمران نے اسے ارکالا پہاڑیوں میں موجود اس مصنوعی پہاڑی کی تفصیل بتاتے ہوئے ایک نقشے پر انہیں وہاں تک پہنچنے کے تمام راستوں کے بارے میں بتا دیا تھا ۔ چنانچہ جولیا ان دونوں کو لے کر نکل کھڑی ہوئی ۔ ایک ٹیکسی ہائر کر کے وہ تل ابیب سے نکل کر مضافاتی راستے پر ہو گئے اس نے ٹیکسی ڈرائیور سے تل ابیب سے ملحقہ قصبہ زیالو کی طرف جانے کے لئے کہا تھا ۔ عمران نے نقشہ دیکھ کر انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ شمالی پہاڑیوں کی طرف جانے کے لئے قصبہ زیالو کا راستہ اپنائیں ۔ اس طرف اوپن ایریا تھا اور دور نزدیک کماد کی بڑی بڑی فصلیں تیار تھیں جن سے گزر کر وہ اس بیس کیمپ کے قریب پہنچ سکتی تھیں جہاں

سے گزر کر وہ اس مصنوعی پہاڑی تک پہنچ سکتی تھیں جس کے نیچے ڈاکٹر گوسٹن کی لیبارٹری اور ایس ایف میزائل تھا۔

عمران نے ان پر واضح کر دیا تھا کہ وہ اس بیس کیمپ سے گزرے بغیر اس پہاڑی تک پہنچ نہیں سکتیں اور اس زمین دوز لیبارٹری کو صرف اس صورت میں تباہ کیا جا سکتا تھا کہ اس لیبارٹری کے اندر جا کر میگا پاور بم لگائے جائیں۔ اگر انہوں نے بیرونی اطراف سے اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کی کوشش کی تو ان کی ہر کوشش ناکام رہے گی۔ عمران نے نقشہ دیکھ کر اس پہاڑی کے ارد گرد کا تجزیہ کرتے ہوئے اس بات کا بھی اندازہ لگایا تھا کہ لیبارٹری میں داخل ہونے کا اگر کوئی خفیہ راستہ ہو گا تو اس بیس کیمپ کے ارد گرد ہی ہو گا جس کے لئے لامحالہ انہیں اس بیس کیمپ پر حملہ کرنا ہو گا اس لئے وہ جو بھی پروگرام ترتیب دیں اس بیس کیمپ کو مدنظر رکھ کر ترتیب دیں جہاں ان کا مقابلہ بیس کیمپ کی پاور فورس سے بھی ہونے کا احتمال تھا۔

"عمران صاحب نے ہمیں قصبہ زیالو سے اس بیس کیمپ جانے کا مشورہ دیا ہے۔ کیا قصبہ زیالو میں کوئی فورس نہیں ہو گی جس کا ہمارے آڑے آنے کا احتمال ہو"... صالحہ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں نہیں ہو گی۔ اس طرف اوپن ایریا ہے۔ وہاں لازماً انہوں نے بیس کیمپ تک جانے کے راستوں کی حفاظت کا خاص

بندوبست کر رکھا ہو گا"... جولیا نے کہا۔

"تب کیا اوپن ایریئے میں ہم ان کی نظروں میں نہیں آ جائیں گی"... کراسٹی نے کہا۔

"ہمیں وہاں ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا ہو گا۔ عمران نے ہمیں جو سائنسی حفاظتی آلات دیئے ہیں ہم ان کا استعمال کریں گی۔ ان سائنسی آلات کی وجہ سے وہ ہمیں کسی سیٹلائٹ سے بھی چیک نہیں کر سکیں گے لیکن اس کے باوجود اگر ہم ان کی نظروں میں آ گئیں تو ہم ان کا بھرپور مقابلہ کریں گی اور اپنی منزل تک پہنچنے کے لئے راستے میں آنے والی ہر دیوار کو توڑتی جائیں گی"... جولیا نے کہا۔

"لگتا ہے اس بار تم تنویر ایکشن کرنے کا موڈ بنا رہی ہو"... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس مشن میں ہمیں واقعی تیز رفتاری سے کام کرنا ہے۔ ہمیں چونکہ ہر صورت میں کامیابی حاصل کرنی ہے اس لئے ہمارے پاس تنویر ایکشن کرنے کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے"... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو۔ چلو اسی بہانے ہمیں بھی ہاتھ پیر ہلانے کا موقع مل جائے گا"... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تنویر ایکشن سے تمہاری کیا مراد ہے"... کراسٹی نے پوچھا۔ وہ چونکہ اندرونی باتیں نہیں جانتی تھی اس لئے وہ ان کی باتیں سن کر حیران ہو رہی تھی۔ کراسٹی کی بات سن کر جولیا اور صالحہ مسکرانے

لگیں اور انہوں نے اسے تنویر ایکشن کے بارے میں بتانا شروع کر دیا
ٹیکسی ڈرائیور مقامی تھا اور وہ شکل سے ہی کم پڑھا لکھا معلوم ہو رہا
تھا۔ وہ چونکہ کرانسی زبان میں باتیں کر رہی تھیں جو یقیناً اس ٹیکسی
ڈرائیور کو سمجھ نہ آسکتی تھیں۔

"ہم نے اس مشن کو فاسٹ مشن کے طور پر مکمل کرنا ہے اور
اس کے لیئے واقعی ہمیں ڈیشنگ ایجنٹس بننا پڑے گا"... تنویر ایکشن کا
مطلب سمجھتے ہوئے کراسٹی نے کہا۔

"ڈیشنگ ایجنٹس نہیں لیڈی بلکہ لیڈیز ڈیشنگ ایجنٹس کہو"...
صالحہ نے کہا تو وہ دونوں ہنس پڑیں۔ ٹیکسی ایک پرپیچ اور ناہموار
راستوں سے گزر رہی تھی۔ ایک طرف پہاڑیاں تھیں جبکہ دوسری
طرف گہری گہری کھائیاں تھیں۔ ڈرائیور خاصا مشتاق معلوم ہوتا تھا
اس نے ٹیکسی کی رفتار کم نہیں کی تھی۔ وہ ایک مخصوص رفتار سے
ٹیکسی کو ان پرپیچ راستوں پر دوڑا رہا تھا۔

"نجانے قصبہ زیالو ابھی کتنی دور ہے"... کراسٹی نے ریسٹ واچ
پر ٹائم دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمیں شہر سے چلے ہوئے تین گھنٹے ہو چکے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ
آدھے گھنٹے بعد ہم قصبہ زیالو میں ہوں گے"... جولیا نے کہا۔

"کیا ہم ڈائریکٹ قصبے میں جائیں گی"... صالحہ نے پوچھا۔

"نہیں۔ کھیتوں کا سلسلہ شروع ہوتے ہی ہم راستے میں ڈراپ
ہو جائیں گی اور پھر انہی کھیتوں سے گزرتے ہوئے ہم شمال کی طرف
جائیں گی۔ یہ راستہ ہمارے لیئے طویل تو ہو گا مگر بہرحال ہم ریڈ
پیئے میں پہنچ جائیں گی"... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور یہ ٹیکسی ڈرائیور۔ اس کا کیا کرنا ہے"... کراسٹی نے پوچھا۔

"اسے بے ہوش کر کے کہیں ڈال دیں گے اور اس کی ٹیکسی
کسی کھائی میں پھینک دیں گے۔ جب تک اسے ہوش آئے گا ہم اپنا
کام کر چکی ہوں گی"... جولیا نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا
دیئے۔ ٹیکسی پہاڑی علاقے سے نکل کر جیسے ہی ہموار اور متوازی
سڑک پر آئی جولیا نے ٹیکسی ڈرائیور کو ٹیکسی رونے کے لیئے کہا۔
وہاں دور تک کھیت ہی کھیت نظر آرہے تھے۔ ٹیکسی ڈرائیور وہاں
ٹیکسی رکوانے پر حیران تو ہوا مگر اس نے سڑک کے کنارے ٹیکسی
روک دی۔ جیسے ہی اس نے ٹیکسی روکی صالحہ کی کھڑی ہتھیلی اس
کی گردن پر پڑی اور ٹیکسی ڈرائیور کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ
بے ہوش ہو گیا۔

"چلو نکلو ٹیکسی سے"... جولیا نے کہا تو وہ تیزی سے ٹیکسی سے
نکل آئیں۔ ٹیکسی سے باہر آکر انہوں نے اپنے سفری بیگ نما تھیلے
نکالے اور انہیں کاندھوں پر ڈال لیا۔ پھر انہوں نے ٹیکسی ڈرائیور کو
بھی ٹیکسی سے باہر نکال لیا۔

"کراسٹی تم ٹیکسی واپس لے جا کر کسی نزدیکی کھائی میں گرا دو۔
ہم دونوں اسے کھیتوں میں چھپا دیتی ہیں"... جولیا نے کراسٹی سے
مخاطب ہو کر کہا تو کراسٹی نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹیکسی کی

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اس نے ٹیکسی موڑی اور واپس پہاڑیوں کی طرف لے گئی۔ جولیا اور صالحہ نے ٹیکسی ڈرائیور کو گھسیٹتے ہوئے گھنے کھیتوں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد کراسٹی واپس ان کے پاس آ گئی۔

"چلو"... کراسٹی نے اپنا بیگ اٹھا کر کاندھوں پر ڈالتے ہوئے کہا جو وہ ان کے پاس چھوڑ گئی تھی۔ پھر وہ تینوں چل پڑیں۔ کھیتوں میں ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔ دور نزدیک ان کے سوا کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ کھیتوں میں بنی ہوئی چھوٹی چھوٹی پگڈنڈیوں پر چل رہی تھیں۔ تقریباً دو گھنٹوں کے سفر کے بعد وہ ایسے علاقے میں پہنچ گئیں جہاں کماد کی فصلیں تھیں۔ کماد کی فصل ان کے قد سے کہیں اونچی تھی۔ ان کے درمیان باقاعدہ چھوٹے چھوٹے راستے بنے ہوئے تھے جن سے گزرتی ہوئیں وہ آگے بڑھ رہی تھیں۔

"ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ ہم صحیح راستے پر جا رہی ہیں"... کراسٹی نے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہمیں مشرق کی طرف سفر کرنا ہے۔ شام ہو رہی ہے اور اس سلسلے میں سورج ہی ہمارا معاون ہو سکتا ہے"... جولیا نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں"... کراسٹی نے سمجھ جانے والے انداز میں کہا۔ وہ کماد کی فصلوں میں تقریباً تین گھنٹوں سے چل رہی تھیں یہاں تک کہ وہاں اندھیرا چھا گیا تھا مگر کھیتوں کا سلسلہ جیسے ختم ہونے کا نام ہی

نہیں لے رہا تھا۔ یہ ان کی قسمت ہی تھی کہ ابھی تک ان کی کسی سے مڈبھیڑ نہیں ہوئی تھی۔

"لگتا ہے ہم راستہ بھول گئی ہیں یا پھر"... جولیا کہتے کہتے رک گئی۔

"یا پھر۔ کیا مطلب"... صالحہ نے کہا۔

"یا پھر ہم کمادوں میں بھول بھلیوں کی طرح بنے ہوئے راستوں میں الجھ کر رہ گئی ہیں۔ اب ہر طرف اندھیرا چھا گیا ہے اس لئے راستے بھی ہمیں واضح طور پر دکھائی نہیں دے رہے"... جولیا نے کہا۔

"پھر اب کیا کریں"... کراسٹی نے کہا۔

"کچھ دیر سستا لیں۔ پھر آگے بڑھیں گی"... جولیا نے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جولیا نے جیب سے ایک ہلکی ٹارچ نکال کر وہاں صاف زمین دیکھی اور پھر وہ تینوں وہیں بیٹھ گئیں۔ انہوں نے بیگوں سے منرل واٹر کی بوتلیں نکالیں اور پینے لگیں۔ وہ اپنے ساتھ ہلکی پھلکی غذا کے طور پر بسکٹس کے پیکٹ لائی تھیں۔ انہوں نے بسکٹس کھائے اور پانی پی کر سستانے لگیں۔ آدھ گھنٹہ آرام کرنے کے بعد وہ پھر اٹھ کھڑی ہوئیں اور اندازے سے آگے بڑھنے لگیں۔ وہ چونکہ ہیوی ٹارچ کا استعمال نہیں کر سکتی تھیں اس لئے وہ اسی ٹارچ سے ہی کام چلا کر راستوں کو دیکھ رہی تھیں۔ پھر مزید ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ کماد کی فصلوں سے باہر آ گئیں۔ کماد کی فصلوں سے باہر آ کر انہوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ سامنے وسیع کھلا میدان نظر آ رہا تھا جس کے آگے چھوٹی بڑی پہاڑیوں کا طویل

سلسلہ تھا۔ ان پہاڑیوں کے دامن میں انہیں تیز لائٹس نظر آئیں۔ ہیوی سرچ لائٹیں پہاڑیوں کی چوٹیوں پر نصب تھیں جنہوں نے اردگرد کے علاقے کو خاصا منور کر رکھا تھا۔

" وہ رہا بیس کیمپ "... جولیا نے کہا۔ اس نے بیگ سے ایک نائٹ ٹیلی سکوپ نکالی اور آنکھوں سے لگا کر اسے فوکس کرنے لگی۔ پہاڑیوں کے پاس واقعی ایک قطعے میں باڑ لگائی گئی تھی جہاں ہر طرف بیرکیں اور خیمے نصب دکھائی دے رہے تھے۔ وہاں فوجیوں کی مخصوص وردیوں میں بے شمار افراد چلتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔ جولیا نے اردگرد کا جائزہ لیا مگر اسے بیس کیمپ کے باہر کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ جولیا نے آنکھوں سے دور بین ہٹائی اور باری باری وہ دونوں بھی بیس کیمپ کو دیکھنے لگیں۔

" خاصا بڑا کیمپ ہے "... کراسٹی نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

" ہاں "... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

" لیکن وہ پہاڑی کہاں ہے جس کے نیچے ڈاکٹر گولسٹن کی لیبارٹری ہے "... صالحہ نے بیس کیمپ کے اردگرد پہاڑیوں کو دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ بظاہر وہ تمام پہاڑیاں ایک جیسی نظر آ رہی تھیں انہیں دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ ان میں مصنوعی پہاڑی کون سی ہے۔

" بیگوں سے مخصوص لباس نکال کر پہن لو "... جولیا نے کہا۔

انہوں نے کاندھوں سے بیگ اتارے اور انہیں کھول کر ان میں سے سیاہ رنگ کے لباس نکال لئے۔ یہ تیراکی میں استعمال ہونے والے مخصوص لباسوں جیسے تھے۔ ان تینوں نے اپنے کپڑوں کے اوپر ہی وہ مخصوص لباس پہن لئے اور بیگوں سے ہیلمٹ نکال کر اپنے سروں پر چڑھا لئے۔ پھر انہوں نے بیگوں سے مخصوص ساخت کا اسلحہ نکالا اور انہیں لباسوں کے مختلف حصوں میں چھپا لیا۔ یہ لباس انہیں خالد بن یوسف نے مہیا کئے تھے۔ ان تینوں نے چونکہ بیس کیمپ میں داخل ہونا تھا اور وہاں انہیں ہر طرح کے حالات کا سامنا کرنا تھا اس لئے ان کے لئے یہ لباس بے حد اہمیت رکھتے تھے۔ ان مخصوص لباسوں کی وجہ سے ایک تو انہیں کوئی ریز چیک نہیں کر سکتی تھی دوسرے یہ کہ گولیوں اور بموں کی بارش میں بھی وہ ان لباسوں میں محفوظ رہ سکتی تھیں۔ اس کے علاوہ ان لباسوں کی اور بھی بہت سی خاصیتیں تھیں جو بیس کیمپ میں ان کے بچاؤ کے لئے کارآمد ہو سکتی تھیں۔

" آؤ۔ ہمارے ایکشن کا وقت آ گیا ہے "... جولیا نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئیں بیس کیمپ کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔

صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر ایک موٹر بوٹ میں سوار تھے۔ ان
تینوں نے اپنا ایک الگ گروپ بنا لیا تھا۔ اس گروپ نے سر ٹموتھی
کو ہلاک کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا جو سمندر میں کسی ایٹمی آبدوز میں چھپا
ہوا تھا۔ انہوں نے یہ موٹر بوٹ کرائے پر حاصل کی تھی اور سمندر
میں سیر کرنے کے لئے دور تک آ گئے تھے۔ انہوں نے اپنا سامان اور
اسلحہ ایک کھاڑی میں چھپا دیا تھا۔ چنانچہ وہ موٹر بوٹ اس کھاڑی
میں لائے اور انہوں نے وہاں سے اپنا سامان اٹھایا اور ایک بار پھر
سمندر میں بڑھ گئے۔ صفدر کے پاس ایک چھوٹا سا آلہ تھا جس پر
ایک راڈار جیسی چھوٹی سی سکرین بنی ہوئی تھی۔ یہ مشین خالد بن
یوسف کے پاس تھی جسے عمران نے لے کر اس میں خاص کوڈنگ کر
دی تھی۔ اب اس مشین کی مدد سے سمندر میں موجود ایٹمی آبدوز کا
آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا تھا۔ عمران نے صفدر کو اس مشین

پریٹنگ سسٹم بتا دیا گیا تھا۔
"ہم خاصے دور آ گئے ہیں۔ کہیں ہم کوسٹ گارڈز کی نظروں میں نہ
جائیں"... صفدر نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"آنے دو۔ دیکھ لیں گے ہم انہیں بھی"... تنویر نے کہا۔
"پھر بھی ہمیں احتیاط سے کام لینا ہو گا۔ اگر ہم کوسٹ گارڈز سے
الجھ گئے تو ایٹمی آبدوز یہاں سے نکل جائے گی اور ہمیں اس آبدوز کو
ش کرنا مشکل ہو جائے گا"... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"ہم ساحل سے تقریباً چھ میل دور ہیں۔ اب تک تو ہمیں اس
روز کے بارے میں پتہ چل جانا چاہئے تھا۔ مگر یہ آلہ یہاں کسی
روز کے ہونے کا کاشن نہیں دے رہا"... صفدر نے کہا۔
"کچھ اور آگے جاتے ہیں۔ وہ لوگ ایٹمی آبدوز کو یہاں سے زیادہ
ر نہیں لے جا سکتے۔ ایٹمی آبدوز کو سمندر میں ایک خاص حد تک
لے جایا جا سکتا ہے ورنہ اس کے ارد گرد موجود دوسری آبدوزوں کے
ریٹنگ سسٹم میں خلل پیدا ہونے کا خدشہ ہو سکتا ہے اس لئے
ٹمی آبدوزوں کو عام آبدوزوں سے دور ہی رکھا جاتا ہے۔ ویسے بھی
ٹمی آبدوزوں کو سمندر کی گہرائی میں نہیں لے جایا جاتا۔ گہرائی میں
انے کی وجہ سے ایٹمی آبدوزوں کی ایٹمی بیٹریوں کو زیادہ پاور سے
چلانا پڑتا ہے جس کی وجہ سے بیٹریاں بریک ڈاؤن ہو جاتی ہیں اس
لئے ان آبدوزوں کو عام حالت میں نارمل پوزیشن پر ہی رکھا جاتا ہے
س وقت اس ایٹمی آبدوز کو صرف سر ٹموتھی کی پروٹیکشن کے لئے

استعمال میں لایا جا رہا ہے۔ وہ آبدوز نہ سمندر کی گہرائی میں ہو گی اور
نہ ہی زیادہ دور ہو گی۔ ہمیں اسے تلاش کرتے رہنا چاہئے"... کیپٹن
شکیل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کوشش تو کر رہے ہیں"... صفدر نے کہا۔ وہ ہاتھوں میں
پکڑے ہوئے آلے کے مختلف بٹن پریس کرتا جا رہا تھا۔

"وہ کیا ہے"... اچانک تنویر نے کہا تو اس کی بات سن کر صفدر
اور کیپٹن شکیل چونک پڑے۔ انہوں نے دیکھا دور سمندر میں چند
دھبے سے دکھائی دے رہے تھے۔

"موٹر بوٹس اور لانچیں معلوم ہوتی ہیں"... کیپٹن شکیل نے کہا
اور اس نے گلے میں موجود دوربین پکڑ کر آنکھوں سے لگا لی۔ اس نے
دوربین کو فوکس کیا اور ان دھبوں کو دیکھنے لگا۔

"کوسٹ گارڈز"... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور تنویر
چونک پڑے۔

"اوہ۔ کیا یہ ہماری طرف آ رہے ہیں"... صفدر نے کہا۔

"ہاں"... کیپٹن شکیل نے دوربین سے مسلسل دیکھتے ہوئے
کہا۔

"اوہ۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ میرے پاس ٹی ایس مشین ہے۔
اس مشین سے نکلنے والی ریز کی وجہ سے تو ہم کسی بھی راڈار سے
مارک نہیں ہو سکتے۔ یہاں تک کہ ایٹمی آبدوز بھی ہمیں مارک نہیں
کر سکتی۔ پھر یہ کوسٹ گارڈز"... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"شاید انہوں نے ہمیں ٹیلی سکوپس سے دیکھ لیا ہے"... تنویر نے
ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ ہم سے کتنے فاصلے پر ہیں"... صفدر نے پوچھا۔

"وہ ہم سے تھری ناٹ کی دوری پر ہیں"... کیپٹن شکیل نے
دوربین میں فاصلہ بتانے والے فگرز دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تنویر تم کیبن میں جا کر بی ایس ایس ون آن کر دو۔ اگر
ان پر فائرنگ کی گئی یا ہماری بوٹ پر انہوں نے تارپیڈو فائر کئے تو
ہماری بوٹ اس ریز کی وجہ سے ان سے محفوظ رہے گی۔ وہ ہم سے
کافی فاصلے پر ہیں۔ ان کے یہاں آنے سے پہلے ہی ہمیں سمندر میں
اترنا ہو گا تاکہ وہ ہمیں نہ دیکھ سکیں"... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا ہم سمندر میں اتر کر اس ایٹمی آبدوز کو تلاش کریں
گے"... تنویر نے چونک کر کہا۔

"ہاں"... صفدر نے کہا تو تنویر سر ہلا کر تیزی سے کنٹرول کیبن کی
طرف بڑھ گیا۔ انہوں نے پہلے سے ہی غوطہ خوری کے لباس پہن
رکھے تھے۔ انہوں نے بیگوں سے اپنا اسلحہ اور ضروری سامان نکالا اور
انہوں نے کاندھوں پر آکسیجن گیس سلنڈر باندھ لئے۔ اس سے
پہلے کہ کوسٹ گارڈز کی لانچیں اور موٹر بوٹس وہاں پہنچتیں وہ تینوں
ایک ایک کر کے پانی میں اترتے چلے گئے۔ انہوں نے چہروں پر
نقاب نما ہیلمٹ چڑھا لئے تھے جس میں مائیک اور رسیور لگے ہوئے
تھے۔ ان کی مدد سے وہ آسانی سے پانی کے اندر بھی ایک دوسرے سے

بات چیت کر سکتے تھے۔ ٹی ایس آلہ بدستور صفدر کے ہاتھوں میں تھا وہ تینوں گہرائی میں آکر مشرقی سمت میں تیرنے لگے۔ اچانک صفدر کے ہاتھوں میں موجود ٹی ایس آلے کی سکرین پر ایک سرخ رنگ کا سپاٹ نمودار ہوا۔ اس ریڈ سپاٹ کو دیکھ کر صفدر مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔ اس نے تنویر اور کیپٹن شکیل کو قریب بلا کر انہیں ریڈ سپارک دکھایا۔

"یہ کیا ہے"... تنویر نے پوچھا۔

"یہ نشان ہمارے ٹارگٹ کو مارک کر رہا ہے۔ ہمارا ٹارگٹ نائن ون اینگل تھری ایٹ ون ایسٹ زون کی طرف موجود ہے"... صفدر نے بتایا۔

"کیا آبدوز متحرک ہے"... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس اینگل پر بلیک راکس موجود ہیں۔ ایٹمی آبدوز ان بلیک راکس کے درمیان کھڑی ہے اور اس کی گہرائی فور ہنڈرڈ میٹر ہے"... صفدر نے کہا۔

"گڈ۔ تو پھر ہمیں فوراً اس طرف چلنا چاہئے"... تنویر نے کہا۔

"ہاں آؤ"... صفدر نے کہا اور وہ تینوں ایسٹ زون کی طرف بڑھنے لگے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک صفدر کے ہاتھ میں موجود مشین کی سکرین پر چھوٹے چھوٹے سرخ نشان سے سپارک کرنے لگے۔ ان سپاٹس کو دیکھ کر صفدر رک گیا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل فوراً اس کے قریب آگئے۔

"یہ کیا ہے"... تنویر نے پوچھا۔

"غوطہ خور"... صفدر نے کہا۔

"غوطہ خور"... تنویر نے چونک کر کہا اور پھر اوپر دیکھنے لگا۔

"کوسٹ گارڈز نے شاید ہمیں دیکھ لیا ہے۔ خالی موٹر بوٹ دیکھ کر انہوں نے غوطہ خور اتار دیئے ہیں۔ اب ہمیں پہلے ان سے نپٹنا ہو صفدر نے کہا۔

"ان کی تعداد کتنی ہے"... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"بیس"... صفدر نے کہا۔

"وہ کس طرف سے آرہے ہیں"... تنویر نے پوچھا۔

"جس طرف سے ہم آئے ہیں"... صفدر نے جواب دیتے ہوئے

"تنویر۔ تمہارے پاس میگا ٹروم بم ہیں۔ تم انہیں لے کر ایٹمی روز کی طرف چلے جاؤ۔ تمہاری ریسٹ واچ پر ایک او ٹی کے سگنلز جود ہیں۔ ان سگنلز کی وجہ سے ایٹمی آبدوز سے تمہیں مارک نہیں جا سکتا۔ تم بم اس آبدوز میں جا کر لگا دو۔ تب تک ہم ان غوطہ روں کو سنبھالتے ہیں"... صفدر نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ان سب کو سنبھال لو گے"... تنویر نے پوچھا۔

"ہاں۔ بے فکر رہو"... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جا کر سر نموتھی کی ہلاکت کا انتظام کرتا ہاں"... تنویر نے کہا اور پھر وہ تیزی سے پلٹا اور اس نے صفدر کے

بتائے ہوئے راستے کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔ اس کے جاتے ہی کیپٹن شکیل اور صفدر نے زیر آب استعمال آنے والا اسلحہ سنبھال لیا صفدر کی نظریں مشین کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں ریڈ سپاٹ واضح ہوتے جا رہے تھے۔ پھر اچانک انہوں نے ایک طرف سے بیس غوطہ خوروں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ ان کے ہاتھوں میں بھی زیر آب چلنے والا خود کار اسلحہ تھا۔ وہ تیزی سے تیرتے ہوئے ان کی جانب بڑھتے چلے آ رہے تھے۔ پھر جیسے ان غوطہ خوروں نے ان دونوں کو دیکھ لیا۔ دوسرے لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل نے ان غوطہ خوروں کے اسلحے سے لکیریں سی نکلتے دیکھیں۔ سفید لکیریں تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھنے لگیں۔ صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے گھومے اور انہوں نے لکیریں بنا کر اپنی طرف آتی ہوئی گولیوں سے بچنے کے لئے دائیں بائیں تیرنا شروع کر دیا۔

" ہمیں ان پر جوابی حملہ کرنے کی بجائے انہیں الجھانا ہے"... کیپٹن شکیل نے صفدر سے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں تیزی سے ہٹے اور انہوں نے غوطہ خوروں کی مخالف سمت میں تیرنا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر غوطہ خور ان پر مسلسل فائرنگ کرنے لگے۔ وہ نہایت تیزی سے ان کے پیچھے آ رہے تھے۔

" سامنے ایک چٹان ہے۔ اس چٹان کی طرف چلو"... صفدر نے ایک بڑی سی چٹان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس چٹان کی

ف بڑھنے لگے۔ اسی لمحے غوطہ خوروں نے ان کی طرف ایک
ائل فائر کر دیا۔

"میزائل"... صفدر نے پلٹ کر میزائل کو دیکھتے ہوئے کہا۔
ٹن شکیل نے بھی میزائل کو دیکھا اور وہ دونوں تیزی سے دائیں
یں ہو گئے۔ ایک چھوٹا مگر انتہائی طاقتور واٹر میزائل ان کے
یان سے نکلتا چلا گیا اور پھر وہ سیدھا اس چٹان سے جا ٹکرایا جس
رف وہ دونوں بڑھ رہے تھے۔ دوسرے لمحے پانی میں آگ کا الاؤ
وشن ہوا اور ان دونوں نے اس چٹان کو ریزہ ریزہ ہو کر وہاں
ے دیکھا۔ پانی میں شدید ہلچل سی پیدا ہوئی۔ ان دونوں کو زور
جھٹکے لگے اور وہ پانی میں پیدا ہونے والی لہروں کے ساتھ گھومتے
گئے۔ ان کے پیچھے آنے والے غوطہ خوروں کا بھی یہی حال ہوا تھا
روں نے انہیں بھی بری طرح سے اٹھاتے پلٹاتے ہوئے پیچھے
ل دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے کیپٹن شکیل اور صفدر نے
و سنبھالا اور تیزی سے گہرائی کی طرف تیرتے چلے گئے۔ ان کے
طرف ایک بڑا سا ہول تھا۔ وہ تیزی سے اس ہول کی طرف
ے اور پھر وہ اس ہول میں گھس گئے۔ ہول خاصا چوڑا اور طویل
وہ دونوں تیزی سے نیچے جا رہے تھے۔ آگے خاصا اندھیرا تھا۔
ں نے فوراً ہیلمٹوں پر لگی ہوئی واٹر ٹارچز آن کر لیں۔ تیز روشنی
انہیں اندر ہی اندر جاتا ہوا ہول صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہ
جیسے نیچے اترتے جا رہے تھے ان پر پانی کا دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔

"بس ۔ اگر ہم اس سے زیادہ نیچے گئے تو ہمارے جسم پانی کا دباؤ برداشت نہیں کر سکیں گے"... صفدر نے رکتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"ہمارے پاس دائیں بائیں دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے ۔ اگر دشمنوں نے اس سرنگ میں میزائل فائر کر دیئے تو ان میزائلوں سے ہمارا بچنا مشکل ہو جائے گا"... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹارچ آف کر دو ۔ دشمنوں نے ہمیں اس ہول میں اترتے نہیں دیکھا ہو گا ۔ اگر انہوں نے ہمیں دیکھ لیا ہوتا تو وہ اب تک ہم پر کئی میزائل برسا چکے ہوتے"... صفدر نے اپنی ٹارچ آف کرتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے سرہلا کر اپنی ٹارچ آف کر دی ۔ وہ سر اٹھائے اوپر دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے مگر انہیں ہول کا دہانہ دکھائی نہیں دے رہا تھا ۔ اچانک انہوں نے ہول میں ایک شعلے کو دیکھا جو تیزی سے نیچے آرہا تھا ۔ شاید غوطہ خوروں نے اس ہول میں میزائل فائر کر دیا تھا ۔ اس میزائل سے نکلنے والی سرخ روشنی میں ہول انہیں واضح دکھائی دینے لگا۔

"اس طرف ایک اور ہول ہے ۔ آؤ ۔ اس سے پہلے کہ میزائل بلاسٹ ہو ہم اس ہول میں گھس جاتے ہیں"... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا ۔ وہ دونوں نیچے دائیں طرف نظر آنے والے ایک اور ہول کی طرف بڑھے اور پھر اس میں داخل ہو گئے ۔ یہ ہول پہلے سے کم چوڑا تھا اور نیچے جانے کی بجائے عمودی

انداز میں اوپر اٹھ رہا تھا ۔ وہ ابھی ہول میں داخل ہوئے ہی تھے کہ انہیں زور دار جھٹکے لگے ۔ پانی کا تیز ریلا آیا اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ پانی میں قلابازیاں کھاتے ہوئے اوپر ہی اوپر اٹھتے جا رہے ہوں۔

صدیقی، چوہان، خاور، نعمانی اور ریڈ ایگل کی ذمہ داری سر ڈوگان اور سر گوسٹر کو ہلاک کرنے کی تھی۔ ایک ٹارگٹ کو ہٹ کرنے کی ذمہ داری صدیقی اور چوہان نے لے لی جبکہ دوسرے ٹارگٹ کو نشانہ کرنے کے لئے خاور، نعمانی اور ریڈ ایگل روانہ ہو گئے۔ صدیقی اور چوہان نے سر ڈوگان کو ہلاک کرنا تھا جو ایک لگژری فلیٹ میں روپوش تھا۔

سر گوسٹر کے بارے میں انہیں عمران نے بتایا تھا کہ وہ اپنے آبائی گاؤں میں ہے۔ اس گاؤں کا نام ایگان تھا۔ ایگان سر گوسٹر کا آبائی گاؤں تھا۔ وہ وہاں کسی حویلی میں موجود تھا اور اس کی حویلی کے گرد اسرائیلی فورس پھیلی ہوئی تھی جو نہ صرف سر گوسٹر کی حفاظت کر رہی تھی بلکہ ایگان گاؤں کی حفاظت پر بھی مامور تھی۔ خالد بن یوسف نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا تھا کہ ایگان گاؤں

کے گرد مسلح فورس موجود ہے جنہوں نے ہر آنے جانے والے راستے کی پکٹنگ کر رکھی ہے۔ ان کی نظروں میں آئے بغیر ایگان گاؤں میں ایک پرندہ بھی داخل نہیں ہو سکتا تھا۔

صدیقی اور چوہان نے ایک ٹیکسی ہائر کی اور کمرشل پلازہ کی طرف چل پڑے۔ ٹیکسی نے چند ہی لمحوں میں ان دونوں کو کوئین روڈ پر پہنچا دیا۔ کوئین روڈ پر وائٹ سٹار کمرشل پلازہ بے حد بڑا تھا۔ وہاں کاروباری مراکز کے ساتھ ساتھ اوپر فلورز پر لگژری فلیٹ تھے۔ انہوں نے ٹیکسی اس پلازہ سے کچھ فاصلے پر رکوالی تھی اور پیدل ہی پلازہ کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ عمران اور خالد بن یوسف نے انہیں وائٹ پلازہ کے سکستھ فلور پر ایک فلیٹ میں جانے کے لئے کہا تھا۔ فلور کے اس فلیٹ میں مسز البرٹ تھیں۔ خالد بن یوسف کی اطلاعات کے مطابق سر ڈوگان کا فلیٹ مسز کیھتی کے فلیٹ کے عین اوپر تھا۔ انہیں مسز البرٹ کے پاس جانا تھا اور اس کے ذریعے سر ڈوگان تک رسائی حاصل کرنی تھی۔

چونکہ کمرشل پلازہ کے گرد اور سر ڈوگان کے فلیٹ کی حفاظت کے لئے وہاں باقاعدہ مسلح فورس موجود تھی اور وہاں ہر طرف پہرے لگے ہوئے تھے اس لئے وہ اپنے ساتھ اسلحہ نہیں لائے تھے۔ عمران اور خالد بن یوسف نے ان سے کہا تھا کہ انہیں اسلحہ اور ہر قسم کا سامان مسز البرٹ دے دی گی اس کے لئے مسز البرٹ کو ان کے بارے میں پہلے ہی انفارم کر دیا گیا تھا۔ وائٹ پلازہ کی بلند و بالا

عمارت میں داخل ہو کر وہ دونوں ایک لفٹ میں سوار ہوئے اور سکستھ فلور پر آ گئے۔ چند مسلح افراد نے انہیں روکا۔ ان کی تلاشی لی اور ان سے معمولی سوالات کرنے کے بعد انہیں از خود مسز البرٹ کے فلیٹ تک پہنچا دیا۔ مسز البرٹ نے ان دونوں کو اپنے بھانجوں کے طور پر پہچانا تھا۔

مسز البرٹ خاصی عمر رسیدہ خاتون تھیں۔ وہ ان دونوں کو فلیٹ کے اندر لے گئیں۔ انہیں سٹنگ روم میں بٹھا کر اس نے ان دونوں کے لئے کافی بنائی اور ان کے پاس آ کر بیٹھ گئیں۔

"سر ڈوگان اوپر والے فلیٹ میں موجود ہیں۔ ان کے فلیٹ میں ہر طرف کیمرے اور خفیہ الارم سسٹم لگے ہوئے ہیں۔ ان کے فلیٹ میں جو بھی داخل ہوتا ہے اس کے بارے میں خفیہ فورس والوں کو فوراً علم ہو جاتا ہے۔ ویسے بھی سر ڈوگان نے خود کو فلیٹ میں بند کر رکھا ہے۔ وہ نہ فلیٹ سے باہر آتا ہے اور نہ ہی وہ کسی کو فلیٹ کے اندر آنے دیتا ہے۔ وہ سوائے پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ کے کسی کی کال بھی رسیو نہیں کرتا"... مسز البرٹ نے انہیں ڈوگان کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا سر ڈوگان فلیٹ میں اکیلا ہے"... صدیقی نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ اکیلا ہے"... مسز البرٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ نے بھی سر ڈوگان پر نظر رکھنے کا کوئی انتظام کر رکھا

"... چوہان نے غور سے مسز البرٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ سر ڈوگان کے کمرے میں جو کیمرے نصب ہیں میں نے کیمروں کے سگنلز کو رسیو کرنے کے لئے ایک خاص آلہ لگا رکھا س کی مدد سے میں اس کی حرکات و سکنات کا آسانی سے جائزہ کتی ہوں"... مسز البرٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

گڈ۔ ہم بھی سر ڈوگان کو دیکھنا چاہتے ہیں مسز البرٹ"... صدیقی کہا تو مسز البرٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سامنے پڑی ہوئی ایک ریموٹ کنٹرول اٹھایا اور اس کا رخ شمالی دیوار کی طرف کے اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس دیوار پر ایک بڑی سی ٹی وی سکرین لگی ہوئی تھی۔ جیسے ہی مسز البرٹ نے ریموٹ آن کیا سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر نیلا رنگ سا پھیل گیا مسز البرٹ ریموٹ کے مختلف بٹن پریس کرنے لگی۔ پھر اچانک ین پر جھماکا سا ہوا اور سکرین پر ایک کمرے کا منظر نظر آنے لگا۔ طرح کی آرائش سے بھرا ہوا تھا۔ سامنے ایک صوفے پر ایک عمر شخص بیٹھا تھا جو ٹانگ پر ٹانگ رکھے اخبار پڑھنے میں ف تھا۔ مسز البرٹ ریموٹ کے بٹن پریس کرتی رہی جس سے شخص کا چہرہ کلوز ہو گیا تھا۔

تو یہ ہے سر ڈوگان"... صدیقی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہاں"... مسز البرٹ نے کہا۔

اس فلیٹ میں کتنے کیمرے نصب ہیں"... چوہان نے مسز

البرٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"آٹھ کیمرے ہیں جو اس کے پورے فلیٹ کو کور کرتے ہیں"۔ مسز البرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ کیا آپ ان تمام کیمروں کے سگنلز چیک کر سکتی ہیں"۔ چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"... مسز البرٹ نے کہا۔

"ویری گڈ۔ ہم سر ڈوگان کے فلیٹ کا ایک ایک حصہ دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ جب ہم اس کے فلیٹ میں داخل ہوں تو ہمارے لئے کوئی مشکل نہ ہو"... صدیقی نے کہا تو مسز البرٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے انہیں سکرین پر سر ڈوگان کے فلیٹ کے مختلف حصے دکھانے شروع کر دیئے۔

"سر ڈوگان کے کمرے میں داخل ہونے کا صرف ایک ہی دروازہ ہے جہاں مسلح فورس ہے۔ تم اس فورس کی نظروں سے بچ کر اس کے فلیٹ میں کیسے جاؤ گے"... مسز البرٹ نے کہا۔

"یہ ہمارا کام ہے مسز البرٹ۔ آپ بس ہمیں ہمارا سامان لا دیں پھر دیکھیں ہم کیا کرتے ہیں"... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مسز البرٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آئیں۔ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں"... چوہان نے کہا تو مسز البرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ چوہان کے ساتھ کمرے سے نکل گئیں۔ ان کے جانے کے بعد صدیقی نے ریموٹ کنٹرول اٹھایا اور

ایک بار پھر سکرین پر سر ڈوگان کے فلیٹ کو دیکھنے لگا۔ کچھ ہی دیر بعد چوہان مسز البرٹ کے ساتھ واپس آ گیا۔ چوہان کے پاس ایک بڑا سا تھیلا تھا۔ اس نے تھیلا لا کر میز پر رکھا اور اسے کھولنے لگا۔

"تم دونوں کا پروگرام کیا ہے"... مسز البرٹ نے ان دونوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم چھت کو کاٹ کر سر ڈوگان کے فلیٹ میں جائیں گے اور پھر اسے ہلاک کر کے اس راستے سے یہاں آ جائیں گے۔ یہ کام ہم اس خاموشی سے کریں گے کہ کسی کو کانوں کان سر ڈوگان کی ہلاکت کا علم نہ ہو گا"... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے مگر سر ڈوگان کے فلیٹ میں جو کیمرے نصب ہیں ان سے بچنے کے لئے تم کیا انتظام کرو گے"... مسز البرٹ نے

"اس کا آسان اور سادہ سا حل ہے ہمارے پاس۔ آپ بس دیکھتی رہیں"... چوہان نے کہا تو مسز البرٹ سر ہلا کر بیٹھ گئیں۔ صدیقی نے بیگ کھول کر اس میں سے چند آلات نکال کر میز پر رکھ دیئے۔

"آپ کے پاس چھت تک جانے والی کوئی سیڑھی ہے"... صدیقی نے مسز البرٹ سے پوچھا۔

"ہاں ہے۔ ساتھ والے کمرے میں پڑی ہے۔ لے آؤ"... مسز البرٹ نے کہا تو چوہان اٹھا اور ساتھ والے کمرے میں چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک لمبی سی سیڑھی لے آیا۔

"سر ڈوگان کے واش روم میں کوئی کیمرہ نہیں ہے۔ میرے خیال میں ہمیں اس کے واش روم میں جانے کا راستہ بنانا چاہئے"... صدیقی نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اور اس کا واش روم مسز البرٹ کے فلیٹ کے واش روم کے اوپر ہی ہے"... چوہان نے کہا۔ اس نے سیڑھی اٹھائی اور سامنے موجود واش روم میں لے آیا۔ واش روم خاصا بڑا تھا اور اس پلازہ میں چونکہ ایک جیسے ہی لگژری فلیٹ تھے اس لئے انہیں معلوم تھا کہ سر ڈوگان کے فلیٹ کا واش روم بھی ایسا ہی ہو گا۔ انہوں نے سیڑھی واش روم کی دیوار سے لگائی اور صدیقی سیڑھی پر چڑھ گیا۔ چوہان نے اسے ایک بڑا سا ریز کٹر دے دیا۔ اس ریز کٹر سے کنکریٹ اور فولادی سریوں کو کاٹنا آسان تھا۔

"یہاں کوئی موٹا سا گدا لا کر رکھ دو تاکہ ملبہ جب نیچے گرے تو اس کی آواز پیدا نہ ہو"... صدیقی نے چوہان سے کہا تو چوہان سر ہلا کر باہر نکل گیا۔ پھر وہ ایک بڑا اور موٹا سا گدا لے کر اندر آیا اور اس نے اسے فرش پر پھیلا دیا۔ صدیقی نے ریز کٹر آن کیا۔ کٹر کے سرے سے سرخ رنگ کی ریز نکلی۔ صدیقی نے اس ریز کو چھت پر ڈالنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی ریز چھت پر پڑی ہلکا ہلکا دھواں سا نکلا اور وہاں ایک باریک سیاہ نقطہ سا بنتا چلا گیا۔

"مسز البرٹ سے کہو کہ وہ سر ڈوگان پر نظر رکھیں۔ ایسا نہ ہو وہ واش روم میں آ جائے اور ہمارا سارا کھیل بگڑ جائے"... صدیقی نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ سکرین آن ہے اور سر ڈوگان میری نظروں میں ہیں"... دروازے پر کھڑی مسز البرٹ نے کہا جو ان کی کارکردگی دیکھ رہی تھی۔

"گڈ"... صدیقی نے کہا۔ اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور چھت پر ایک سیاہ لکیر سی کھینچتی چلی گئی۔ صدیقی ریز کو نیم دائرے کی صورت میں چھت پر ڈال رہا تھا۔ وہ شاید چھت میں گول سوراخ بنانا چاہتا تھا۔ اس کا ہاتھ گھومتا رہا اور پھر ریز پہلے نقطے کے قریب آ گئی۔

"پیچھے ہٹ جاؤ۔ یہ ٹکڑا نیچے گرنے والا ہے"... صدیقی نے کہا تو چوہان سر ہلا کر پیچھے ہٹ گیا۔ صدیقی نے ہاتھ ہلایا اور ریز پہلے نقطے سے مل گئی مگر چھت کا گول ٹکڑا نیچے نہ گرا۔

"یہ کیا۔ یہ ٹکڑا چھت سے الگ کیوں نہیں ہوا۔ ریز نے اوپر سے اس کو کاٹا ہے۔ اس ٹکڑے کو تو فوراً ٹوٹ کر نیچے گرنا چاہئے تھا"... صدیقی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"شاید چھت کی اوپر کی سطح پر ایپان کیمیکل لگا دیا گیا ہے۔ ایپان کی وجہ سے یہ ٹکڑا چپکا ہوا ہے۔ ایپان کو کسی بھی ریز سے نہیں کاٹا جا سکتا"... چوہان نے کہا۔

"اوہ۔ پھر اب کیا کیا جائے"... صدیقی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اب جب تک اوپر سے جا کر اس ٹکڑے پر پاؤں نہیں مارا جائے

گا یہ ٹکرا نیچے نہیں گر سکتا"... چوہان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر"... صدیقی نے کہا۔

" سر ڈوگان واش روم کی طرف آ رہا ہے"... مسز البرٹ نے اچانک ان سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں بری طرح سے چونک پڑے۔

" اوہ۔ سر ڈوگان کو چھت کی سطح پر سیاہ گول نشان نظر آگیا تو وہ چوکنا ہو جائے گا"... چوہان نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ صدیقی تیزی سے سیڑھی سے اتر آیا۔ پھر وہ دونوں تیزی سے واش روم سے نکلے اور ان کی نظریں سکرین پر جم گئیں۔ جہاں سر ڈوگان واقعی واش روم کا دروازہ کھولنے کے لئے ہینڈل گھما رہا تھا۔

" کیا تم ایگان گاؤں میں داخل ہونے کا کوئی خفیہ راستہ جانتے ..." خاور نے ابو قاسم سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ سب ایگان گاؤں ،دو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک مضافاتی علاقے میں موجود تھے۔ اس ف چونکہ کھیتوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا اس لئے انہوں نے کار کو کھیتوں میں ہی چھپا دیا تھا اور پیدل ہی ایگان گاؤں کی ف بڑھ رہے تھے۔

"نہیں۔ گاؤں میں داخل ہونے کا کوئی خفیہ راستہ نہیں ہے"... قاسم نے کہا۔

" تم نے پہلے کبھی اس گاؤں کو دیکھا ہے"... نعمانی نے اس سے چھا۔

"ہاں۔ سارا گاؤں میرا دیکھا ہوا ہے۔ کیوں"... ابو قاسم نے کہا۔

" پھر تو تمہیں اس حویلی کا بھی علم ہو گا جس میں سر گوسٹر کا قیام

ہے"... خاور نے کہا۔

" گاؤں میں ایک ہی حویلی ہے جو کئی کنالوں پر محیط ہے اور وہ گاؤں کے وسط میں ہے۔ ہمیں وہاں تک جانے کے لئے لامحالہ فورس کی نظروں سے گزرنا ہو گا"... ابو قاسم نے کہا۔

" اگر ہم فورس کی نظروں میں آگئے تو کیا وہ ہمیں زندہ جانے دیں گے"... خاور نے منہ بنا کر کہا۔

" نہیں۔ ہمیں ہر حال میں انہیں راستے سے ہٹانا ہو گا۔ ان کا مقابلہ کئے بغیر ہم آگے نہیں جا سکیں گے"... ابو قاسم نے کہا۔

" ریڈ ہاک کی فورس کوئی معمولی فورس نہیں ہے۔ اگر ان کا ہمارا سامنا ہوا تو ہمارے اور ان کے درمیان ٹھن جائے گی۔ ان کا مقابلہ کرنا ہمارے لئے اس قدر آسان ثابت نہیں ہو گا"... نعمانی نے کہا۔

" ہمارے پاس میزائل گنیں موجود ہیں۔ کیوں نہ ہم گاؤں کے قریب جا کر وہاں ہر طرف میزائلوں کی بارش کر دیں۔ ہمارا ایک میزائل بھی اس حویلی میں پڑ گیا تو سر گوسٹر کے اس کی حویلی کے ساتھ ٹکڑے اڑ جائیں گے"... ابو قاسم نے کہا۔

" اس کے ساتھ اور بھی بے شمار لوگ مارے جائیں گے۔ ہم بے گناہ افراد کو ہلاک کرنے کے حق میں نہیں ہیں"... خاور نے سر جھٹک کر کہا۔

"یہودی اور بے گناہ۔ یہ یہودیوں کا گاؤں ہے مسٹر خاور۔ ایسے

یہودیوں کا گاؤں جو مسلمانوں خاص طور پر فلسطینیوں سے بے پناہ نفرت کرتے ہیں"... ابو قاسم نے کہا۔

" نہیں ابو قاسم۔ گاؤں میں عورتیں اور بچے بھی ہوں گے۔ اگر ہم نے ان کے گاؤں کو تباہ کرنے کی کوشش کی تو ان میں اور ہم میں کیا فرق باقی رہ جائے گا۔ ہمارا ٹارگٹ سر گوسٹر ہے۔ ہمیں صرف اس کو ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا گیا ہے اور ہم اس پر عمل کریں گے۔ ہاں اگر ہمارے راستے میں کوئی فورس آئی تو ہم اس کا مقابلہ کریں گے اور ان کی لاشوں کا پل بناتے ہوئے سر گوسٹر تک پہنچ جائیں گے"... نعمانی نے کہا تو ابو قاسم نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" جیسے آپ کی مرضی"... اس نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ کھیتوں کے درمیان چھوٹی چھوٹی پگڈنڈیاں بنی ہوئی تھیں۔ کھیتوں میں عورتیں اور کسان کام کر رہے تھے۔ وہ تینوں ان کی نظروں سے چھپے رہنے کے لئے جھکے جھکے انداز میں فصلوں میں سے گزر رہے تھے کہ ان میں کوئی ریڈ ہاک گروپ کا مخبر نہ ہو اور ان کی اطلاع ایگان گاؤں میں موجود فورس کو مل جائے۔ طویل چکر کاٹ کر وہ اس گاؤں سے نکل آئے۔ آگے دوسرا گاؤں تھا جس کے گرد باقاعدہ کانٹوں والی باڑ لگی ہوئی تھی اور اس باڑ کے گرد نیلی وردیوں میں ملبوس بے شمار مسلح افراد گھومتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔

" اوہ۔ انہوں نے تو گاؤں کے چاروں طرف باڑ لگا رکھی ہے اور

یہاں ہر طرف مسلح افراد بھی موجود ہیں"... ابو قاسم نے کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے سر گوسٹر کی حفاظت کے لئے وہ ایسا سخت انتظام نہ کرتے ۔ سر گوسٹر یہاں کی بیورو کریسی کا اہم رکن ہے اور بلیک ڈک کی ایگزیکٹو باڈی کا نمبر ٹو ۔ اس کی حفاظت کے لئے اگر یہاں اسرائیل کی ساری فوج بھی پھیلا دی جائے تو حیرانی کی بات نہیں ہو گی"... خاور نے کہا۔

" انہوں نے گاؤں کے گرد اس طرح سے حد بندی کر رکھی ہے جیسے وہاں گاؤں نہ ہو کوئی بیس کیمپ ہو"... نعمانی نے کہا۔

" لگتا تو ایسے ہی ہے"... خاور نے کہا۔

" مسلح افراد کی تعداد بہت زیادہ ہے ۔ ہم واقعی ان کی نظروں میں آئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے"... ابو قاسم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہم اس گاؤں کی مخالف سمت سے اس گاؤں میں داخل ہو سکتے ہیں مگر وہاں سے ان سب کو ہٹانا ہو گا"... خاور نے کہا۔

" ہٹانا ہو گا وہ کیسے"... ابو قاسم نے چونک کر کہا۔

" اس کا ایک آسان حل ہے میرے پاس"... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ کیا"... ابو قاسم کے ساتھ ساتھ نعمانی نے بھی چونک کر پوچھا۔

" ہم یہاں ایک ریموٹ کنٹرول بم لگا دیتے ہیں اور اس گاؤں کی

دوسری سائیڈ میں چلے جاتے ہیں ۔ زور دار دھماکے کی آواز سن کر دور نزدیک مسلح افراد فوراً اس طرف بھاگ پڑیں گے ۔ پھر جیسے ہی ہمیں موقع ملے گا ہم گاؤں میں داخل ہو جائیں گے"... خاور نے کہا۔

" اوہ ۔ مگر گاؤں میں بھی ہر طرف مسلح فورس موجود ہے ۔ ہم ان کی نظروں سے کیسے بچیں گے"... نعمانی نے کہا۔

" اس کے لئے ہمیں اس فورس کے تین افراد کو قابو کرنا ہو گا ۔ ان کی وردیاں ہمارے کام آئیں گی"... خاور نے کہا تو اس کی بات سن کر نعمانی اور ابو قاسم کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

" گڈ ۔ یہ ہوئی نا بات"... ابو قاسم نے خوش ہوتے ہوئے کہا ۔

خاور نے اپنے بیگ سے ایک طاقتور ریموٹ کنٹرول بم نکالا اور اسے وہیں زمین پر چھپا دیا ۔ پھر وہ اٹھے اور جھکے جھکے انداز میں گاؤں کی دوسری سائیڈ کی طرف دوڑتے چلے گئے ۔ ایگان گاؤں کے گرد واقعی ہر طرف باڑ لگی ہوئی تھی اور ہر جگہ تیز رفتار گاڑیاں اور مسلح افراد موجود تھے جنہوں نے گاؤں کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا ۔ کھیتوں میں بڑی بڑی فصلوں کے ساتھ اونچی اونچی جھاڑیاں بھی تھیں جن کی وجہ سے انہیں آگے بڑھتے رہنے میں مشکل نہ ہو رہی تھی ۔ وہ خاصے فاصلے پر آ گئے تھے ۔

" ہم کافی فاصلے پر آ گئے ہیں ۔ میرا خیال ہے ہمیں بم بلاسٹ کر دینا چاہئے ۔ سامنے بھی کھیت ہیں ۔ اگر یہ مسلح افراد یہاں سے ہٹ گئے تو ہم باڑ سے گزر کر ان کھیتوں میں چلے جائیں گے اور وہیں رک

کر ان کی واپسی کا انتظار کریں گے"... نعمانی نے کہا۔

"ٹھیک ہے"... خاور نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نکالا اور اس پر لگے ہوئے ایک سرخ بٹن کو پریس کر دیا۔ اچانک ماحول ایک کان پھاڑ دھماکے سے گونج اٹھا۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ یکبارگی زمین لرز اٹھی تھی۔ باڑ کی دوسری طرف موجود مسلح افراد اس دھماکے سے اچھل پڑے اور پھر وہی ہوا جس کی انہیں امید تھی۔ مسلح افراد بری طرح سے چیختے ہوئے اس طرف بھاگ اٹھے جہاں دھماکہ ہوا تھا۔ مسلح افراد کو بھاگتے دیکھ کر وہ تینوں چند لمحے وہیں رکے رہے پھر وہ اٹھے اور تیزی سے باڑ کے قریب آ گئے۔ انہوں نے جدید کٹر نکالے اور پھر وہ تینوں تیزی سے ان کٹرز سے باڑ کو کاٹنے لگے۔ باڑ کاٹ کر وہ اندر آئے اور وہاں اگی ہوئی فصلوں کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک فضا مشین گنوں کی تیز اور خوفناک فائرنگ کی آوازوں سے گونج اٹھی۔

عمران کے پاس جلد ہی پرائم منسٹر ہاؤس سے ان کا ملٹری سیکرٹری نچ گیا۔ عمران نے اپنے اسسٹنٹ کو ہیومن رائٹس کے چیف سٹنٹ کے بارے میں ہدایات دیں اور ملٹری سیکرٹری کرنل راسٹ کے ساتھ ان کی مخصوص کار میں ایمبیسی سے باہر آ گیا۔ رنل کروسٹ تیز رفتاری سے کار چلاتا ہوا اسے پرائم منسٹر ہاؤس میں لے گیا۔ اس نے عمران کو لے جا کر میٹنگ روم میں بٹھایا اور خود ائم منسٹر کو اطلاع دینے کے لئے باہر نکل گیا۔

عمران نے پرائم منسٹر ہاؤس میں موجود حفاظتی انتظامات کو ب کر لیا تھا۔ دروازے اور راہداریوں سے گزرتے ہوئے خفیہ وں سے باقاعدہ اس کی تصویریں اتاری گئی تھیں اور جگہ جگہ ر لگے ہوئے تھے جو باقاعدہ اس کو چیک کر رہے تھے۔ اس کے وہاں ہر طرف نیلے رنگ کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ عمران اس

نیلی روشنی کے بارے میں بھی جانتا تھا۔ یہ بلیو ریز تھی جس کی موجودگی میں کمپیوٹرائزڈ مشینوں سے نہ صرف اس کے جسم کی سکیننگ کی جا سکتی تھی بلکہ اس کے ذہن کو بھی پڑھا جا سکتا تھا۔ بلیو ریز کو دیکھتے ہی عمران نے اپنے ذہن کو فرسٹ سیکرٹری رابنسن کے ذہن جیسا بنا لیا تھا۔ اس نے ان تمام خیالات کو اپنے ذہن سے نکال دیا تھا کہ وہ یہاں کیا کرنے آیا ہے۔

عمران کو وہاں بیٹھے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ کرنل کروسٹ اندر آیا۔ اس کے ساتھ ایک خوش شکل نوجوان تھا۔ اس نوجوان نے نیوی کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس نوجوان کو دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔ وہ اس نوجوان کو اچھی طرح سے پہچانتا تھا۔ وہ کوئی اور نہیں ریڈ ہاک تھا۔ وہی ریڈ ہاک جس نے اس کے لئے اور اس کے ساتھیوں کے لئے اسرائیل میں داخل ہونے کے تمام راستے بند کر دیئے تھے۔

" سوری سر۔ پرائم منسٹر صاحب پریذیڈنٹ صاحب سے فون پر بات کر رہے ہیں۔ وہ جیسے ہی فارغ ہوں گے آپ کو ان تک پہنچا دیا جائے گا۔ تب تک آپ ان سے ملیں۔ یہ ریڈ ہاک ہیں۔ چیف آف ریڈ ہاک گروپ۔ یہ آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ امید ہے آپ ان سے تعاون کریں گے "... کرنل کروسٹ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے اٹھ کر ریڈ ہاک سے ہاتھ ملایا۔ جو اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

" بیٹھیں "... ریڈ ہاک نے عمران سے کہا تو عمران بیٹھ گیا اور ریڈ ہاک اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس کی چمکدار آنکھیں عمران کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں جیسے وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں عمران کے چہرے کی سکیننگ کر رہا ہو۔

" آپ کچھ لیں گے سر "... کرنل کروسٹ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" نو تھینکس "... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ جائیں۔ کمرے کا دروازہ بند کر دیں اور جب تک میں آپ کو کال نہ کروں کوئی اندر نہیں آئے گا "... ریڈ ہاک نے کرنل کروسٹ سے سخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ او کے سر "... کرنل کروسٹ نے کہا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔ عمران نے سٹنگ روم کی دیواروں پر مخصوص انیمل دیکھ لیا تھا۔ دروازہ بند ہوتے ہی اس انیمل پر ہلکی ہلکی چمک آ گئی تھی جو اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ کمرے کو باقاعدہ ساؤنڈ پروف کر دیا گیا ہے۔ اب نہ باہر کی کوئی آواز اندر آ سکتی تھی اور نہ اندر کی آواز باہر جا سکتی تھی۔

" آپ کا نام "... ریڈ ہاک نے تیز نظروں سے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

" سر رابنسن "... عمران نے کہا

" گڈ۔ کیا میں جان سکتا ہوں مسٹر سر رابنسن کہ آپ کس

ایمرجنسی سلسلے میں پرائم منسٹر صاحب سے ملنا چاہتے ہیں"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"میں ایک حکومتی معاملے پر پرائم منسٹر صاحب سے ڈسکس کرنا چاہتا ہوں"... عمران نے کہا۔

"اس حکومتی معاملے کے بارے میں کیا آپ مجھے تفصیل بتانا پسند کریں گے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"سوری۔ پرائم منسٹر صاحب سے میری فون پر بات ہو چکی ہے۔ میں نے ان سے جو بات کرنی ہے وہ انتہائی اہم ہے"... عمران نے کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب نے مجھے آپ کے پاس اپنا نمائندہ خصوصی بنا کر بھیجا ہے۔ آپ مجھ سے کھل کر بات کر سکتے ہیں"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا پرائم منسٹر صاحب مجھ سے ملاقات نہیں کریں گے"... عمران نے چونک کر کہا۔

"وہ آپ سے ملاقات ضرور کریں گے مسٹر رابنسن مگر ان سے ملنے سے پہلے آپ کو مجھ سے بات کرنا ہو گی"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"کیا بات کرنا ہو گی"... عمران نے تنک کر کہا۔

"یہی کہ آپ کو آج ہی پرائم منسٹر صاحب سے ملاقات کرنے کی ضرورت کیوں پیش آ گئی۔ اگر آپ نے ضروری امور پر بات کرنی تھی تو شیڈول کے مطابق آپ نے پرائم منسٹر صاحب سے پہلے وقت

کیوں نہیں لیا۔ آپ نے پرائم منسٹر سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ آپ کو آج ہی ایکریمیا واپس جانا ہے لیکن نہ ہی آپ نے اب تک اپنا طیارہ چارٹرڈ کروایا ہے اور"... ریڈ ہاک کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔

"اوہ"... عمران نے اسے گہری نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ریڈ ہاک کو اس پر شک ہو گیا ہے اسی لئے وہ اس سے اس طرح الگ کمرے میں سوال کر رہا ہے۔

"اور آپ کو ایکریمیا میں جب بھی طلب کیا جاتا ہے اس کی ہدایات یا تو ایکریمی صدر دیتے ہیں یا وزارت خارجہ"... ریڈ ہاک نے عمران کو معنی خیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ پھر"... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"مسٹر رابنسن۔ میں نے انکوائری کرائی ہے۔ نہ ہی آپ کو ایکریمیا کے صدر نے طلب کیا ہے اور نہ ہی وہاں سے آپ کو ایکریمیا واپس بلانے کا کوئی نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

عمران دل ہی دل میں اس کی ذہانت کی داد دینے لگا۔ ریڈ ہاک نے اپنی ذہانت سے کام لیا تھا اور اس کے یہاں آنے سے پہلے ہی اس کے بارے میں تمام انکوائری کر لی تھی۔

"آپ کا کیا خیال ہے کہ ایکریمی صدر آپ کو خود بتائیں گے کہ انہوں نے مجھے طلب کیا ہے یا نہیں"... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے یہ بات ملٹری سیکرٹری نے بتائی ہے اور ایکریمی صدر کے ہر امور پر ملٹری سیکرٹری ہی عمل درآمد کرتے ہیں"... ریڈ

ہاک نے کہا۔

"ہونہہ ۔ میری صدر مملکت سے بات ہوئی تھی ۔آپ بلاوجہ میرا اور اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں"... عمران نے جھلا کر کہا۔

"آپ وہ کاغذات مجھے دکھائیں جن پر آپ نے پرائم منسٹر کے دستخط لینے ہیں"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"کیوں ۔ میں وہ اہم کاغذات آپ کو کیوں دکھاؤں"... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں ان کاغذات پر پرائم منسٹر صاحب کے دستخط کرا لاتا ہوں"... ریڈ ہاک نے فوراً کہا۔

"مسٹر ریڈ ہاک ۔آپ میری توہین کر رہے ہیں ۔ جن کاغذات میں نے دستخط کرانے ہیں میں ان کو سوائے پرائم منسٹر کے کسی کے سامنے اوپن کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔آپ میری پرائم منسٹر صاحب سے بات کرانی ہے تو کرائیں ورنہ جانے دیں ۔ بعد میں جو ہوگا اس کی ذمہ داری آپ پر اور پرائم منسٹر آف اسرائیل پر عائد ہوگی"... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بیوی ایکریمیا میں ہی ہے نا"... ریڈ ہاک نے اس انداز کی پرواہ کئے بغیر کہا۔

"بیوی ۔ کیا مطلب"... عمران نے چونک کر کہا۔

"کیا آپ مجھے اپنی بیوی کا نام بتانا پسند کریں گے"... ریڈ ہاک نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"آپ ضرورت سے زیادہ سمارٹ بننے کی کوشش کر رہے ہیں مسٹر ریڈ ہاک"... عمران نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو میں ہوں"... ریڈ ہاک نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"آخر آپ کا یہ سب کچھ پوچھنے کا مقصد کیا ہے ۔ کیا چاہتے ہیں آپ"... عمران نے کہا۔

"چہرہ اور حلیہ بدل لینے سے انسان کی شخصیت نہیں بدل جاتی عمران"... ریڈ ہاک نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"عمران ۔ کون عمران"... عمران نے فوراً کہا۔

"بس عمران ۔ اب یہ سب ڈرامہ بازی بند کرو ۔ میں تمہاری اصلیت جان چکا ہوں ۔ تم نے اچھا میک اپ کر رکھا ہے اور تمہارا لب و لہجہ بھی سر رابنسن جیسا ہی ہے مگر تم شاید یہ نہیں جانتے کہ سر رابنسن میرے دوست ہیں ۔ان کے ساتھ میرا اس قدر اٹھنا بیٹھنا ہے جس کے بارے میں تم سوچ بھی نہیں سکتے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"اچھا ۔ میرے لئے واقعی نئی خبر ہے"... عمران نے اس بار اصل آواز میں کہا تو ریڈ ہاک بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم حیران تو ہو رہے ہو گے کہ میں اس طرح تمہارے سامنے اکیلا بیٹھا کیا کر رہا ہوں"... ریڈ ہاک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے حیران ہونا نہیں آتا ۔ تم سکھا دو"... عمران نے منہ چلاتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ سکھا دوں گا۔ فی الحال تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئے ہو"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"پرائم منسٹر سے پنگ پانگ کھیلنے"... عمران نے کہا۔

"کیا تم پرائم منسٹر کو قتل کرنا چاہتے ہو"... ریڈ ہاک نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ میں اس قدر ظالم اور بے رحم نہیں ہوں۔ پرائم منسٹر کو ہلاک کرنے سے مجھے کیا حاصل ہو گا۔ ایک جائے گا تو اس کی جگہ دوسرا آ جائے گا۔ آنے والا بھی ظاہر ہے یہودی ہی ہو گا اور کسی یہودی سے مسلمانوں کی بھلائی کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے"... عمران نے کہا۔

"تو پھر یہاں کیوں آئے ہو"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"بتایا تو ہے پرائم منسٹر سے پنگ پانگ کھیلنے آیا ہوں۔ اب وہ نہیں آئے گا تو کوئی بات نہیں تم تو ہو نا"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ریڈ ہاک اس کی مسکراہٹ دیکھ کر چونک پڑا۔

"کیا مطلب"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"اب تم مجھے پرائم منسٹر کے پاس لے جاؤ گے اور میرا ان کا پنگ پنگ کا میچ کراؤ گے"... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم یہاں موت کے منہ میں ہو عمران۔ احمقانہ باتیں مت کرو"... ریڈ ہاک نے غراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہوتے ہوئے میں بھلا احمقانہ باتیں کیسے کر سکتا ہوں"... عمران نے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ریڈ ہاک اتنی باتیں صرف اس لئے کر رہا تھا کہ وہ اس کے بارے میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ پرائم منسٹر سے کیوں ملنا چاہتا ہے۔ آیا اس کا مقصد پرائم منسٹر کو نقصان پہنچانے کا ہے یا نہیں۔

"میں تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں عمران۔ مجھے یہاں آنے کا اپنا مقصد بتا دو ورنہ"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"ورنہ"... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

"ورنہ مجھے زبان کھلوانے کے گر آتے ہیں۔ ایسے گر کہ تمہارا رواں رواں چیخ اٹھے گا"... ریڈ ہاک نے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا اچانک صوفے سے آہنی راڈز نکلے اور عمران ان راڈز میں بری طرح سے جکڑتا چلا گیا۔ شاید اس کو جکڑنے کا ریڈ ہاک نے پہلے ہی انتظام کر رکھا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا"... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہاری زبان کھلوانے کا پہلا بندوبست"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"ریڈ ہاک۔ تم کیا سمجھتے ہو۔ یہ سب کر کے تم مجھ سے اپنے پرائم منسٹر کو بچا لو گے"... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تمہارا ارادہ واقعی پرائم منسٹر کو نقصان پہنچانے کا ہے"... ریڈ ہاک نے کہا۔

"ان کے ساتھ تو مجھے جو کرنا ہے وہ میں کروں گا لیکن اس سے پہلے تم سے دو دو ہاتھ کروں گا"... عمران نے کہا۔

" یہ بات جھگڑے جانے سے پہلے کرتے تو اچھی لگتی"... ریڈ ہاک نے کہا۔

" تو اب کیا ہے"... عمران نے کہا۔ اسی لمحے کٹاک کٹاک کی آواز سنائی دی اور عمران کے گرد سے راڈز یوں کھل کر واپس صوفے میں غائب ہو گئے جیسے باہر نکلے تھے۔ یہ دیکھ کر ریڈ ہاک بے اختیار اچھل پڑا۔

" یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ یہ راڈز۔ راڈز کیسے کھل گئے"... ریڈ ہاک نے حیرت زدہ انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" تم کیا سمجھتے ہو۔ میں یہاں خالی ہاتھ آیا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ یہاں پرائم منسٹر ہاؤس میں میرا تم سے بھی ٹکراؤ ہو سکتا ہے اور تم ہر حال میں میرے سامنے آؤ گے۔ تم کیا سوچتے ہو اور کیا کرتے ہو یہ میں جانتا ہوں ریڈ ہاک۔ میں یہاں پرائم منسٹر کے ساتھ ساتھ تمہارا بھی بندوبست کر کے آیا ہوں"... عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم۔ تم۔ تم یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکتے عمران"... ریڈ ہاک نے زخمی بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

" جیسے بھی جاؤں تمہیں بہرحال اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا"... عمران نے کہا تو ریڈ ہاک کا چہرہ اور زیادہ غضبناک ہو گیا اور اس نے اچانک اٹھ کر عمران پر چھلانگ لگا دی۔

ہ تینوں کرالنگ کرتی ہوئیں آگے بڑھ رہی تھیں۔ ان کے نے خار دار تاروں کی باڑ تھی اور دوسری طرف اسرائیلی فوجی تھے۔ طرف بڑے بڑے فوجی ٹرک کھڑے تھے۔ ان ٹرکوں کو دیکھ ہ تینوں اس طرف آ گئی تھیں اور انہوں نے ان ٹرکوں کی آڑ میں ب میں داخل ہونے کا پروگرام بنایا تھا۔

"ان تاروں میں کرنٹ ہے"... کراسٹی نے خار دار تاروں کو غور دیکھتے ہوئے کہا جن کے کناروں پر ننھے ننھے جگنو سے چمکتے ہوئے یں صاف دکھائی دے رہے تھے جو اس بات کا اشارہ تھا کہ ان ان کو جنریٹر سے بجلی سپلائی کی گئی ہے۔ خار دار تاروں کا باقاعدہ ل بنا کر وہاں پھیلایا گیا تھا جو کافی بلندی تک چلا گیا تھا۔

"ہاں۔ ہمیں نظر آ رہا ہے"... جولیا نے کہا۔

"ہمیں دوسری طرف جانے کے لئے اس پاور سپلائی کو روکنا

پڑے گا"... صالحہ نے کہا۔

" کراسٹی ۔ کیا تم اس پاور سپلائی کو روک سکتی ہو"... جولیا نے کراسٹی سے پوچھا۔

" ہاں ۔ کیوں نہیں"... کراسٹی نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اس نے اپنے بیگ سے ایک موٹی تار نکالی ۔ اس تار کے دونوں طرف کلپ لگے ہوئے تھے ۔ ان تینوں نے چونکہ پہلے سے ہی ربڑ سول کے جوتے اور دستانے پہن رکھے تھے اس لئے کراسٹی نے کاندھوں سے بیگ اتار کر ان کے حوالے کیا اور تار لے کر رینگتی ہوئی باڑ کی طرف بڑھنے لگی۔

" احتیاط سے "... جولیا نے کہا ۔ کراسٹی رینگتی ہوئی تاروں کے قریب آ گئی ۔ اس نے سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا دوسری طرف چونکہ ٹرک کھڑے تھے اس لئے اس طرف سے اسے کسی کے دیکھ لینے کا احتمال ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ کراسٹی نے ایک کلپ سپارک کرنے والی تار کے ساتھ لگایا اور غور سے دوسری تاروں کو دیکھنے لگی ۔ ان تاروں میں بھی چونکہ نیگیٹو پازیٹو تاریں تھیں اس لئے کراسٹی ایک کلپ نیگٹو اور دوسرا پازیٹو پر لگانا چاہتی تھی ۔ جن تاروں میں سپارکنگ تھی وہ ظاہر ہے پازیٹو تاریں تھیں ۔ ان میں صرف ایک تار ایسی تھی جو جال سے الگ نظر آ رہی تھی اور اس میں سپارکنگ بھی نہیں تھی ۔ کراسٹی نے ہاتھ اٹھایا اور دوسرا کلپ اس تار کے ساتھ لگا دیا ۔ جیسے ہی اس نے تار کے ساتھ کلپ لگایا ہلکے سے دھماکے کے ساتھ چنگاریاں سی اڑ کر کراسٹی کے ارد گرد گریں ۔ اسی لمحے دور ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ہر طرف سے فوجیوں کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں ۔ نیگیٹو اور پازیٹو تاروں کو ملانے سے تاروں میں پاور سپلائی کرنے والا جنریٹر برسٹ ہو گیا تھا اور تاروں سے برقی رو بھی ختم ہو گئی تھی۔

" آؤ جلدی "... کراسٹی نے پلٹ کر صالحہ اور جولیا سے کہا تو وہ تیزی سے رینگتی ہوئی اس کے قریب آ گئیں۔

" میں نے برقی رو منقطع کر دی ہے ۔ اس سے پہلے کہ وہ جنریٹر کو ٹھیک کریں یا اس طرف کوئی آئے ہمیں فوراً ان تاروں کو کاٹ کر اندر جانا چاہئے "... کراسٹی نے کہا تو جولیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ انہوں نے بیگوں سے پہلے ہی کٹر نکال لئے تھے ۔ کٹر سے انہوں نے تاریں کاٹیں اور فوراً دوسری طرف آ گئیں ۔ دوسری طرف آتے ہی وہ تیزی سے ٹرکوں کے نیچے رینگ گئی تھیں ۔ بیس کیمپ میں ہر طرف فوجی دوڑتے بھاگتے پھر رہے تھے۔

" باڑ کو چیک کرو ۔ فوراً ۔ شاید باڑ کی تاروں سے کوئی جانور ٹکرا گیا ہے"... انہیں کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" ٹرکوں کے نیچے رینگتی ہوئی آگے بڑھو ۔ ہمیں سب سے پہلے سرچ ٹاور کو اڑانا ہے"... جولیا نے ٹرک کے نیچے سے دوسری طرف موجود ایک سرچ ٹاور کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر چند فوجی بھاری مشین گنیں لئے دور بین سے چاروں طرف دیکھ رہے تھے ۔ وہ تینوں

ٹرکوں اور وہاں موجود دوسری فوجی گاڑیوں کے نیچے رینگتی ہوئی آگے بڑھ آئیں۔

جولیا، صالحہ اور کراسٹی نے مشین گنوں کے ساتھ راکٹ گنز بھی نکال لی تھیں۔ اس طرف فوجی موجود نہ تھے۔ وہ تیزی سے ایک گاڑی کے نیچے سے نکل کر باہر آئیں اور جھکے جھکے انداز میں بھاگتی ہوئیں ایک بیرک کی پچھلی دیوار سے آلگیں۔ اسی لمحے ایک فوجی بھاگتا ہوا اس طرف آگیا۔ اس کی نظر جیسے ہی ان تینوں پر پڑی وہ ٹھٹھک گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ گن سیدھی کر کے ان پر فائرنگ کرتا کراسٹی نے اچانک اس پر مشین گن سے برسٹ مار دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ فوجی حلق کے بل چیختا ہوا گر گیا۔ مشین گن کی مخصوص آواز اور فوجی کی چیخیں سن کر بیس کیمپ کے فوجی بری طرح سے چونک پڑے تھے۔

" ادھر ادھر بکھر جاؤ۔ جلدی "... جولیا نے چیخ کر کہا تو صالحہ اور کراسٹی بجلی کی سی تیزی سے دائیں بائیں دوسری بیرکوں کی طرف دوڑتی چلی گئیں مگر اب شاید انہیں دیکھ لیا گیا تھا۔ جیسے ہی وہ دوسری بیرکوں کی طرف دوڑیں اچانک سرچ ٹاور سے ان پر فائرنگ شروع ہو گئی۔ کراسٹی اور صالحہ نے ایک ساتھ چھلانگیں لگائی تھیں اور اڑتی ہوئیں دوسری طرف پہنچ گئی تھیں۔ یہ دیکھ کر جولیا نے راکٹ گن والا ہاتھ دیوار کی آڑ سے نکال کر سرچ ٹاور کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ گن سے راکٹ نکلا اور برق رفتاری سے اڑتا ہوا عین

ٹاور سے جا ٹکرایا۔ ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور سرچ ٹاور کے ٹکڑے اڑ گئے۔

آگ کا طوفان سا اٹھا اور سرچ ٹاور تیزی سے نیچے گرتا چلا گیا۔ سرچ ٹاور کا تباہ ہونا تھا کہ بیس کیمپ کے فوجیوں میں جیسے جوش بھر گیا۔ انہوں نے اندھا دھند اس طرف فائرنگ شروع کر دی جس طرف سے راکٹ فائر کیا گیا تھا۔ فوجی مسلسل فائرنگ کرتے ہوئے اسی طرف دوڑے چلے آ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر کراسٹی اور صالحہ نے ان فوجیوں کی طرف دو راکٹ فائر کر دیئے۔ راکٹ ان فوجیوں کے قریب گر کر پھٹے اور یکے بعد دیگرے دو ہولناک دھماکے ہوئے اور ان فوجیوں کے ٹکڑے ہوا میں بکھر گئے۔

راکٹ برساتے ہی صالحہ اور کراسٹی دیواروں کی آڑ سے نکلیں اور انہوں نے سامنے نظر آنے والے فوجیوں پر بے دریغ فائرنگ شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر جولیا تیزی سے حرکت میں آئی۔ وہ جھکے جھکے انداز میں فوجیوں پر فائرنگ کرتی ہوئی ایک بیرک سے دوسرے بیرک اور پھر تیسرے بیرک کی طرف بھاگتی چلی گئی۔ سامنے ایک ہیلی پیڈ تھا جہاں ایک جنگی ہیلی کاپٹر کھڑا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے پر گھوم رہے تھے اور کچھ فوجی اس میں سوار ہو رہے تھے۔ جولیا نے فوراً اس ہیلی کاپٹر پر ایک راکٹ داغ دیا۔ زبردست دھماکے کے ساتھ ہیلی کاپٹر پھٹا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ارد گرد موجود فوجیوں کے بھی ٹکڑے اڑتے چلے گئے۔ پھر وہاں جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی۔ ہیلی کاپٹر میں

لگے ہوئے میزائل خوفناک دھماکوں سے پھٹ پڑے تھے۔ ان دھماکوں کو دیکھ کر ان تینوں نے اپنی جگہیں چھوڑ دیں اور مسلسل چاروں طرف فائرنگ کرتی ہوئیں سامنے موجود ایک بڑی بیرک کی طرف بڑھنے لگیں۔

" تم انہیں سنبھالو میں اس کیمپ کے انچارج کو تلاش کرتی ہوں "... جولیا نے کہا تو کراسٹی اور صالحہ سر ہلا کر فوجیوں پر فائرنگ کرتی ہوئیں ادھر ادھر چھلانگیں مارتی چلی گئیں۔ جولیا نے سامنے موجود بڑی بیرک کے قریب کھڑے دو فوجیوں پر فائرنگ کی اور بھاگتی ہوئی بیرک کے قریب پہنچ گئی۔ وہ دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی اور بیرک کا کھلا ہوا دروازہ دیکھنے لگی۔ پھر جولیا نے جیب سے ایک چھوٹا سا بم نکالا اور اسے لئے ہوئے آہستہ آہستہ دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

دروازے کے قریب پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکی پھر اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور بم اڑتا ہوا بیرک میں جا گرا۔ اندر ایک زور دار دھماکہ ہوا اور کئی فوجیوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں۔ بیرک میں یکلخت کثیف دھواں سا بھر گیا تھا۔ جولیا اچھل کر دروازے کے سامنے آئی اور بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہو گئی۔ اندر جاتے ہی اس نے مشین گن کا منہ کھول دیا تھا۔ دھوئیں میں چھپے ہوئے فوجیوں کو کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ جولیا نے فائرنگ کر کے دھوئیں میں نظر آنے والے فوجیوں کو ایک لمحے

میں ڈھیر کر دیا تھا۔

البتہ اس نے ایک فوجی کو بیرک کے دوسرے دروازے کی طرف بھاگتے دیکھا تو اس نے اس کی ٹانگوں پر گولیاں برسا دیں۔ فوجی چیختا ہوا گرا اور بری طرح سے تڑپنے لگا۔ جولیا نے احتیاطاً چاروں طرف دیکھا مگر بیرک میں پانچ فوجی تھے جن میں سے چار مارے گئے تھے اور ایک کو جولیا نے اس کے پیروں میں گولیاں مار کر زخمی کر دیا تھا۔ جولیا نے آگے بڑھ کر اسے ٹانگ سے پکڑ کر پیچھے گھسیٹ لیا اور دیوار کی آڑ میں آ کر اس نے اس فوجی کے سر سے گن لگا دی۔

" تمہارا نام "... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

" سارٹن۔ سارٹن ڈیمرے "... فوجی نے تکلیف سے چیختے ہوئے کہا۔

" اس بیس کیمپ کا انچارج کون ہے "... جولیا نے کرخت لہجے میں کہا۔

" کک۔ کرنل ڈاوچ۔ کرنل ڈاوچ "... فوجی نے تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

" کہاں ہے وہ "... جولیا نے پوچھا۔

" وہ۔ وہ "... فوجی نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ جولیا کو کرنل ڈاوچ کے بارے میں کچھ بتانے سے ہچکچا رہا ہو۔ یہ دیکھ کر جولیا نے اس کی پسلیوں میں زور دار ٹانگ مار دی۔ فوجی حلق کے بل چیخنے لگا۔

"جلدی بتاؤ ورنہ"... جولیا نے گن کا رخ اس کے چہرے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری میں۔ وہ گلوشیا اور ڈچ مین کے ساتھ لیبارٹری میں گئے ہیں"... فوجی نے کہا۔

"گلوشیا۔ ڈچ مین۔ کون ہیں یہ دونوں"... جولیا نے پوچھا۔

"ریڈ ہاک کے ساتھی۔ وہ ریڈ ہاک کے ساتھی ہیں اور لیبارٹری کا انتظام سنبھالنے کے لئے آئے ہیں"... فوجی نے کہا تو جولیا کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"کیا تم لیبارٹری میں جانے کا راستہ جانتے ہو"... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ن۔ نہیں۔ مم۔ میں نہیں جانتا"... فوجی نے کہا۔ جولیا نے صاف محسوس کر لیا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اس نے گن کو نال سے پکڑ کر اس کا دستہ فوجی کے منہ پر مارا تو فوجی کا جبڑا ٹوٹ گیا اور وہ حلق کے بل چیخنے لگا۔ اسی لمحے سامنے دروازے پر دو فوجی نمودار ہوئے۔ جولیا نے انہیں دیکھ کر فوراً دائیں طرف چھلانگ لگا دی کیونکہ ان فوجیوں نے اسے دیکھتے ہی یکلخت اس پر فائرنگ کر دی تھی۔ گولیاں عین اس جگہ پڑیں جہاں ایک لمحہ قبل جولیا موجود تھی۔ جولیا کے اچانک چھلانگ لگانے کی وجہ سے ان فوجیوں کی گولیاں سارٹن ڈیمرے کے جسم پر پڑیں۔ اس کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ ہلاک ہو گیا۔

جولیا چھلانگ مار کر ایک ٹیبل کی آڑ میں چلی گئی تھی۔ اس سے پہلے کہ دونوں فوجی اس ٹیبل کی طرف فائرنگ کرتے جولیا نے لوٹنی لگائی اور ٹیبل کی دوسری طرف آتے ہی اس نے ان دونوں پر فائرنگ کر دی۔ دونوں فوجی چیختے ہوئے گرے اور وہیں تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گئے۔

"ہونہہ۔ یہ لیبارٹری میں جانے کا راستہ جانتا تھا"... جولیا نے سارٹن کی لاش کو دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ اٹھی اور تیزی سے سارٹن کی لاش کے قریب آ گئی۔ اس نے دیوار کے پاس آکر دروازے کے باہر دیکھا۔ کافی فاصلے پر اسے فوجی بھاگتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ باہر سے بدستور فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ صالحہ اور کراسٹی ابھی تک ڈٹی ہوئی تھیں۔ جولیا تیزی سے بیرک سے باہر نکلی اور ایک ستون کی آڑ میں ہو کر سامنے نظر آنے والے فوجیوں پر فائرنگ کرنے لگی۔ اسی لمحے اسے دائیں طرف سے بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اس نے پلٹ کر دیکھا اور پھر ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ صالحہ اور کراسٹی اس طرف سے بھاگتی ہوئی آ رہی تھیں۔ شاید انہوں نے جولیا کو دیکھ لیا تھا۔ چند ہی لمحوں میں وہ جولیا کے قریب پہنچ گئیں اور انہوں نے بیرک کے قریب موجود ستونوں کی آڑ لے کر ادھر ادھر فائرنگ کرتے ہوئے فوجیوں کو نشانہ بنانا شروع کر دیا۔

"پتہ چلا کہ اس کیمپ کا انچارج کون ہے"... صالحہ نے جولیا سے

مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ۔اس کیمپ کا انچارج کرنل ڈاوچ ہے"... جولیا نے کہا۔

"کہاں ہے وہ"... صالحہ نے پوچھا۔

"وہ ریڈ ہاک کے دو ساتھیوں کے ساتھ لیبارٹری میں چلا گیا ہے"... جولیا نے کہا۔

"اوہ ۔لیبارٹری میں جانے کا راستہ معلوم ہوا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"نہیں ۔ لیکن بہرحال لیبارٹری میں جانے کا ایک راستہ اسی بیس کیمپ میں ہے ۔ ہمیں راستے کو تلاش کرنا ہے ۔ لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے اس کے اندر جانا ضروری ہے"... جولیا نے کہا۔

"تو پھر کیا کریں ۔یہاں تو فوجیوں کی بڑی تعداد موجود ہے ۔ ایک مرتا ہے تو اس کی جگہ دس اور سامنے آجاتے ہیں ۔ ہم انہی کا اسلحہ اٹھا اٹھا کر انہیں ہلاک کر رہی ہیں مگر لگتا ہے اتنے بڑے کیمپ کو ہم تینوں تباہ نہیں کر سکیں گی"... کراسٹی نے کہا۔

"میں بھی یہی دیکھ رہی ہوں ۔جلد یا بدیر واقعی ہم گھیر لی جائیں گی"... جولیا نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا کرنا چاہیئے"... صالحہ نے کہا۔

"سرنڈر"... جولیا نے کہا تو صالحہ اور کراسٹی چونک پڑیں۔

"کیا۔ کیا کہا تم نے"... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے ۔ لیکن اس ترکیب پر عمل کرنے کے لئے ہمیں سرنڈر ہونا پڑے گا"... جولیا نے سوچتے

ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ کیا ترکیب ہے"... کراسٹی نے پوچھا۔

"اگر ہم سرنڈر ہو جاتی ہیں تو کرنل ڈاوچ اور اس کے ساتھیوں لامحالہ ہمارے سامنے آنا پڑے گا ۔جیسے ہی وہ ہمارے سامنے آئیں گے ہم موقع دیکھ کر انہیں دبوچ لیں گی اور پھر ان کے ذریعے ہمارا لیبارٹری میں داخل ہونا مشکل نہ ہو گا"... جولیا نے کہا۔

"یہ ہمارے لئے ٹف رسک بھی ہو سکتا ہے"... کراسٹی نے کہا۔

"رسک لئے بغیر ہم لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتیں ۔ بے ت مرنے سے اچھا ہے کہ ہم رسک لیتے ہوئے لیبارٹری میں پہنچ ائیں ۔ ہمارا مقصد لیبارٹری کی تباہی ہے ۔اس لیبارٹری کو تباہ نے کے لئے اگر مجھے اپنے جسم سے بم بھی باندھنے پڑے تو میں یغ نہیں کروں گی"... جولیا نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو ہم تمہارے ساتھ ہیں"... کراسٹی نے کہا۔

"گڈ ۔تو پھر میگا بم لباسوں کی خفیہ جیبوں میں چھپا لو اور باقی لحہ پھینک دو۔ میں سرنڈر ہونے کا اعلان کر دیتی ہوں"... جولیا نے ہا تو انہوں نے چھوٹی چھوٹی چپوں جیسے دو دو بم اپنے لباسوں کی خفیہ یبوں میں چھپا لئے ۔اس اثناء میں سامنے بیرکوں کے پیچھے فوجیوں ی بڑی تعداد نے پوزیشنیں سنبھال لی تھیں اور وہ ان کی طرف سلسل فائرنگ کر رہے تھے۔

"رک جاؤ ۔ فائرنگ روک دو ۔ میں تم سے بات کرنا چاہتی

ہوں"... جولیا نے زور سے چیختے ہوئے کہا۔ تیز فائرنگ کی آواز میں شاید کسی نے اس کی آواز سن لی تھی کیونکہ اچانک ہی فائرنگ روک دی گئی تھی۔

"کون ہو تم"... سامنے سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہم جو کوئی بھی ہیں خود کو سرنڈر کرنا چاہتی ہیں"... جولیا نے کہا تو دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"کیا تم سچ کہہ رہی ہو"... چند لمحوں بعد وہی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہم تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتیں"... جولیا نے کہا۔

"تمہاری تعداد کتنی ہے"... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"تین۔ ہم تین ہیں"... جولیا نے کہا۔

"صرف تین۔ اوہ۔ کیا تم تینوں لڑکیاں ہو"... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اب تک یہی سمجھتے رہے ہوں کہ ان پر دشمنوں کی پوری فوج نے حملہ کر دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کراسٹی اور صالحہ نے ان پر پوزیشنیں بدل بدل کر حملہ کیا تھا۔ وہ ایک جگہ ٹھہری ہی نہیں تھیں۔

"ہاں۔ ہم تین لڑکیاں ہیں"... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارے پاس جو اسلحہ ہے اسے پھینک دو"... دوسری طرف سے کہا گیا تو صالحہ اور کراسٹی جولیا کی طرف دیکھنے لگیں جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنی مشین گن ستون کی دوسری

طرف اچھال دی۔ یہ دیکھ کر صالحہ اور کراسٹی نے بھی اپنی گنیں پھینک دیں اور پھر انہوں نے کاندھوں سے اپنے بیگ بھی اتار کر پھینک دیئے۔

"اب تم تینوں سروں پر ہاتھ رکھ کر ستونوں کے پیچھے سے باہر آ جاؤ۔ اگر تم میں سے کسی نے کوئی غلط حرکت کی تو وہ اپنی موت کی خود ذمہ دار ہو گی"... دوسری طرف سے چیخ کر کہا گیا۔ ان تینوں نے سروں پر ہاتھ رکھے اور دھڑکتے دلوں کے ساتھ ستونوں کے پیچھے سے باہر آ گئیں۔ دشمنوں سے کوئی بعید نہ تھا۔ وہ انہیں دیکھ کر ان پر فائرنگ بھی کھول سکتے تھے لیکن خیریت گزری۔ دشمنوں نے ان پر فائرنگ نہ کی تھی۔ جیسے ہی وہ ستونوں کے پیچھے سے نکلیں بیرکوں کے پیچھے سے جیسے مسلح فوجیوں کا سیلاب سا امنڈ پڑا۔ انہوں نے آن واحد میں ان تینوں کو گھیر لیا۔

"گھٹنوں کے بل بیٹھ جاؤ"... ایک فوجی نے چیختے ہوئے کہا تو وہ تینوں سر ہلا کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئیں۔ یہ دیکھ کر چند فوجی گنیں لئے احتیاط کے ساتھ ان کی طرف بڑھنے لگے۔ چند ہی لمحوں میں فوجیوں نے ان تینوں کو پکڑ لیا اور ان تینوں کے ہاتھ پیچھے کر کے کلپ ہتھکڑیوں سے باندھ دیئے۔ ان تینوں نے کوئی مزاحمت نہ کی تھی۔ فوجیوں نے انہیں کھڑا کیا اور دھکیلتے ہوئے ایک بیرک کی طرف لے گئے۔ انہیں بیرک میں دھکیل کر بیرک کا دروازہ بند کر دیا۔

دھماکے سے پانی کے پریشر نے انہیں بری طرح سے اوپر اٹھانا
شروع کر دیا تھا۔ وہ آن واحد میں ہول سے نکل کر باہر آگئے۔ اس
سے پہلے کہ وہ خود کو سنبھالتے باہر موجود غوطہ خور ان پر خونخوا
مگرمچھوں کی طرح سے جھپٹ پڑے۔ ان کے ہاتھوں میں تیز دھا
برچھیاں تھیں۔ ان غوطہ خوروں نے ان برچھیوں سے صفدر او
کیپٹن شکیل کو مارنے کی کوشش کی مگر صفدر اور کیپٹن شکیل نے
بروقت خود کو سنبھالتے ہوئے اپنے جسم موڑے اور اپنے قریب آنے
والے غوطہ خوروں کو ٹانگیں پھیلا کر مارتے ہوئے پیچھے ہٹتے چلے گ
یہ دیکھ کر دوسرے غوطہ خور آگے بڑھے مگر اس وقت تک ان دونو
نے خود کو سنبھال لیا تھا۔ انہوں نے ڈائیو لگائی اور تیزی سے ان ک
نیچے سے تیرتے ہوئے نکلتے چلے گئے۔
غوطہ خور گھومتے ہوئے ان کی طرف بڑھے۔ صفدر نے جیب

ب چھوٹا سا بم نکالا اور اس کا ایک بٹن پش کرتے ہوئے ان غوطہ
روں کی طرف پھینک دیا اور خود تیزی سے دائیں بائیں ہوتے چلے
۔ بم دیکھ کر دشمن غوطہ خوروں نے اس سے بچنے کے لئے
شش کی مگر اچانک بم سے تیز چمک نکلی اور ان غوطہ خوروں کے
وں سے جیسے جان سی نکل گئی اور وہ مردہ ہو کر پانی میں الٹنے پلٹنے
ے اور پھر ان کے جسم تیزی سے اوپر اٹھتے چلے گئے۔ یہ فلیش بم تھا
ں کی زد میں آکر چھ غوطہ خور ہلاک ہو گئے تھے۔ ان کے پیچھے آنے
لے غوطہ خوروں نے ڈائیو لگاتے ہوئے فلیش بم سے اپنی جانیں
الی تھیں۔ جیسے ہی فلیش بم کے اثرات ختم ہوئے انہوں نے
فدر اور کیپٹن شکیل کے پیچھے جاتے ہوئے ان پر فائرنگ شروع کر
یا۔
صفدر اور کیپٹن شکیل زگ زیگ انداز میں تیر رہے تھے۔ انہوں
نے بھی پلٹ پلٹ کر اپنی گنوں سے ان غوطہ خوروں کو نشانہ بنانا
وع کر دیا تھا۔ انہوں نے مزید آٹھ افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ اب
ن کے مقابلے پر صرف چھ غوطہ خور تھے جنہوں نے ان کے دائیں
یں آکر تیزی سے ان پر حملہ کر دیا تھا۔ کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی
ی سے گھومتے ہوئے ایک غوطہ خور کے پیٹ میں لات ماری اور
سرے غوطہ خور کو اس کی گردن سے پکڑ لیا۔ اس سے پہلے کہ تیسرا
طہ خور اسے برچھی مارتا کیپٹن شکیل نے تیزی سے گردن سے
ے ہوئے غوطہ خور کو اس کے سامنے کر دیا۔ دوسرے غوطہ خور

کی برچھی اس غوطہ خور کے پیٹ میں گھس گئی اور اس نے بری طرح
سے تڑپنا شروع کر دیا۔ کیپٹن شکیل نے اسے برچھی مارنے والے
غوطہ خور کی طرف دھکیل دیا۔ وہ تڑپتا ہوا برچھی مارنے والے سے
ٹکرایا اور اسے لئے ہوئے دائیں طرف گھومتا چلا گیا۔

جس غوطہ خور کو کیپٹن شکیل نے ٹانگ ماری تھی وہ سیدھا ہو
کر برق رفتاری سے کیپٹن شکیل پر جھپٹا تھا اور اس نے اچانک
عقب سے کیپٹن شکیل کو پکڑنا چاہا مگر کیپٹن شکیل تیزی سے گھوما
اور اس نے اس غوطہ خور کے برچھی والے ہاتھ کو پکڑ کر زور سے جھٹکا
دیا تو اس کے ہاتھ سے برچھی نکل گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا
کیپٹن شکیل نے ہاتھ بڑھا کر اس کے کنٹوپ سے آکسیجن پائپ کھینچ
لیا۔ غوطہ خور نے اس سے پائپ چھیننے کی کوشش کی مگر کیپٹن
شکیل نے زور دار جھٹکے سے اس کا پائپ توڑ دیا۔ غوطہ خور کے منہ
سے بلبلے سے نکلے اور وہ تیزی سے ہاتھ پاؤں مارتا ہوا اوپر اٹھتا چلا
گیا۔

یہ دیکھ کر کیپٹن شکیل آگے بڑھا اور اس نے اس برچھی والے
غوطہ خور کو پکڑ لیا جس نے اسے برچھی مارنے کی کوشش کی تھی۔
کیپٹن شکیل نے اس کے منہ پر اپنی گن کا دستہ مارا تو وہ پانی میں
اٹھتا چلا گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سیدھا ہوتا کیپٹن شکیل نے گن
سیدھی کر کے اس پر فائر کر دیا۔ گولی اس غوطہ خور کے کنٹوپ پر
پڑی اور کنٹوپ سے گزر کر اس کی کھوپڑی میں داخل ہو گئی اور اس

ارد گرد کا پانی تیزی سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

ادھر صفدر بھی اپنے دشمنوں کو ہلاک کر چکا تھا۔ ایک غوطہ خور
ے بھڑا ہوا تھا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو رہے
۔ وہ دونوں خالی ہاتھ تھے۔ غوطہ خور صفدر پر ہاتھ پاؤں مارتا ہوا
ر مسلسل حملے کر رہا تھا۔ صفدر نے اپنے جسم کو ترچھا کرتے
ے اس غوطہ خور کو اس کے سر سے پکڑا اور اسے دونوں ہاتھوں
پر اٹھاتے ہوئے گھما کر دائیں طرف لے آیا۔ اس سے پہلے کہ
خور ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑتا صفدر نے گھوم کر اس کے عقب میں
ں کی گردن پکڑی اور اس نے پوری قوت سے غوطہ خور کی
ی ایک مخصوص رگ دبا دی۔ غوطہ خور کو ایک زور دار جھٹکا
اس کا جسم بے جان ہو کر اوپر اٹھتا چلا گیا۔

ں سے پہلے کہ اور غوطہ خور یہاں آجائیں ہمیں فوراً تنویر کے
نا چاہیئے"... صفدر نے کیپٹن شکیل کو مخاطب کرتے ہوئے

ہاں۔ آؤ"... کیپٹن شکیل نے کہا اور وہ دونوں تیزی سے اس
تیرنے لگے جس طرف تنویر گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ ایک
علاقے میں پہنچ گئے۔ ان چٹانوں کے درمیان سے اور ان کے
ے گزرتے ہوئے وہ ایک کھلی جگہ آ گئے۔ سامنے ایک سیاہ
تھی۔ وہ تیزی سے پہاڑی کی طرف بڑھے۔ پہاڑی کی دوسری
ے تیز روشنی ہو رہی تھی۔ وہ پہاڑی کے قریب جا کر اس کے

گرد گھومتے چلے گئے۔ ایک جگہ انہیں پہاڑی میں بڑا سا کریک دکھائی دیا تو وہ اس کریک میں داخل ہو گئے۔ کریک کے دوسری طرف انہیں ایک بہت بڑی آبدوز دکھائی دی۔ اس آبدوز پر اسرائیل کے مخصوص پرچم کا نشان بنا ہوا تھا۔ آبدوز کے گرد سفید روشنی کا ہالہ سا بنا ہوا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے آبدوز اس روشنی کے ہالے میں مقید ہو۔

"تنویر کہاں ہے"... صفدر نے پلٹ کر اشارے سے کیپٹن شکیل سے پوچھا۔

"معلوم نہیں۔ آؤ دیکھتے ہیں"... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ دونوں کریک سے نکلے اور انہوں نے آبدوز کے گرد تنویر کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ اس طرف آنے سے پہلے انہوں نے اپنی ریسٹ واچ کے مخصوص بٹن پریس کر کے مخصوص ریز آن کر لی تھی جس سے آبدوز کے راڈار انہیں چیک نہیں کر سکتے تھے اور نہ ہی انہیں کسی سکرین پر دیکھا جا سکتا تھا اس لئے وہ بے فکر ہو کر آبدوز کے گرد گھوم رہے تھے لیکن انہیں تنویر کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"تنویر۔ کہاں ہو تم۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو"... صفدر نے مائیک سے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا لیکن تنویر نے کوئی جواب نہ دیا۔

"کہاں جا سکتا ہے وہ"... کیپٹن شکیل نے حیرانی سے کہا۔

"پتہ نہیں"... صفدر نے کہا۔

"تنویر۔ تنویر"... کیپٹن شکیل نے اپنے مائیک میں تنویر کو پکارا مگر اسے کوئی جواب نہ ملا۔

"آبدوز کے گرد وائٹ سٹار لائٹ کا ہالہ ہے۔ اس ہالے کی وجہ سے تنویر آبدوز پر بم نہیں لگا سکا ہو گا"... صفدر نے کیپٹن شکیل سے کہا۔

"لیکن وہ ہے کہاں"... کیپٹن شکیل نے سر ہلا کر کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید بات کرتے اچانک آبدوز کے ایک حصے سے تیز روشنی کی لہریں سی نکلیں۔ ان لہروں کو دیکھ کر ان دونوں نے دائیں بائیں پلٹ کر بچنے کی کوشش کی مگر لہریں اچانک ان کے جسموں سے آ ٹکرائیں اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں سے جان نکل گئی ہو۔ انہوں نے ہاتھ پیر مارنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ دوسرے لمحے ان کے ذہنوں پر جیسے تاریکی کے پردے گر گئے۔

سب سے پہلے صفدر کو ہی ہوش آیا تھا۔ اس نے دیکھا وہ ایک بڑے سے کیبن میں موجود تھا اور اسے ایک راڈز والی کرسی پر جکڑا گیا تھا۔ اس کے دائیں بائیں دو اور کرسیاں موجود تھیں جن پر کیپٹن شکیل اور تنویر جکڑے ہوئے تھے۔ ان کے جسموں پر سے غوطہ خوری کے لباس اتار لئے گئے تھے۔ کیبن کی ساخت سے صفدر نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ کہیں اور نہیں بلکہ اسی ایٹمی آبدوز میں ہیں جس کی تباہی کے لئے وہ آئے تھے۔

صفدر سمجھ گیا کہ اسے کسی ریز سے بے ہوش کیا گیا تھا اور بے

ہوشی کی حالت میں اسے ایٹمی آبدوز میں لایا گیا تھا۔ چند ہی لمحوں بعد کیپٹن شکیل اور تنویر کو بھی ہوش آ گیا۔ خود کو جکڑے ہوئے اور ایٹمی آبدوز میں دیکھ کر انہوں نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"میں اس آبدوز کے قریب آیا تو آبدوز سے اچانک روشنی کی ایک لہر سی نکل کر مجھ پر پڑی تھی جس سے میں بے ہوش ہو گیا تھا"... تنویر نے انہیں اپنے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

"ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا"... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن یہ ہوا کیسے۔ ہم نے ٹی ایس ڈیوائسز آن کر رکھی تھیں۔ پھر ہمارے بارے میں انہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ ٹی ایس ریز کی وجہ سے تو ہمیں نہ کوئی راڈار چیک کر سکتا تھا اور نہ ہی ہم کسی سکرین پر دکھائی دے سکتے تھے"... تنویر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ جدید دور ہے پیارے۔ ہو سکتا ہے اس آبدوز میں کوئی ایسا کیمرہ لگا ہو جس نے ٹی ایس ریز کے باوجود ہمیں مارک کر لیا ہو"... صفدر نے کہا۔

"میرے خیال میں اس آبدوز میں سٹیرو لائٹ کیمرہ لگا ہوا ہے۔ سٹیرو لائٹ کیمرے سے ہی ٹی ایس ریز کے باوجود ہمیں دیکھا جا سکتا ہے"... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن یہ لوگ ہمیں آبدوز میں کیوں لائے ہیں"... تنویر نے کہا۔ اس سے پہلے کہ صفدر یا کیپٹن شکیل اس کی بات کا جواب دیتے اچانک انہیں کیبن کے باہر قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ چند لمحوں

بعد دروازہ کھلا اور سب سے پہلے کیبن میں دو مسلح افراد داخل ہوئے اور پھر ان کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر اور دو نوجوان اندر آ گئے۔

"تو یہ ہیں وہ تینوں جو یہاں مجھے ہلاک کرنے آئے تھے"... ادھیڑ عمر نے ان تینوں کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ اگر ہم آبدوز میں ہوتے تو یہ اس آبدوز کو ہی تباہ کر دیتے۔ ہم نے یہاں آتے ہی آبدوز کے گرد وائٹ سٹار لائٹ کا ہالہ بنا دیا تھا اور ساتھ ہی ہم نے سٹیرو لائٹ کیمرہ بھی آن کر دیا تھا۔ ہمیں امید تھی کہ عمران یا اس کے ساتھی جب اس آبدوز کو تباہ کرنے کے لئے آئیں گے تو وہ پوری تیاری کے ساتھ آئیں گے۔ ان کے پاس ہر ریز کا توڑ ہو سکتا ہے مگر وائٹ سٹار لائٹ اور سٹیرو لائٹ کیمرے کا توڑ نہیں ہو سکتا کیونکہ ان دونوں کا ابھی تک دریافت نہیں کیا گیا۔ پھر وہی ہوا۔ یہ واقعی ہمیں کسی راڈار یا سکرین پر نظر نہیں آ رہے تھے۔ پھر ہمیں سٹیرو لائٹ سکرین پر ایک آدمی آبدوز کے گرد گھومتا ہوا دکھائی دیا۔ ہم نے سٹیرو لائٹ سکرین پر چیک کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ اس نے ٹی ایس ریز ڈیوائس آن کر رکھی ہے تاکہ کوئی راڈار اور کوئی ریز اسے مارک نہ کر سکے۔ ہم نے اس پر نائٹم ریز فائر کر اسے بے ہوش کیا اور اسے سروے سے اٹھا لے آئے۔ اس کے بعد اس کے دو اور ساتھی آ گئے۔ انہوں نے بھی ٹی ایس ڈیوائس آن کر رکھی تھیں۔ ہم نے ان دونوں پر بھی یہی ریز فائر کی اور انہیں بے ہوش کر کے اندر لے آئے۔ ان کے

پاس واقعی خطرناک اسلحہ اور بم تھے جو اس آبدوز کو . کر سکتے تھے"... ایک نوجوان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے انہیں بے ہوش کیوں کیا تھا مسٹر ڈوگرام۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ ان خطرناک انسانوں کو آبدوز سے باہر ہی ہلاک کر دیتے"... ادھیڑ عمر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری سر۔ ہم ریڈ ہاک کے ساتھی ہیں اور ریڈ ہاک نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم انہیں زندہ پکڑیں۔ اگر انہیں زندہ پکڑنے میں مشکل ہوتی تو ہم انہیں ہلاک کر دیتے مگر یہ تینوں آسانی سے ہمارے قابو میں آگئے تھے اس لئے ہم نے ابھی تک انہیں ہلاک نہیں کیا۔ ان کی زندگی اور موت کا فیصلہ ریڈ ہاک کرے گا"... اس نوجوان نے کہا جس کا نام ڈوگرام تھا۔ ادھیڑ عمر کو دیکھ کر اور اس کی باتوں سے ان تینوں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ ان کا ٹارگٹ سر ٹموتھی ہے۔

"کیا یہ تین ہی یہاں آئے تھے۔ ان کے باقی ساتھی کہاں ہیں"... سر ٹموتھی نے منہ بنا کر کہا۔

"شاید یہ گروپس میں کام کر رہے ہیں۔ اس طرف تین افراد کو ہی آتے دیکھا گیا تھا۔ جس طرح یہ تینوں پکڑے گئے ہیں اسی طرح ہمارے ساتھیوں کے ہاتھوں ان کے دوسرے ساتھی بھی پکڑے جائیں گے"... ڈوگرام کے دوسرے ساتھی نے کہا جس کا نام ہیومر تھا۔

"اب آپ انہیں کہاں لے جائیں گے"... سر ٹموتھی نے کہا۔

"ہم نے اپنے ساتھیوں کو کال کر دی ہے۔ وہ دوسری آبدوز میں یہاں آنے ہی والے ہیں۔ ہم انہیں اس آبدوز میں لے جائیں گے اور پھر ہم انہیں ریڈ ہاک کے سامنے پیش کر دیں گے"... ہیومر نے کہا۔

"جب یہ پکڑے ہی گئے ہیں تو کیا میرا اس آبدوز میں رہنا ضروری ہے"... سر ٹموتھی نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کو اس وقت تک اس ایٹمی آبدوز میں رہنا ہو گا جب تک ان کے باقی ساتھی پکڑے نہیں جاتے"... ڈوگرام نے کہا تو سر ٹموتھی نے منہ بنا لیا جیسے وہ ایٹمی آبدوز میں رہ رہ کر اکتا گیا ہو۔

"تم جانو۔ میں تو جا رہا ہوں اپنے کیبن میں"... سر ٹموتھی نے کہا اور کیبن میں جانے کے لئے مڑ گیا۔

"رک جاؤ سر ٹموتھی۔ تمہیں جانے کی جلدی ہے کیا"... اچانک تنویر نے کہا تو اس کی آواز سن کر وہ سب چونک پڑے۔ سر ٹموتھی بھی رک گیا تھا اور مڑ کر تنویر کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم نے مجھ سے کچھ کہا ہے"... سر ٹموتھی نے تنویر کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سر ٹموتھی تم ہو نا"... تنویر نے کہا۔

"تو تم میرا نام بھی جانتے ہو"... سر ٹموتھی نے اسے بری طرح سے گھور کر کہا۔

"میں نہ صرف تمہارا نام جانتا ہوں بلکہ تمہارے کام بھی جانتا ہوں"... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔ کیا کہنا ہے تمہیں"... سر ٹموتھی نے منہ بنا کر کہا۔

"کہنا نہیں میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں"... تنویر نے کہا۔

"کیا بتانا چاہتے ہو"... سر ٹموتھی نے اسی انداز میں کہا۔

"تمہیں یہ تو معلوم ہی ہے کہ ہم یہاں تمہیں ہلاک کرنے کے لئے آئے ہیں"... تنویر نے کہا۔

"آئے ہی نہیں لائے گئے تھے کہو"... سر ٹموتھی نے اور زیادہ منہ بنا کر کہا۔

"یہ تمہاری بھول ہے سر ٹموتھی ۔ ہم جس کام کے لئے آتے ہیں اسے پورا کر کے جاتے ہیں"... تنویر نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف سر ٹموتھی بلکہ وہاں موجود ڈوگرام اور ہیومر بھی چونک اٹھے۔

"کیا بکواس ہے ۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو"... ہیومر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم لوگوں نے ہمیں ایٹمی آبدوز میں لا کر بہت بڑی غلطی کی ہے"... کیپٹن شکیل نے کہا۔ تنویر نے آئی کوڈ میں ان دونوں کو سمجھ دیا تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ دونوں مطمئن تھے۔

"غلطی ۔ کیسی غلطی"... ڈوگرام نے چونک کر کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ یہاں لا کر تم نے ہم تینوں کی تلاشی کی تھی"... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ تمہارے بیگ اور تمہارا سارا سامان ہمارے قبضے میں ہے"... ہیومر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہم نے تمہاری جیبوں سے بھی سب کچھ نکال لیا ہے"... ڈوگرام نے کہا۔

"کیا تم نے ہمارے جوتے چیک کئے ہیں"... تنویر نے کہا۔

"جوتے"... ہیومر اور ڈوگرام نے ایک ساتھ چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ تم نے ہمارے جوتے نہ اتار کر بہت بڑی حماقت کی ہے یرے جوتے کی ایک ایڑی میں کلاسٹم ریڈ موجود ہے ۔ کلاسٹم ریڈ کے بارے میں جانتے ہو"... تنویر نے کہا تو کلاسٹم ریڈ کا نام سن کر نہ رف ہیومر، ڈوگرام بلکہ سر ٹموتھی کا بھی رنگ بدل گیا تھا۔

"کلاسٹم ریڈ ۔ تت ۔ تمہارا مطلب ہے کیمیکل بلاسٹر"... سر ھی نے خوف سے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ کیمیکل بلاسٹر۔ اس کا ایک چھوٹا سا بم میرے اس جوتے ی ایڑی میں موجود ہے جس کا بٹن میں پریس کر چکا ہوں ۔ اب زمین ے میری ایڑی اٹھنے کی دیر ہے ۔ اس کے بعد کیا ہو گا یہ تم بہتر جانتے "... تنویر نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ اگر کلاسٹم ریڈ بلاسٹ ہو گیا تو ہمارے ساتھ ساتھ می آبدوز بھی خوفناک دھماکے سے اڑ جائے گی"... سر ٹموتھی نے

"بہت خوب ۔ خاصے سمجھ دار ہو"... تنویر نے ہنس کر کہا۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہے سر ۔ ہم نے ان کے جسموں کو سونک ے چیک کیا تھا ۔ ان کے پاس ایک معمولی سی سوئی بھی نہیں

ہے ۔ اگر اس کے پاس کلاسٹم ریڈ ہوتا تو سونک ڈیٹیکٹر ہمیں ضرور
کاشن دے دیتا"... ہیومر نے تیز لہجے میں کہا۔

" احمق ۔ سونک تو کیا سپریم سونک بھی ہوتے تو بلیک
پولیتھین میں بند کلاسٹم ریڈ کے بارے میں کوئی کاشن نہ دیتے ۔ اگر
تمہیں یقین نہیں تو ٹھیک ہے ۔ میں ایڑی کا دباؤ کم کر رہا ہوں ۔ پھر
جو ہو گا تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا"... تنویر نے کہا تو ان سب کی
نظریں تنویر کے ایک جوتے پر پڑ گئیں جس پر تنویر نے واقعی دباؤ
ڈال رکھا تھا۔

" نن ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ رک جاؤ ۔ پیر کا دباؤ کم مت کرنا"... سر
ٹموتھی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہونہہ ۔ اگر کلاسٹم ریڈ بلاسٹ ہوا تو کیا تم اس کی بلاسٹنگ
سے بچ جاؤ گے"... ڈوگرام نے تنویر کو گھورتے ہوئے کہا۔

" ہم سروں پر کفن باندھ کر نکلتے ہیں مسٹر ڈوگرام ۔ اپنے مشن کو
مکمل کرنے کے لئے اگر ہمیں اپنی جان بھی گنوانی پڑے تو ہم نہیں
گھبرائیں گے"... کیپٹن شکیل نے کہا تو ڈوگرام نے بے اختیار
ہونٹ بھینچ لئے ۔ اب ان کے چہروں پر سچ مچ پریشانی لہرا رہی تھی۔
وہ ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے ۔

" مجھے یقین نہیں آ رہا کہ اس کے پیروں کے نیچے کلاسٹم ریڈ
ہے"... ہیومر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم ایٹمی آبدوز میں ہو ۔ تمہارے پاس یقیناً پیراڈوم میٹر ہو گا"

شکیل نے کہا۔

پیراڈوم میٹر ۔ ہاں ہے"... سر ٹموتھی نے فوراً کہا۔

پیراڈوم میٹر لا کر میرے پیروں کے قریب آؤ ۔ پیراڈوم میٹر کی
ایک لمحے میں دو ہزار فارن ہیٹ تک پہنچ جائے گی ۔ اس میٹر کو
ہیٹ ماپنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ۔ اس سے تمہیں معلوم
ے گا کہ میرے پاس کلاسٹم ریڈ ہے یا نہیں"... تنویر نے کہا۔

ٹھیک ہے ۔ میں میٹر لاتا ہوں ۔ اگر تمہاری بات جھوٹ ہوئی
اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی مار دوں گا"... ہیومر نے غرا کر کہا
ی سے کیبن سے نکل گیا۔

کیا واقعی تم سچ کہہ رہے ہو ۔ تمہارے جوتے میں کلاسٹم ریڈ
ڈوگرام نے تنویر کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

مجھے جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"... تنویر نے منہ
ہوئے کہا۔

وقت ضائع مت کرو ۔ تم کلاسٹم ریڈ پر سے اپنا پیر ہٹا دو ۔ ہم
کے لئے تیار ہیں ۔ مرتے مرتے سر ٹموتھی کو بھی لے ڈوبیں
اس کے ساتھ ریڈ ہاک کے دونوں ساتھی اور یہ ایٹمی آبدوز
ہو جائے گی ۔ اسرائیل کو اس سے بڑا اور دھچکا کیا لگ سکتا
صفدر نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

نہیں مسٹر سعید ۔ ابھی نہیں ۔ میں ان سے ایک بات کرنا
ں"... تنویر نے کہا۔

"کیسی بات"... صفدر نے چونک کر کہا۔

"پہلے یہ چیک کر لیں کہ واقعی میرے پاس کلاسٹم ریڈ ہے یا نہیں پھر میں ان سے ایک سودا کروں گا"... تنویر نے کہا تو سودے کی بات سن کر وہ سب چونک پڑے۔

"سودا۔ یہ تم کیا بک رہے ہو خالد۔ کیا یہاں تم یہودیوں سے سودا کرنے کے لئے آئے ہو"... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایسا ہی سمجھ لو"... تنویر نے کہا تو کیپٹن شکیل نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا سودا کرنا چاہتے ہو تم ہم سے"... سر ٹموتھی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے اپنے ساتھی کو تو آلینے دو۔ جب پیرا ڈوم میٹر سے چیک ہو جائے گا کہ میرے پاس کلاسٹم ریڈ ہے یا نہیں پھر بات ہو گی"... تنویر نے کہا۔

"خالد۔ احمقانہ باتیں مت کرو۔ ہمارا مشن سر ٹموتھی کو ہلاک کرنے کا ہے۔ کلاسٹم ریڈ سے پاؤں ہٹاؤ۔ میں تمہیں حکم دے ہوں"... صفدر نے کہا۔

"سوری مسٹر سعید۔ میں اس وقت تمہاری کوئی بات نہ سنوں گا"... تنویر نے روکھے لہجے میں کہا۔

"کیا تم ہمارے ساتھ اور اپنے وطن کے ساتھ غداری کرو گے"... کیپٹن شکیل نے غرا کر کہا۔

"وقت آنے پر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میں غدار ہوں یا نہیں"... تنویر نے مسکرا کر کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے ہونٹ بھینچ لئے۔ سر ٹموتھی، ڈوگرام اور دونوں مسلح افراد غور سے ان کی باتیں سن رہے تھے۔ چند لمحوں بعد ہیومر واپس آگیا۔ اس کے پاس ایک بڑا سا مشین میٹر تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر میٹر تنویر کے پیروں کے پاس رکھ دیا اور مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔ مشین پر ایک ڈائل سا بنا ہوا تھا اور وہاں ایک سوئی تھرتھرا رہی تھی۔ سوئی کے گرد سو سے دو ہزار تک کے نمبر درج تھے۔ ہیومر نے میٹر کا سرخ بٹن دبایا تو اچانک سوئی جیسے اچھل کر دو ہزار کے ہندسے پر پہنچ گئی اور میٹر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ اس آواز کو سن کر وہ سب اچھل پڑے۔ سوئی کو دو ہزار کے ہندسے پر دیکھ کر ہیومر کی آنکھیں پھٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔

"یہ۔ یہ سچ کہہ رہا ہے۔ اس کے جوتے میں واقعی کلاسٹم ریڈ موجود ہے اور آن ہے"... ہیومر نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا تو سر ٹموتھی، ڈوگرام اور اس کے مشین گن بردار ساتھیوں کے رنگ زرد پڑ گئے۔

"اوہ۔ مائی گاڈ۔ مسٹر خالد فار گاڈ سیک پاؤں کا دباؤ کم مت کرنا ورنہ ہم سب مارے جائیں گے"... سر ٹموتھی نے لرزتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ تمہاری طرح زندگی مجھے بھی پیاری ہے"... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" زندگی پیاری ہے تو تم نے پاؤں میں کلاسٹم ریڈ کیوں رکھا تھا"... ڈوگرام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" خالد ۔ میں اب بھی کہہ رہا ہوں کلاسٹم ریڈ بلاسٹ کر دو ورنہ "... صفدر نے غرا کر کہا۔

" ورنہ ۔ ورنہ کیا مسٹر سعید"... تنویر نے ہنس کر کہا جیسے اس کا مذاق اڑانا چاہتا ہو۔

" تم اس کی بات مت سنو ۔ مجھ سے بات کرو ۔ کیا سودا کرنا چاہتے ہو تم ہم سے "... سر ٹموتھی نے آگے بڑھ کر تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اپنی اور تم سب کی زندگیوں کا سودا"... تنویر نے کہا۔

" کیا مطلب "... ڈوگرام نے بھی آگے بڑھ کر کہا۔

" مطلب یہ کہ میں اس کلاسٹم ریڈ کو آف کر سکتا ہوں ۔ کلاسٹم ریڈ آف ہو گیا تو میری زندگی بھی بچ جائے گی اور تم سب کی بھی لیکن اس کے لئے تمہیں مجھے نہ صرف یہاں سے زندہ سلامت نکالنا ہو گا بلکہ مجھے ایک کثیر رقم بھی دینی ہو گی"... تنویر نے کہا۔

" غدار ۔ تم ۔ تم غدار ہو"... صفدر نے چیختے ہوئے کہا۔

" شٹ اپ ۔ اب اگر ان میں سے کوئی بات کرے تو اسے گولی مار دینا"... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ہم ان دونوں کو مار دیں گے ۔ تم بتاؤ تم کتنی رقم لینا چاہتے ہو"... سر ٹموتھی نے کہا۔

" پچاس لاکھ ڈالر "... تنویر نے کہا۔

" ڈن ۔ یہ رقم میں تمہیں اپنی طرف سے دوں گا"... سر ٹموتھی نے کہا۔

" گڈ ۔ تو پھر مجھے ان راڈز سے آزاد کرو ۔ سب سے پہلے میں اپنے ان دو ساتھیوں کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں گا کیونکہ یہ مجھے یہاں زبردستی لے آئے تھے ۔ میرا بس نہیں چلتا تھا ورنہ میں ان دونوں کو کب کا ختم کر دیتا"... تنویر نے کیپٹن شکیل اور صفدر کو خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ غدار انسان ۔ اگر تم نے ہمیں ہلاک کیا تو تم بھی نہیں بچ سکو گے ۔ ہمارے ساتھی جلد یا بدیر سر ٹموتھی تک پہنچ جائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ تمہیں بھی ہلاک کر دیں گے"... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" مجھ تک پہنچنا ان کے لئے آسان نہیں ہو گا ۔ میں اپنے بچاؤ کے راستے جانتا ہوں"... تنویر نے سر جھٹک کر کہا۔

" مسٹر خالد ۔ تم ان کی باتوں کو چھوڑو ۔ کلاسٹم ریڈ آف کر دو ۔ مجھے اس سے خوف محسوس ہو رہا ہے"... سر ٹموتھی نے کہا۔

" پہلے میرے راڈز ہٹاؤ"... تنویر نے کہا۔

" نہیں ۔ پہلے تم کلاسٹم ریڈ آف کرو"... ہیومر نے سخت لہجے میں کہا۔

" سر ٹموتھی اسے سمجھاؤ ۔ اگر میں نے پیر کا دباؤ ذرا بھی کم کیا تو "...

تنویر نے جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ اس کے راڈز ہٹاؤ ۔ جلدی کرو"... سر ٹموتھی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مگر سر"... ہیومر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" شٹ اپ ۔ یو نانسنس ۔ تم ریڈ ہاک کے ایجنٹ ہو ۔ مگر یہ مت بھولو کہ میری حیثیت کیا ہے ۔ میں بلیک ڈک کا تھرڈ چیف ہوں ۔ چیف سے یہاں صرف میرا حکم چلتا ہے ۔ سمجھے تم"... سر ٹموتھی نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ ٹھیک ہے سر ٹموتھی ۔ چیف نے ہمیں آپ کی ہر بات ماننے کا حکم دیا تھا ۔ کھول دو ڈوگرام اسے"... ہیومر نے پہلے سر ٹموتھی سے اور پھر اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا ۔ اس کی بات سن کر ہیومر سر ہلا کر تنویر کی کرسی کے عقب میں آ گیا ۔ اس نے کرسی کے عقب میں لگا ہوا کوئی بٹن پریس کیا تو کٹاک کٹاک کی آواز کے ساتھ تنویر کے راڈز کھلتے چلے گئے ۔ جیسے ہی راڈز کھلے تنویر یکلخت کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ ساتھ ہی اس کی ٹانگ چلی اور اس کے سامنے موجود ہیومر بری طرح سے چیختا ہوا دور جا گرا ۔ تنویر نے اس کے پیٹ میں ٹانگ ماری تھی ۔ ساتھ ہی وہ اچھل کر سر ٹموتھی پر آ پڑا ۔ اس نے سر ٹموتھی کا ہاتھ پکڑ کر اسے تیزی سے گھمایا اور ایک ہاتھ اس کی گردن میں ڈال کر اسے گھماتے ہوئے اس کی کمر اپنے سینے سے لگا لی۔

اہ پوش مسلح افراد نے شاید اس جگہ فائرنگ کی تھی جہاں ہوا تھا ۔ فائرنگ کی آوازیں سن کر وہ تینوں فوراً جھاڑیوں ل گئے تھے۔

یں یہاں سے فوراً نکلنا ہے ۔ جلدی کرو"... خاور نے کہا تو ان نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ ان یں بھی دور دور تک کھیت پھیلے ہوئے تھے اور کھیتوں میں گھاس اگی ہوئی تھی جس کی وجہ سے انہیں جھاڑیوں میں وہاں سے بھاگنے میں مدد مل رہی تھی۔

جا کہاں رہے ہیں"... ابو قاسم نے پوچھا۔

ں کی طرف"... نعمانی نے جواب دیا۔

ں ان جھاڑیوں میں ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ ہم صحیح سمت ے ہیں"... ابو قاسم نے کہا۔

" گھبراؤ نہیں ۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں ۔ ہم تمہیں کسی غلط جگہ نہیں لے جائیں گے "... خاور نے ہنس کر کہا۔

" میرا مطلب تھا کہ ہم ان جھاڑیوں کی وجہ سے کہیں راستہ نہ بھٹک جائیں "... ابو قاسم نے کہا۔

" نہیں بھٹکتے ۔ ہم سیدھے جا رہے ہیں اور یہ راستہ سیدھا گاؤں کی طرف ہی جاتا ہے "... خاور نے کہا تو ابو قاسم نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ جھاڑیوں میں چلتے ہوئے وہ کافی دور آ گئے تھے اور پھر وہ ا جھاڑیوں سے باہر آ گئے ۔ جیسے ہی وہ جھاڑیوں سے نکلے انہیں سامنے چند جیپیں دکھائی دیں ۔ ان جیپوں کے پاس نیلی وردیوں میں ملبوس مسلح افراد موجود تھے جن کی تعداد بیس پچیس کے قریب تھی ۔ ا جیپوں اور مسلح افراد کو دیکھ کر وہ وہیں دبک گئے ۔

" دوسری طرف سے گھوم کر چلتے ہیں ۔ اگر ہم ان کی نظروں میں آ گئے تو یہ ہم پر فوراً فائرنگ کھول دیں گے "... ابو قاسم نے کہا۔

" ہم جس طرف بھی جائیں گے یہ لوگ ہمیں اسی طرح باہر آئیں گے "... نعمانی نے کہا۔

" تو کیا ہمیں ان سب کو ہلاک کرنا پڑے گا "... ابو قاسم چونک کر کہا۔

" اگر ہم نے یہاں فائرنگ کی تو ہر طرف سے مسلح افراد ا پڑیں گے "... خاور نے کہا۔

" اوہ ۔ تو پھر "... ابو قاسم نے ہونٹ سکیڑ کر کہا۔

" خاور ۔ تمہارے پاس ریڈ گن ہے "... نعمانی نے خاور سے پوچھا۔

" ہاں "... خاور نے کہا اور اس نے فوراً کاندھوں سے بیگ اتارا اور اس کی زپ کھولنے لگا ۔ بیگ کھول کر اس نے بیگ میں سے ایک سرخ رنگ کی گن نکال لی ۔ اس گن کا منہ بھونپو جیسا تھا اور اس گن پر ٹریگر کی جگہ پش بٹن لگا ہوا تھا ۔ گن کے نچلے حصے میں شیشے کا میگزین تھا جس میں سرخ رنگ کی شیشے کی ہی گولیاں موجود تھیں ۔ گن زیادہ بڑی نہیں تھی۔

" یہ کیسی گن ہے "... ابو قاسم نے حیرانی سے اس گن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ گیس گن ہے ۔ اس گن سے گولیاں نکل کر جب ان مسلح افراد کے قریب گر کر پھٹیں گی تو یہ فوراً بے ہوش جائیں گے "... خاور نے کہا۔

" اوہ ۔ تو آپ ان سب کو بے ہوش کریں گے "... ابو قاسم نے کہا۔

" انہیں بے ہوش کر کے ہم یہیں چھپا دیں گے اور پھر انہی کے لباس پہن کر ان کی جیپ میں یہاں سے نکل جائیں گے "... نعمانی نے کہا تو ابو قاسم نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا ۔ خاور نے گن کا رخ مسلح افراد کی طرف کر کے گن کا بٹن دو بار پش کیا تو شیشے کی دو گولیاں یکے بعد دیگرے بغیر آواز پیدا کئے گن سے نکل کر ان

مسلح افراد کے قریب جا گریں۔ ہلکے ہلکے دو دھماکے ہوئے اور انہوں نے مسلح افراد کو چونکتے اور پھر لہرا کر گرتے دیکھا۔ خاور کے کہنے پر ان دونوں نے اپنے سانس روک لئے تھے۔

"کیا وہ سب بے ہوش ہو گئے ہیں"... کچھ دیر بعد ابو قاسم نے سانس چھوڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس گیس کے اثرات بے حد زود اثر ہوتے ہیں۔ اگر ان کے ارد گرد کوئی جانور بھی ہوا تو وہ بھی بے ہوش ہو گیا ہو گا"... خاور نے سر ہلا کر کہا۔

"چلو آؤ۔ ہمیں ان سب کو لا کر یہاں جھاڑیوں میں ڈالنا ہے"... نعمانی نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے احتیاط سے ادھر ادھر دیکھا لیکن اب انہیں دور دور تک کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ بے ہوش مسلح افراد کے پاس آئے اور انہیں اٹھا اٹھا کر جھاڑیوں میں چھپانے لگے۔ پھر انہوں نے اپنے قد کاٹھ کے تین افراد چنے اور ان کے لباس اتار کر اپنے لباسوں کے اوپر نیلے لباس پہن کر انہوں نے اپنے بیگ ایک جیپ میں رکھے اور اس جیپ میں سوار ہو گئے۔

خاور نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ نعمانی اس کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ ابو قاسم پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ خاور نے جیپ کی اگنیشن میں لگی چابی گھما کر جیپ سٹارٹ کی اور اسے کھیتوں میں بنے ہوئے راستوں پر دوڑانے لگا۔ کھیتوں سے نکل کر وہ ایک پکی

، پر آئے اور جیپ تیزی سے دوڑنے لگی۔ کھیتوں اور سڑکوں پر
ں اور نیلے لباس والے مسلح افراد ہر طرف گھومتے پھر رہے تھے
چونکہ وہاں جیپیں آ جا رہی تھیں اس لئے کسی نے انہیں نہیں
ور وہ ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد ایک گاؤں میں پہنچ گئے۔
نام کا ہی گاؤں تھا۔ وہاں کے مکان بڑے بڑے اور جدید طرز
بنے ہوئے تھے۔ سڑکیں اور گلیاں پکی تھیں۔

یہ گاؤں ہے یا ہم کسی شہر میں آ گئے ہیں"... نعمانی نے ایک
، بازار میں آنے کے بعد حیرت سے کہا۔

یہ نام کا ہی گاؤں ہے۔ یہاں پر طرف شہر کی سہولیات موجود
... ابو قاسم نے کہا۔

پھر تو سر گو سٹر جس حویلی میں چھپا ہوا ہے وہ حویلی بھی محل نما
... خاور نے کہا۔

ہاں۔ اس گاؤں میں ایک بڑا محل ہے۔ اس محل کو حویلی کہا
ے"... ابو قاسم نے کہا۔

کس طرف ہے وہ حویلی محل"... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا
کے حویلی محل کہنے پر خاور اور ابو قاسم بے اختیار ہنس پڑے۔

گاؤں کے دوسرے سرے پر ہے حویلی محل۔ آپ سیدھے چلتے
ہیں آپ کو راستہ بتاتا جاؤں گا"... ابو قاسم نے کہا تو خاور نے
ہیں سر ہلا دیا۔

کیا تم اس محل کی سچوئیشن جانتے ہو"... خاور نے پوچھا۔

" ہاں ۔ اس محل کے کئی کمرے ہیں ۔ راہداریوں اور دالانوں کے
ساتھ ساتھ وہاں سائیڈ میں باغ بھی ہیں ۔ گیٹ پر عموماً کئی مسلح افرا
رہتے ہیں جو عام حالات میں بھی اس حویلی کی حفاظت کرتے ہیں ۔
سر گوسٹر عموماً اس حویلی محل میں آتا رہتا ہے ۔ وہ جب بھی آتا ہے تو
حویلی محل کے ساتھ گاؤں کی بھی سیکورٹی ٹائٹ کر دی جاتی ہے"..
ابو قاسم نے کہا ۔ جیپ مختلف راستوں سے گزرتی ہوئی ایک بڑی
سڑک پر آ گئی ۔

" تم پہلے اس حویلی محل میں گئے ہو کبھی "... نعمانی نے پوچھا ۔

" جی ہاں ۔ ایک دو مرتبہ میں ایک سیکورٹی گارڈ کے میک اپ
میں اس حویلی محل میں جا چکا ہوں ۔ میں پہلے ہی سر گوسٹر کو ہلاک
کرنے کی کوشش کر چکا ہوں مگر اس کی خوش قسمتی ہے کہ وہ ان
دنوں حویلی محل میں آتا ہی نہیں تھا"... ابو قاسم نے کہا ۔ سڑک
کراس کر کے وہ جیسے ہی ایک دوسری سڑک پر آئے انہیں ایک بڑا سا
محل دکھائی دے گیا ۔

" تو یہ ہے وہ حویلی محل جہاں سر گوسٹر چھپا ہوا ہے "... خاور نے
اس محل کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

" جی ہاں اور یہاں مسلح افراد کی نفری بھی بے حد زیادہ ہے"
سڑکوں اور ارد گرد جیپوں اور مسلح افراد کو دیکھ کر ابو قاسم نے کہا
محل سے کچھ فاصلے پر ایک چوکی تھی جہاں مسلح افراد کی تعداد زیا
تھی ۔ سڑک کے درمیان میں ایک راڈ لگا ہوا تھا اور کناروں پر

بڑے کیبن بنے ہوئے تھے ۔

اب کیا کرنا ہے ۔ اگر انہوں نے ہمیں آگے نہ جانے دیا تو "...
ام نے جیسے اپنی عادت کے مطابق کہا ۔

خاموش رہو "... خاور نے کہا اور اس نے جیپ سڑک کے
ے پر کھڑی ایک جیپ کے قریب لے جا کر روک دی ۔ جیپ
ڈرائیونگ سیٹ پر ایک شخص بیٹھا تھا ۔

کیا تم جانتے ہو کہ کمانڈر صاحب کہاں ہیں "... خاور نے اس
ڈرائیور سے مخاطب ہو کر پوچھا ۔ اس نے اندھیرے میں تیر
ھا ۔

کمانڈر راسٹم "... جیپ ڈرائیور نے استفہامیہ لہجے میں کہا ۔

ہاں "... خاور نے اثبات میں سر ہلا کر کہا ۔

وہ حویلی کی طرف گئے ہیں "... جیپ ڈرائیور نے جواب دیتے
کہا ۔

کون ہے ان کے ساتھ "... خاور نے پوچھا ۔

وہ اکیلے گئے ہیں ۔ حویلی میں ریڈ ہاک کا ایک نمائندہ آیا ہے ۔
نے ہی کمانڈر کو وہاں بلایا ہے "... ڈرائیور نے کہا ۔

ٹھیک ہے "... خاور نے کہا اور جیپ آگے بڑھا دی اور پھر اس
پ راڈ کے سامنے لے جا کر روک دی ۔ راڈ کے پاس کھڑا ہوا
سلح شخص تیزی سے جیپ کے پاس آ گیا ۔

کمانڈر صاحب حویلی میں گئے ہیں ۔ انہوں نے ہمیں بلایا

ہے"... خاور نے کہا۔

"اپنے کارڈ مجھے دے دیں"... اس نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا کر جیب سے نیلے رنگ کا ایک کارڈ نکالا اور اسے دے دیا۔ کارڈ پر ایک نمبر درج تھا۔ اسی طرح کے کارڈ نعمانی اور ابو قاسم نے بھی اس شخص کو دے دیئے۔ یہ کارڈ ان مسلح افراد کی جیبوں میں تھے جن کی انہوں نے وردیاں پہن رکھی تھیں۔

"ٹھیک ہے"... اس شخص نے کہا اور ساتھ ہی اس نے راڈ کے قریب کھڑے ایک شخص کو اشارہ کیا تو اس نے سر ہلا کر راڈ ہٹا دیا۔ خاور تیزی سے جیپ آگے لے گیا۔ حویلی کا بڑا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ وہاں بھی مسلح افراد موجود تھے لیکن چونکہ وہ چوکی سے گزر کر آئے تھے اور ان کے جسموں پر مخصوص لباس تھا اس لئے کسی نے انہیں نہ روکا تھا۔ خاور نے دائیں طرف کھڑی جیپوں کے ساتھ اپنی جیپ روک دی۔

"اسلحہ اپنی جیبوں میں منتقل کر لو اور کاندھوں پر مشین گنیں لٹکا لو"... خاور نے کہا تو انہوں نے فوراً بیگ کھول کر اپنا مخصوص اسلحہ جیبوں میں ڈال لیا جس میں چند مخصوص ساخت کے طاقتور بھی شامل تھے۔ وہ تینوں جیپوں سے اترے اور حویلی کے رہائشی حصے کی طرف بڑھنے لگے۔

"رکو"... اچانک انہیں عقب سے ایک آواز سنائی دی تو وہ رک گئے۔ انہوں نے پلٹ کر دیکھا تو ایک لمبے قد کا ادھیڑ عمر انہیں

گھور رہا تھا۔

"سر"... ان تینوں نے کہا۔

"کہاں جا رہے ہو"... اس نے ان تینوں کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"کمانڈر راسٹم نے ہمیں بلایا ہے جناب"... نعمانی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ادھیڑ عمر بری طرح سے چونک پڑا۔

"کمانڈر راسٹم۔ کیا مطلب۔ کمانڈر راسٹم نے تمہیں کیوں بلایا ہے"... اس نے حیران ہو کر کہا۔

"کیوں بلایا ہے یہ تو وہی جانتے ہیں۔ آپ ہمیں بتانا پسند کریں گے کہ کمانڈر راسٹم کہاں ہیں"... ابو قاسم نے کہا۔ ادھیڑ عمر چند لمحے انہیں غور سے دیکھتا رہا۔

"تم یہیں رکو۔ میں کسی کو بھیج کر انہیں یہیں بلا لیتا ہوں"... ادھیڑ عمر نے کہا۔

"جیسے آپ مناسب سمجھیں"... خاور نے کہا۔ اس نے ادھیڑ عمر کی آنکھوں میں حیرانی کے ساتھ ساتھ عجیب سی چمک بھی دیکھی تھی۔ ادھیڑ عمر نے مڑ کر ایک طرف کھڑے چند مسلح افراد کو اشارہ کیا تو وہ تیزی سے اس کے قریب آ گئے۔

"گڑبڑ ہو گئی ہے"... خاور نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی بڑبڑاہٹ نعمانی اور ابو قاسم نے سن لی تھی۔

"کیسی گڑبڑ"... نعمانی نے کہا۔

" مجھے لگ رہا ہے یہ کمانڈر راسٹم ہے "... خاور نے کہا تو ایک
لمحے کے لئے ابو قاسم کا رنگ متغیر ہو گیا ۔ ادھیڑ عمر نے نہایت
آہستگی سے قریب آنے والے ساتھیوں سے کچھ کہا تو وہ سب چونک
کر اور تیز نظروں سے انہیں دیکھنے لگے ۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو ۔ ان سب کے گھورنے کا انداز صاف بتا
رہا ہے کہ یہی کمانڈر راسٹم ہے ۔ ہوشیار ہو جاؤ ۔ لگتا ہے ہمارے
ایکشن کا وقت آ گیا ہے "... نعمانی نے مسلح افراد کو گھورتے دیکھ کر
کہا ۔

" اگر یہ کمانڈر راسٹم ہے تو اسے یرغمال بنا لیتے ہیں ۔ اس کے
ذریعے ہم سر گوسٹر کے پاس پہنچ جائیں گے "... ابو قاسم نے کہا ۔

" نہیں ۔ جو کرنا ہے ہمیں فوری کرنا ہے "... خاور نے کہا ۔ ادھیڑ
عمر نے جیسے ہی اپنے ساتھیوں کو ان کے بارے میں بتایا انہوں نے
فوراً اپنی گنیں سیدھی کر لیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے خاور
نے اچانک ان پر فائرنگ کر دی ۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ مشین
گن سے گولیاں نکلیں اور ادھیڑ عمر بری طرح سے چیختا ہوا وہیں گر گیا
یہ دیکھ کر نعمانی اور ابو قاسم نے بھی مشین گنوں کے ٹریگر دبا دیئے
ماحول یکلخت مشین گنوں کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں سے گونج
اٹھا ۔ ان کے سامنے چھ مسلح افراد تھے جو اب خون میں لت پت زمین
پر گرے تڑپ رہے تھے ۔

مشین گنوں کی فائرنگ اور انسانی چیخوں نے محل میں کہرام مچا

ا ۔ گیٹ کے پاس کھڑے مسلح افراد نے ان کی طرف دوڑ کر
ہوئے فائرنگ شروع کر دی ۔ ان تینوں نے اپنی جگہوں سے
یں لگائیں اور زمین پر قلابازیاں کھاتے ہوئے تین اطراف میں
ئے ۔ ساتھ ہی ان کی مشین گنوں کے منہ کھلے اور گیٹ کی
ے آنے والے مسلح افراد وہیں ڈھیر ہو گئے ۔ اب تو جیسے حویلی
ا میں بھگدڑ سی مچ گئی ۔ ہر طرف سے دوڑنے بھاگنے اور چیخنے کی
ا سنائی دیں اور حویلی نما محل تیز فائرنگ کی آوازوں سے گونج

مسلسل فائرنگ کرتے رہو اور رہائشی حصے کی طرف بڑھو "...
ے چیخ کر کہا ۔ اچانک دائیں طرف سے چند نیلے لباس والے
انہیں دیکھتے ہی نعمانی نے ان پر فائرنگ کر دی ۔ اس نے
گن نیم دائرے کی شکل میں گھمائی تھی ۔ سامنے سے آنے
سلح افراد چیختے ہوئے اچھل اچھل کر گرے اور ساکت ہو گئے
ے پیچھے سے جیسے ہی چار افراد نکلے خاور نے انہیں وہیں ڈھیر
ابو قاسم گیٹ کی طرف مسلسل فائرنگ کر رہا تھا ۔ گیٹ کے
ں بائیں دیواروں کے ساتھ کئی مسلح افراد چھپے ہوئے تھے ۔
ا تین اطراف میں فائرنگ کرتے ہوئے رہائشی حصے کی طرف
ے تھے ۔ اچانک خاور نے رہائشی حصے کا مرکزی دروازہ بند
یکھا تو اس نے جیب سے ایک دستی بم نکالا اور دانتوں سے
یفٹی پن کھینچ کر اسے پوری قوت سے بند ہوتے ہوئے

دروازے کی طرف پھینک دیا۔ بم دروازے سے ٹکرا کر اندر چلا گیا
دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور دروازے کے پرخچے اڑ گئے
اندر سے بے شمار چیخوں کی آوازیں سنائی دی تھیں۔

نعمانی اور ابو قاسم نے بھی ہینڈ گرنیڈ نکالے اور ان کی سیفٹی
پنیں کھینچ کر انہیں ایک ساتھ گیٹ کے دائیں بائیں باؤنڈری وال
کی طرف اچھال دیئے۔ بم پھٹتے ہی وہ تینوں تیزی سے پلٹے اور پھر
فائرنگ کرتے ہوئے دھماکے سے اڑے ہوئے مرکزی دروازے کی
طرف بڑھتے چلے گئے۔ ادھر بم باؤنڈری وال سے ٹکرا کر زور دار
دھماکوں سے پھٹے اور باؤنڈری وال ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گئی اور
بڑا سا گیٹ زور دار دھماکے سے نیچے جا گرا۔ اس طرف جو مسلح افراد
موجود تھے ان میں بیشتر دھماکوں سے اڑ گئے تھے۔ چند افراد نے پیچھے
ہٹنے کی کوشش کی تو بھاری بھرکم گیٹ ان پر گرا اور وہ بھاری بھرکم
گیٹ کے نیچے جیسے پس کر رہ گئے۔

دھماکے سے تباہ ہونے والے مرکزی دروازے سے داخل ہو کر
خاور، نعمانی اور ابو قاسم تین اطراف میں بٹ گئے۔ ایک راہداری
میں خاور کو چار مسلح افراد دوڑ کر آتے دکھائی دیئے تو وہ فوراً زمین پر
لوٹنی لگا گیا۔ ساتھ ہی اس نے ہاتھ گھما کر ان پر فائرنگ کر دی۔
مسلح افراد گولیاں کھا کر چیختے ہوئے گرے اور ساکت ہو گئے۔ پھر تو
جیسے اس حویلی نما محل میں طوفان سا آ گیا۔ ہر طرف سے جیسے
فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ حویلی کے کمروں

موجود مسلح افراد نے پوزیشنیں سنبھال لی تھیں۔ وہ کمروں کے
ازوں اور دیواروں کی آڑ میں ہو کر ادھر ادھر فائرنگ کر رہے تھے
خاور، نعمانی اور ابو قاسم فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کمروں
بم بھی پھینک رہے تھے۔

زبردست دھماکوں کے ساتھ کمروں کی دیواریں اور چھتیں گر
تھیں اور ہر طرف جیسے گرد و غبار سا پھیلتا جا رہا تھا۔ اس گرد و
کی آڑ میں ان تینوں کو دشمنوں پر فائرنگ کرنے اور خود کو
نے کا آسانی سے موقع مل رہا تھا۔ اچانک ایک کمرے کا دروازہ
اور کھلے ہوئے دروازے سے دو مسلح افراد نکل کر خاور کے سامنے
۔ انہوں نے باہر آتے ہی اچانک اس طرف فائرنگ کر دی جس
خاور موجود تھا۔ یہ دیکھ کر خاور نے اونچی چھلانگ لگائی۔ مسلح
کی چلائی ہوئی گولیاں اس کے پیروں کے نیچے سے نکلتی چلی گئیں
نے فضا میں قلا بازی کھائی اور گھومتے ہوئے اس نے ان دونوں
نگ کر دی۔ ان دونوں کے منہ سے بھیانک چیخیں نکلیں اور
طرح سے تڑپنے لگے۔

اور نے ایک اور قلا بازی کھائی۔ اس کے دونوں پیر سائیڈ کی
پڑے اور وہ چکنے فرش پر آ گرا۔ چکنے فرش پر آتے ہی وہ کمرے کے
یے آگے گھسٹتا چلا گیا۔ کمرے کے دروازے کے قریب سے
ہوئے اس نے جیب سے ایک ہینڈ گرنیڈ نکال کر اس کی پن
اور اسے کمرے کے اندر اچھال دیا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا

اور کمرے میں جیسے آگ سی بھر گئی ۔ اندر سے کئی انسانوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دی تھیں ۔ خاور نے فوراً اپنے جسم کو موڑا اور تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ اس نے مسلح افراد کی لاشوں پر سے چھلانگ لگائی اور دوسری طرف آکر راہداری میں بھاگتا چلا گیا ۔

راہداری کے دائیں کارنر پر ایک اور کمرہ تھا ۔ اس کمرے کا دروازہ بند دیکھ کر خاور نے ایک دستی بم نکال اور اس کی سیفٹی پن نکل کر سے [illegible] آگے بڑھتا چلا گیا ۔ جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچا خاور نے مشین گن سے اس ہینڈ گرنیڈ پر فائرنگ کر دی ۔ زور دار دھماکہ ہوا اور دائیں طرف کمرے کا دروازہ جبکہ بائیں طرف دیوار کا ایک بڑا حصہ غائب ہو گیا ۔ فرش میں بھی ایک بڑا سا گڑھا بن گیا تھا ۔ خاور بھاگتا ہوا دروازے کے سامنے آیا اور اس نے خود کو نیچے جھکاتے ہوئے کمرے میں فائرنگ کر دی ۔ کمرہ تیز انسانی چیخوں سے گونج اٹھا ۔

کمرے میں دو مسلح افراد، دو نوجوان اور ایک ادھیڑ عمر شخص موجود تھا ۔ نوجوان اور ادھیڑ عمر تو زمین سے چپکے ہوئے تھے جبکہ مسلح افراد سامنے کھڑے تھے جو فوراً ہی خاور کی گولیوں کا شکار ہو گئے تھے ۔ خاور چھلانگ لگا کر کمرے میں آ گیا ۔ اسے دیکھ کر نوجوانوں نے اٹھنے کی کوشش کی مگر خاور نے انہیں اٹھنے کا موقع دیئے بغیر ان پر فائرنگ کر دی ۔ دونوں نوجوان تڑپ تڑپ کر وہیں ہلاک ہو گئے ۔

" نہیں ۔ نہیں ۔ مجھے مت مارو ۔ مجھے مت مارو ۔ فار گاڈ سیک "... دھیڑ عمر نے اٹھ کر گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کی نگلیاں ایک دوسرے میں پھنساتے ہوئے خاور کے سامنے گڑگڑانے گا ۔

" کیا تم بلیک ڈک کے رکن گوسٹر ہو "... خاور نے اس کے سر ے گن کی نال لگاتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ نن ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ میں گوسٹر نہیں ہوں ۔ مم ۔ میں ۔ ں "... ادھیڑ عمر نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا ۔ اس کا لہجہ سن کر ر سمجھ گیا کہ یہی سر گوسٹر ہے ۔

" اٹھو ۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ۔ جلدی "... خاور نے اس کے عقب یں آکر گن اس کی گردن سے لگاتے ہوئے کہا تو وہ لرزتا کانپتا ہوا ٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔

" مم ۔ مجھے مت مارنا پلیز ۔ میں سر گوسٹر نہیں ہوں ۔ میرا یقین د ۔ میں سر گوسٹر نہیں ہوں "... اس نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" سچ بتاؤ گے تو میں تمہاری جان بخش دوں گا ورنہ "... خاور نے تے ہوئے کہا ۔

" سچ ۔ اوہ ۔ ٹھیک ہے ۔ مم ۔ میں سر گوسٹر ہوں ۔ میں ہی سر سٹر ہوں "... ادھیڑ عمر نے کہا تو خاور کے لبوں پر بے اختیار کراہٹ پھیل گئی ۔

" گڈ ۔ سچ بول کر تم نے میرے ہاتھوں واقعی اپنی جان بچا لی

ہے"... خاور نے کہا۔

" اوہ۔ شکریہ۔ بہت بہت شکریہ"... سر گوسٹر نے روہانسے سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے باہر سے بے شمار دوڑتے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ دوسرے لمحے خاور نے محسوس کیا جیسے کئی افراد سائیڈ کی دیواروں سے لگ گئے ہوں۔ خاور نے فوراً سر گوسٹر کی گردن میں ہاتھ ڈالا اور گن اس کی کمر سے لگا دی۔

" سر گوسٹر میرے قبضے میں ہے۔ خبردار اگر کسی نے فائرنگ کرنے کی کوشش کی تو میں اسے ہلاک کر دوں گا"... خاور نے چیختے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ سر گوسٹر کیا یہ آدمی سچ کہہ رہا ہے"... باہر سے ایک پریشان سی آواز سنائی دی۔

" ہاں۔ ہاں۔ یہ سچ کہہ رہا ہے۔ اس نے ریڈ ہاک کے دونوں آدمیوں کو بھی مار دیا ہے"... سر گوسٹر نے چیخ کر کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور لرزش تھی۔ سر گوسٹر کی آواز سن کر باہر ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

" دیکھو۔ تم جو کوئی بھی ہو سر گوسٹر کو چھوڑ کر خود کو ہمارے حوالے کر دو۔ تم اور تمہارے ساتھی یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جا سکتے"... باہر سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ اسی لمحے راہداری میں تیز فائرنگ کی آواز گونجی اور ساتھ ہی کئی انسانی چیخوں کے ساتھ ان کے گرنے کی آوازیں بھی سنائی دیں۔

" خاور۔ کہاں ہو تم"... باہر سے اچانک نعمانی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو خاور سمجھ گیا کہ باہر موجود افراد کو نعمانی نے ہلاک کر دیا ہے۔

" میں اس کمرے میں ہوں۔ آ جاؤ"... خاور نے کہا تو تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی اور نعمانی احتیاط سے قدم اٹھاتا ہوا اندر آ گیا۔

" کیا یہ سر گوسٹر ہے"... نعمانی نے کمرے میں آ کر خاور کے ہاتھوں میں ادھیڑ عمر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ یہی ہے وہ"... خاور نے کہا۔

" اسے لے کر یہاں سے نکل چلو۔ باہر ہر طرف مسلح افراد پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر ہم نے اسے ہلاک کر دیا تو وہ اس عمارت کو میزائلوں سے اڑا دیں گے"... نعمانی نے کہا۔

" ابو قاسم کہاں ہے"... خاور نے پوچھا۔

" وہ ہلاک ہو گیا ہے۔ میں نے اسے بے شمار گولیاں لگتے دیکھا ہے"... نعمانی نے کہا۔

" اوہ۔ یہ بہت برا ہوا"... خاور نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

" حق اور باطل کی جنگ میں یہ تو ہوتا ہی ہے"... ابو قاسم نے دشمنوں کے خلاف لڑتے ہوئے جان گنوائی ہے اور ایسے ہلاک ہونے والوں کی شہادت پر افسوس نہیں کیا جاتا"... نعمانی نے کہا۔

" ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ابو قاسم نے واقعی جام شہادت نوش کیا ہے"... خاور نے فوراً خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ راہداری میں ایک

بار پھر فائرنگ کے ساتھ دوڑتے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"گوسٹر۔ ان کو بتاؤ کہ تم ہمارے قبضے میں ہو۔ ان سے کہو کہ وہ اسلحہ پھینک کر پیچھے ہٹ جائیں ورنہ ہم تمہیں مار دیں گے"۔۔ خاور نے سر گوسٹر سے مخاطب ہو کر کہا تو گوسٹر نے چیخ چیخ کر باہر موجود مسلح افراد کو بتانا شروع کر دیا کہ وہ دو افراد کے قبضے میں ہے۔

"یہ کیا چاہتے ہیں سر"... باہر سے کسی نے چیخ کر کہا۔

"ہم سر گوسٹر کو لے کر یہاں سے نکلنا چاہتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ سر گوسٹر کی تم لوگوں کے لئے کیا اہمیت ہے۔ اگر تمہیں اس کی جان عزیز ہے تو ہمارے لئے راستہ صاف کر دو۔ ہمارے جسموں کے ساتھ طاقتور بم لگے ہوئے ہیں جن کے ریموٹ ہمارے ہاتھوں میں ہیں۔ اگر ہم نے ان ریموٹس کے بٹن پریس کر دیئے تو سر گوسٹر کے ساتھ اس عمارت کے بھی پرخچے اڑ جائیں گے اور تم سب بھی بے موت مارے جاؤ گے"... خاور نے جواباً چیخ کر کہا تو باہر چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تمہارے لئے راستہ خالی کر رہے ہیں"... باہر سے کہا گیا۔ پھر انہوں نے قدموں کی آوازیں سنیں۔ وہ شاید باہر جا رہے تھے۔

"دیکھو۔ کہیں وہ ہمیں ڈاج تو نہیں دے رہے"... خاور نے کہا تو نعمانی فوراً دیوار سے جا لگا۔ چند لمحے وہ دیوار سے لگا باہر کی سن گن لیتا رہا پھر اس نے احتیاط سے سر باہر نکال کر جھانکا مگر راہداری خالی

تھی۔

"نہیں۔ باہر کوئی نہیں ہے"... نعمانی نے کہا۔

"گڈ۔ خاصے سمجھ دار ہیں"... خاور نے کہا۔

"مم۔ مجھے چھوڑ دو پلیز"... سر گوسٹر نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر گوسٹر۔ یہاں کوئی ہیلی کاپٹر موجود ہے"... خاور نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلی۔ کاپٹر ہاں پائیں باغ میں ایک ہیلی کاپٹر ہے"... سر گوسٹر نے کہا۔

"گڈ۔ چلو ہمیں اس ہیلی کاپٹر تک لے چلو"... خاور نے کہا تو سر گوسٹر نے قدم آگے بڑھا دیئے۔ راہداری میں آ کر خاور سر گوسٹر کو آگے کر کے چلنے لگا جبکہ نعمانی دوسری طرف منہ کئے ان کے ساتھ الٹے قدموں چل رہا تھا تاکہ کوئی عقب سے ان پر حملہ نہ کر دے۔ لیکن رہداری بالکل خالی تھی۔ وہ مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے عمارت سے باہر آئے تو باہر انہیں ہر طرف جیپیں اور جیپوں کے پیچھے چھپے ہوئے بے شمار افراد دکھائی دیئے جو مشین گنیں اور دوسرا اسلحہ سنبھالے پوزیشنیں لئے کھڑے تھے۔

"ہیلی کاپٹر عمارت کے عقب میں ہے"... سر گوسٹر نے کہا۔

"دیوار کے ساتھ لگ کر چلو اور سر گوسٹر انہیں اپنی زبان میں ایک بار پھر سمجھا دو۔ ان کی کوئی بھی غلط حرکت تمہارے لئے

نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے"... خاور نے پہلے نعمانی سے اور پھر سر گوسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ یہ کچھ نہیں کریں گے۔ خبردار۔ کوئی فائرنگ نہ کرے۔ میں ان کے ساتھ اپنی مرضی سے جا رہا ہوں"... سر گوسٹر نے چیختے ہوئے کہا۔ خاور اور نعمانی دیوار کے ساتھ لگ کر دائیں طرف چل رہے تھے۔ خاور سر گوسٹر کو آگے رکھ کر اسے اپنے ساتھ گھسیٹ رہا تھا اور سامنے موجود مسلح افراد ان کی طرف بے بسی سے دیکھ رہے تھے۔

دائیں طرف مڑ کر نعمانی، خاور کے بائیں طرف آگیا تاکہ وہ ان مسلح افراد پر نظر رکھ سکے۔ اسی طرح وہ احتیاط سے چلتے ہوئے عمارت کے پچھلے حصے میں آگئے جہاں ایک باغ نما قطعے پر ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا وہاں ایک عام سا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ ہیلی کاپٹر کے قریب چند مسلح افراد کھڑے تھے۔ خاور نے انہیں سر گوسٹر کو ہلاک کرنے کی دھمکی دی تو وہ ہیلی کاپٹر سے پیچھے ہٹ گئے۔

"نعمانی۔ ہیلی کاپٹر کو چیک کرو"... خاور نے کہا تو نعمانی سر ہلا کر بھاگتا ہوا ہیلی کاپٹر کے پاس چلا گیا۔ اس نے ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھولا اور اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھا نظر آیا۔ پائلٹ سیٹ پر جا کر اس نے ہیلی کاپٹر کی مشینری آن کی اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر کے پر گردش کرنے لگے۔

"آؤ"... خاور نے سر گوسٹر کو گھسیٹتے ہوئے کہا تو سر گوسٹر نہ

چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ چلنے لگا۔ مسلح افراد ہیلی کاپٹر سے دور کھڑے تھے۔ ان کے چہروں پر شدید غم و غصہ نظر آ رہا تھا مگر وہ سر گوسٹر کی وجہ سے مجبور تھے۔ خاور نے ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھولا اور اس نے پہلے سر گوسٹر کو اندر جانے کے لئے کہا۔ سر گوسٹر ہیلی کاپٹر پر چڑھا تو خاور اس کے پیچھے اندر آگیا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔ نعمانی نے ہیلی کاپٹر کا کنٹرول سنبھال لیا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے پر تیزی سے گردش کر رہے تھے۔ جیسے ہی خاور سر گوسٹر کو لے کر ہیلی کاپٹر میں آیا نعمانی نے ہیلی کاپٹر اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر کی آواز سن کر دوسری طرف موجود جیسے تمام مسلح افراد بھاگتے ہوئے وہاں آ گئے تھے اور حسرت بھری نظروں سے ہیلی کاپٹر کو بلند ہوتا دیکھ رہے تھے

"یہ لوگ بھی یاد رکھیں گے۔ تین افراد نے ان پر کیسی قیامت توڑی تھی اور اس قدر فورس ہونے کے باوجود دو افراد سر گوسٹر کو لے کر نکل رہے ہیں"... خاور نے ہنستے ہوئے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ اس کی بات سن کر سر گوسٹر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"مجھے یقین ہے جب تک یہ ہمارے قبضے میں ہے کوئی ہمارے پیچھے نہیں آئے گا"... نعمانی نے کہا۔

"ہونا تو یہی چاہئے۔ بہرحال اگر کسی نے ہمارے پیچھے آنے کی کوشش کی تو ان کی بدقسمتی ہی ہوگی"... خاور نے کہا تو نعمانی بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ ہیلی کاپٹر کو بلندی پر لایا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر موڑا اور مشرق کی طرف اڑاتا لے گیا۔

بیرک کے دروازے کھلنے کی آواز سن کر جولیا، کراسٹی اور صالحہ چونک پڑیں ۔ وہ پچھلے دو گھنٹوں سے اس بیرک میں بند تھیں ۔ بیرک کوٹھڑی نما تھی ۔ اگر چھت کے پاس روشن دان نہ ہوتا تو وہاں تاریکی کے سوا کچھ نہ ہوتا ۔ اس بیرک میں کوئی سامان موجود نہیں تھا شاید اس بیرک کو قیدیوں کو رکھنے کے لئے استعمال میں لایا جاتا تھا ان دو گھنٹوں میں ان کے پاس کوئی نہیں آیا تھا ۔ ان تینوں کے ہاتھ ہتھکڑیوں سے پیچھے کی جانب بندھے ہوئے تھے ۔ انہیں وہاں کرنل ڈاوَچ کا انتظار تھا تاکہ وہ ان کے سامنے آئے اور وہ اسے کسی طرح سے یرغمال بنا کر لیبارٹری تک لے جائیں مگر یوں لگتا تھا جیسے وہ لوگ ان تینوں کو وہاں قید کر کے بھول گئے ہوں ۔ وہ وہیں دیوار سے ٹیک لگائے فرش پر بیٹھی تھیں ۔ پھر دو گھنٹوں بعد انہوں نے بیرک کا دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو وہ چونکی ہو گئیں ۔ دروازہ کھلا اور

نہیں باہر بے شمار مسلح افراد دکھائی دیئے ۔

" تم تینوں ایک ایک کر کے بیرک سے باہر آجاؤ"... باہر سے ی نے چیخ کر کہا تو انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اٹھ ڑی ہوئیں ۔

" وقت آنے پر ہم آسانی سے ہتھکڑیوں سے ہاتھ باہر نکال سکتی ا ۔ یاد رہے ہمیں ہر کام سچوئیشن کے مطابق کرنا ہے "... جولیا نے ں سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" بے فکر رہو "... صالحہ نے کہا ۔ جولیا آگے بڑھی اور بیرک سے ہر آگئی ۔ سامنے چند فوجی مشین گنیں لئے قطار میں کھڑے تھے ۔ ں کے قریب ایک بھاری تن و توش والا ادھیڑ عمر موجود تھا ۔ اس ے چہرے پر بے پناہ کرختگی تھی اور اس کی آنکھیں اس قدر سرخ ں جیسے اس نے بے تحاشہ شراب پی رکھی ہو یا اس کے جسم کا ن اس کی آنکھوں میں سمٹ آیا ہو ۔

ادھیڑ عمر کی وردی اور کاندھوں پر لگے سٹارز دیکھ کر جولیا سمجھ گئی یہ کرنل ڈاوَچ ہی ہو سکتا ہے ۔ اس کے دائیں طرف ایک خوش ں نوجوان اور بائیں طرف ایک خوبصورت لڑکی کھڑی تھی ۔ وہ ں اسے گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے ۔ جولیا کے پیچھے صالحہ اور راسٹی بیرک سے نکل آئی ۔

"چار قدم آگے آکر لائن میں کھڑی ہو جاؤ"... کرنل ڈاوچ نے ان ں سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ تینوں آگے بڑھیں ۔ کراسٹی، جولیا

کے دائیں طرف اور صالحہ بائیں طرف آ گئی ۔ اسی لمحے چار مسلح فوجی ان کے عقب میں آ گئے ۔

" میں کرنل ڈاوَچ ہوں ۔ اس بیس کیمپ کا انچارج "... کرنل ڈاوَچ نے آگے بڑھ کر ان تینوں کو باری باری غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" کرنل ڈاوَچ ۔ اچھا نام ہے "... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے تمہیں اپنے نام کی تعریف کرنے کے لئے باہر نہیں بلایا "... کرنل ڈاوَچ نے غراتے ہوئے کہا۔

" تو کس لئے بلایا ہے "... صالحہ نے کہا۔

" اپنے نام بتاؤ "... کرنل ڈاوَچ نے ان کے سامنے کھڑے ہو کر کہا۔

" میرا نام مارگریٹ ہے ۔ یہ سارہ ہے اور یہ کیتھرائن "... جولیا نے کہا۔

" جھوٹ مت بولو لڑکی ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم تینوں پاکیشیائی ایجنٹس ہو ۔ یہ نام پاکیشیائی لڑکیوں کے نہیں ہوتے "... کرنل ڈاوَچ نے کہا۔

" تمہیں کس نے کہا ہے کہ ہم پاکیشیائی ایجنٹس ہیں "... جولیا نے منہ بنا کر کہا ۔ اسی لمحے خوبصورت لڑکی آگے بڑھی ۔

" کرنل ۔ احمقانہ باتیں مت کرو ۔ یہ تربیت یافتہ ہیں ۔ آسانی سے زبان نہیں کھولیں گی ۔ انہیں ڈاکٹر گولسٹن کے پاس لے چلتے

ہیں ۔ ان کے پاس جدید مشینیں اور آلات موجود ہیں ۔ وہی ان کی زبانیں کھلوائیں گے "... لڑکی نے کرنل ڈاوَچ سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈاکٹر گولسٹن کا نام سن کر وہ تینوں چونک پڑیں ۔ یہ اس سائنس دان کا نام تھا جسے ہلاک کرنے کا انہیں ٹاسک دیا گیا تھا۔

" آپ کا مطلب ہے ہم انہیں لیبارٹری میں لے جائیں "... کرنل ڈاوَچ نے چونک کر کہا۔

" ہاں ۔ میری ڈاکٹر سے بات ہوئی ہے ۔ اس نے ان تینوں کو لیبارٹری میں لانے کی اجازت دے دی ہے "... لڑکی نے کرانسی زبان میں کہا۔

" پہلے تو آپ نے کہا تھا کہ ہمیں ان تینوں کو لیبارٹری سے دور رکھنا ہے اور انہیں ہلاک کرنا ہے ۔ اب کیا ہوا ۔ آپ کو اچانک انہیں لیبارٹری میں لے جانے کا خیال کیسے آ گیا مادام گلوشیا "... کرنل ڈاوَچ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" پہلے میں نے ان تینوں کو دیکھا نہیں تھا ۔ انہوں نے میک اپ کر رکھے ہیں اور ان کی آنکھوں کی چمک بتا رہا ہے کہ یہ ضرورت سے زیادہ چالاک ہیں ۔ ہمیں تو یہ معلوم ہے کہ یہ یہاں کیوں آئی ہیں اور ان کا مقصد کیا ہے مگر ان کے یہاں تک آنے کے ذرائع کیا ہیں اور ان کے باقی ساتھی کہاں ہیں اس کے لئے ہمیں ان کی زبان کھلوانی ہو گی اور یہ کام ڈاکٹر گولسٹن آسانی سے کر سکتے ہیں ۔ کیوں انٹنگ "... لڑکی نے کہا جس کا نام گلوشیا تھا۔

"سوچ لو گلوشیا۔ کیا انہیں لیبارٹری میں لے جانا ٹھیک ہو گا"... کاٹنگ نے کہا۔

"ہم دونوں کے ہوتے ہوئے کیا مسئلہ ہو سکتا ہے"... گلوشیا نے مسکرا کر کہا۔

"اگر آپ نے انہیں لیبارٹری میں ہی لے جانا تھا تو انہیں یہاں اس طرح لانے کی کیا ضرورت تھی۔ مجھے پہلے بتا دیتیں تو میں ان کی بیرک میں نائٹروفائٹم گیس پھینک کر انہیں بے ہوش کر دیتا اور پھر انہیں بے ہوشی کی حالت میں لیبارٹری میں پہنچا دیا جاتا"... کرنل ڈاوَچ نے کہا۔ وہ تینوں مسلسل کرانسی زبان میں باتیں کر رہے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ یہ لڑکیاں کرانسی زبان سے نابلد ہوں گی مگر وہ تینوں ان کی باتوں کو بخوبی سمجھ رہی تھیں۔

"تم ان سے ضرورت سے زیادہ ڈر رہے ہو کرنل ڈاوَچ"... گلوشیا نے کرنل ڈاوَچ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"یہ بے حد خطرناک لڑکیاں ہیں مادام۔ آپ نے دیکھا نہیں ان تینوں نے یہاں کس قدر تباہی پھیلائی ہے۔ میں تو حیران ہوں کہ انہوں نے اتنی آسانی سے خود کو سرنڈر کیسے کر دیا ورنہ ان کے تیور تو ایسے تھے جیسے یہ سب کچھ تباہ و برباد کر کے دم لیں گی"... کرنل ڈاوَچ نے کہا۔

"انہوں نے جس طرح خود کو سرنڈر کیا ہے مجھے تو اس کے پیچھے بھی کوئی گہرا راز معلوم ہو رہا ہے ورنہ واقعی یہ ان لڑکیوں میں سے

معلوم نہیں ہوتیں جو آسانی سے ہار مان جائیں"... گلوشیا نے ان تینوں کو گھورتے ہوئے کہا۔

"کیسا راز"... کاٹنگ نے کہا۔

"یہ تو جب ان کے منہ کھلیں گے تب ہی پتہ چلے گا"... گلوشیا نے کہا۔

"اگر آپ کہیں تو یہاں بھی ان کی زبان کھلوانے کا انتظام کیا جا سکتا ہے"... کرنل ڈاوَچ نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم ان پر تھرڈ ڈگری استعمال کرو گے"... گلوشیا نے کہا۔

"یس مادام۔ میری تھرڈ ڈگری سے تو بڑے بڑے سورماؤں کی زبانیں کھل جاتی ہیں۔ یہ کچھ بھی نہیں ہیں"... کرنل ڈاوَچ نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے کرنل۔ میں نے تمہیں بتایا ہے نا کہ یہ تربیت یافتہ ہیں اور پھر ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ جب تک ان کے ذہنوں کی سٹار ٹو مشین سے سکیننگ نہیں کی جائے گی ہم ان سے کچھ معلوم نہیں کر سکیں گے"... گلوشیا نے کہا۔

"اوکے۔ میں ڈاکٹر گوسٹن سے بات کرتا ہوں۔ اگر انہوں نے اجازت دے دی تو ہم انہیں سپیشل وے سے لیبارٹری میں لے جائیں گے"... کرنل ڈاوَچ نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"جاؤ۔ مگر جانے سے پہلے انہیں واپس بیرک میں ڈال دو اور

بیرک میں نائٹرو فائٹم گیس چھوڑ کر انہیں بے ہوش کر دو ۔ ہم انہیں بے ہوشی کی حالت میں لیبارٹری میں لے جائیں گے"... گلوشیا نے کہا۔

" یہ مناسب رہے گا"... کرنل ڈاوچ نے سر ہلا کر کہا اور اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینے لگا۔

" چلو ۔ تم تینوں واپس بیرک میں جاؤ"... کرنل ڈاوچ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اگر ہمیں واپس بیرک میں بھیجنا تھا تو باہر کیوں بلایا تھا"... جولیا نے جان بوجھ کر منہ بناتے ہوئے کہا ۔ اس نے یہ بات اس لئے کی تھی تاکہ وہ انہیں باور کرا سکے کہ وہ کرانسی زبان نہیں جانتیں۔

" بکو مت ۔ جو کہہ رہا ہوں وہ کرو"... کرنل ڈاوچ نے غراتے ہوئے کہا تو وہ تینوں برے برے منہ بناتی ہوئیں پلٹیں اور بیرک میں چلی گئیں ۔ جیسے ہی وہ بیرک میں آئیں ان کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا۔

" یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ یہ لوگ ہمیں خود ہی لیبارٹری میں لے جا رہے ہیں ۔ اب ہمیں جو کرنا ہے لیبارٹری میں جا کر کرنا ہے ۔ وہ یہاں نائٹرو فائٹم گیس پھیلائیں گے ۔ ہم فوراً اپنا سانس روک لیں گی اور ان پر یہی ظاہر کریں گی کہ جیسے ہم بے ہوش ہو گئی ہوں جیسے ہی ہم لیبارٹری میں داخل ہوں گی فوراً ایکشن میں آجائیں گی"..

جولیا نے دھیمی آواز میں کہا۔

" اوکے "... کراسٹی اور صالحہ نے ایک ساتھ کہا۔

" تمہارے میگا بم کہاں ہیں"... جولیا نے کراسٹی سے پوچھا۔

" انہیں میں نے اپنے کالر میں چھپا رکھا ہے"... کراسٹی نے کہا۔

" اور تمہارے "... جولیا نے صالحہ سے پوچھا۔

" میرے جوتوں کے تلوؤں میں ہیں"... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور میں نے تین بم اپنے بالوں میں چھپا رکھے ہیں ۔ ہمیں ان تمام بموں کو لیبارٹری کے مختلف حصوں میں چھپانا ہو گا تاکہ جب یہ بلاسٹ ہوں تو زیر زمین لیبارٹری کے ساتھ پوری پہاڑی بھی اڑ جائے"... جولیا نے کہا۔

" کہیں ڈاکٹر گولسٹن نے لیبارٹری میں ایسے چیکر نہ لگا رکھے ہوں جن سے انہیں میگا پاور بموں کا علم ہو جائے"... کراسٹی نے کہا۔

" بے فکر رہو ۔ ان بموں پر بلیو ٹم انیمل کی تہہ ہے اور دنیا میں ابھی ایسا کوئی آلہ ایجاد نہیں ہوا جو بلیو ٹم انیمل کو چیک کر سکے"... جولیا نے کہا تو اس کی بات سن کر صالحہ اور کراسٹی مطمئن ہو گئیں ۔ چند لمحوں بعد انہوں نے دروازے کے نیچے سے زرد رنگ کا دھواں سا اندر آتے دیکھا ۔ اس دھوئیں کو دیکھتے ہی انہوں نے فوراً اپنے سانس روک لئے ۔ زرد دھواں تیزی سے کمرے میں پھیل رہا تھا ۔ وہ زمین پر گر کر ایسے بن گئیں جیسے اس زرد دھوئیں کی وجہ سے وہ واقعی بے

ہوش ہو گئی ہوں ۔چند لمحوں تک وہاں زرد دھواں چکراتا رہا اور پھر آہستہ آہستہ ہوا میں تحلیل ہوتا چلا گیا ۔ان تینوں نے اس وقت تک سانس روک رکھے جب تک دھواں وہاں سے پوری طرح غائب نہ ہو گیا۔

" دھویں کے اثرات ختم ہو گئے ہیں ۔اب تم سانس لے سکتی ہو "... جولیا نے سانس لیتے ہوئے آہستہ سے کہا تو وہ دونوں بھی سانس لینے لگیں ۔ واقعی وہاں سے فوراً ہی گیس کے اثرات ختم ہو گئے تھے ۔چند لمحوں بعد انہوں نے ایک بار پھر بیرک کا دروازہ کھلنے کی آوازیں سنیں تو انہوں نے فوراً آنکھیں موند لیں ۔ بیرک میں تین افراد داخل ہوئے اور وہ گنیں لے کر احتیاط سے ان کی طرف بڑھنے لگے ۔انہوں نے ان تینوں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

" یہ تینوں مکمل طور پر بے ہوش ہو چکی ہیں سر "... ان میں سے ایک نے اونچی آواز میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔انہیں اٹھا کر باہر لے آؤ "... باہر سے کرنل ڈاؤچ کی آواز سنائی دی تو ان فوجیوں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں اپنے کاندھوں سے لٹکائیں اور ایک ایک کر کے انہیں اٹھا کر کاندھوں پر لاد لیا اور انہیں لئے ہوئے بیرک سے باہر نکل آئے ۔ باہر مادام گلوشیا، کاٹنگ اور کرنل ڈاؤچ موجود تھے ۔ ان تینوں کے ہاتھوں میں بدستور ہتھکڑیاں تھیں۔

" چلو "... کرنل ڈاؤچ نے کہا تو مادام گلوشیا اور کاٹنگ اس کے

ساتھ چلنے لگے اور فوجی ان تینوں کو لے کر ان کے پیچھے چلنے لگے ۔ان کا رخ اس چمکدار پہاڑی کی طرف تھا جو ان سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھی ۔ کرنل ڈاؤچ، مادام گلوشیا اور کاٹنگ پہاڑ کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے ۔

" ہم لڑکیوں کو لے آئے ہیں جناب "... کرنل ڈاؤچ نے پہاڑی کی طرف دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تو اسی لمحے اچانک پہاڑی کے ایک حصے میں ایک بڑا سا سوراخ بن گیا ۔سوراخ میں ایک سرنگ تھی جو عمودی انداز میں نیچے جا رہی تھی ۔ راستہ کھلتے ہی وہ تینوں اس سرنگ نما راستے میں داخل ہو گئے ۔ان کے پیچھے فوجی جولیا، صالحہ اور کراسٹی کو لے کر سرنگ میں داخل ہوئے تو ان کے پیچھے سرنگ کا راستہ خود بخود بند ہو گیا ۔ سرنگ میں دیواروں کے ساتھ رنگ برنگے بلب جل بجھ رہے تھے ۔ سرنگ کی دیواریں، چھت اور فرش فولاد کا بنا ہوا تھا۔

" لیبارٹری میں داخل ہونے کا یہی ایک راستہ ہے مادام ۔اگر یہ تینوں لڑکیاں اس راستے میں آ بھی جاتیں تو ڈاکٹر گولسٹن کی نظروں سے چھپ نہیں سکتی تھیں ۔ڈاکٹر گولسٹن انہیں یہیں قید کر لیتے اور پھر وہ یہاں ہر طرف ریڈ پاور پھیلا دیتے جس سے اس سرنگ کا درجہ حرارت ایک ہزار فارن ہیٹ تک پہنچ جاتا جس کی وجہ سے ان لڑکیوں کے جسم ایک لمحے میں راکھ کا ڈھیر بن جاتے "... کرنل ڈاؤچ نے مادام گلوشیا کو بتاتے ہوئے کہا۔

"میں جانتی ہوں"... گلوشیا نے کہا۔ وہ سب آہستہ آہستہ نیچے جا رہے تھے۔ چند لمحوں بعد ان کے سامنے ایک سنگی دیوار آ گئی۔ وہ سب اس دیوار کے پاس آکر رک گئے۔ اسی لمحے چھت سے نیلے رنگ کی روشنی کی پھوار سی نکلی اور ان سب پر پڑنے لگی۔ جولیا اور اس کی ساتھی سمجھ گئیں کہ ان کی چیکنگ کی جا رہی ہے کہ ان کے پاس کوئی بلاسٹنگ مواد تو نہیں ہے۔ چند لمحوں تک ان پر روشنی پڑتی رہی پھر روشنی ختم ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی اچانک سامنے موجود سنگی دیوار دو حصوں میں تقسیم ہو کر دائیں بائیں دیواروں میں گھستی چلی گئی دوسری طرف ایک بہت بڑا ہال نما کمرہ تھا۔ وہاں جنریٹر اور بڑی بڑی مشینیں چلنے کی تیز آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جولیا نے نیم وا آنکھوں سے دیکھا لیبارٹری جدید سامان سے آراستہ تھی۔ وہاں بڑی بڑی مشینیں لگی ہوئی تھیں اور ہر طرف تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی اس ہال نما کمرے سے گزر کر وہ ایک راہداری میں آئے اور پھر ان تینوں کو لئے ہوئے وہ ایک بڑے سے کمرے میں آ گئے۔

"انہیں ان کرسیوں پر ڈال دو"... مادام گلوشیا نے کہا تو فوجیوں نے آگے بڑھ کر انہیں وہاں موجود کرسیوں پر ڈال دیا۔ اسی لمحے کمرے میں ایک بوڑھا داخل ہوا۔ اس نے سفید رنگ کا ایپرن پہن رکھا تھا۔

"تو یہ ہیں وہ خطرناک لڑکیاں"... بوڑھے نے آگے بڑھ کر ان تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس ڈاکٹر"... مادام گلوشیا نے کہا۔

"ان کی ہتھکڑیاں کھول کر انہیں کرسیوں پر سیدھا کر دو۔ یہ اڈز والی کرسیاں ہیں۔ راڈز میں جکڑ کر میں ان کی یہیں دماغی ینینگ کروں گا"... ڈاکٹر نے کہا۔

"کھول دو ان کی ہتھکڑیاں"... کرنل ڈاوچ نے کہا تو فوجی آگے ھے اور انہوں نے ان تینوں کی ہتھکڑیاں کھولنا شروع کر دیں۔ کڑیوں کے کلپ کھول کر فوجی جیسے ہی سیدھے ہوئے جولیا، اسٹی اور صالحہ نے یکدم آنکھیں کھول دیں۔ انہیں اس طرح ھیں کھولتے دیکھ کر فوجی بوکھلا گئے۔ انہوں نے فوراً کاندھوں سے ن گنیں اتار لیں مگر اب بھلا وہ تینوں انہیں موقع کیسے دے تھیں۔ وہ ایک ساتھ ان فوجیوں پر جھپٹیں اور دوسرے لمحے بری طرح سے چیختے ہوئے دور جا گرے۔ ان تینوں نے فوجیوں یں پکڑ کر ٹانگیں مار کر انہیں دور اچھال دیا تھا۔

وجیوں کو اس طرح گرتے دیکھ کر کرنل ڈاوچ، کاٹنگ اور گلوشیا بری طرح سے اچھل پڑیں۔ ان کی توجہ چونکہ ڈاکٹر کی تھی جو ایک دیوار کی طرف بڑھ رہا تھا اس لئے وہ جولیا، کراسٹی الحہ کو فوجیوں پر حملہ کرتے اور ان سے گنیں چھینتے نہ دیکھ سکے ۔ اس سے پہلے کہ فوجی اٹھتے جولیا نے ان پر فائرنگ کر دی۔ فوجی بری طرح سے تڑپنے لگے اور ساکت ہو گئے۔ کراسٹی اور نے گنوں کا رخ مادام گلوشیا، کاٹنگ اور کرنل ڈاوچ کی طرف

کر دیا تھا جو ان کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ ہوش میں کیسے آ گئیں۔ انہیں تو گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا۔ انہیں تو اینٹی گیس دیئے بغیر ہوش نہیں آ سکتا"... کرنل ڈاوَچ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"انہیں ہلاک کرو اور ڈاکٹر کو پکڑو۔ وہ بھاگ رہا ہے"... جولیا نے چیخ کر کہا۔ واقعی دیوار کی طرف جانے والے ڈاکٹر نے تیزی سے دروازے کی طرف بھاگنا شروع کر دیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتا کراسٹی نے اس کے پیروں پر فائرنگ کر دی۔ ڈاکٹر کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر گرا اور بری طرح سے تڑپنے لگا۔ ادھر کرنل ڈاوَچ مادام گلوشیا اور کاٹنگ نے اچھل کر جولیا اور صالحہ پر حملہ کرنا چاہا مگر ان دونوں نے یکلخت ان پر فائر کھول دیا۔ گولیاں ان کے جسموں پر پڑیں اور وہ بری طرح سے ہراتے ہوئے وہیں گر گئے۔ کراسٹی دوڑتی ہوئی ڈاکٹر کے پاس آ گئی جو گھسٹ کر کھلے ہوئے دروازے کی طرف جانے کی کوشش کر رہا تھا۔ کراسٹی نے اس کے پہلو میں زوردار لات ماری تو بوڑھا ڈاکٹر حلق کے بل چیخنے لگا۔

"باہر جاؤ اور جو نظر آئے اسے ہلاک کر دو۔ میں اس ڈاکٹر کو دیکھتی ہوں"... جولیا نے کہا تو صالحہ اور کراسٹی کھلے ہوئے دروازے کی طرف بھاگ گئیں۔

"تمہارا نام گوسٹن ہے"... جولیا نے اس بوڑھے کے قریب آ کر پوچھا۔

"ہاں۔ میں ڈاکٹر گوسٹن ہوں"... بوڑھے نے تکلیف کی شدت سے چلاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم ہی ہو وہ یہودی سائنس دان جس نے پاکیشیا کو تباہ کرنے کے لئے نقلی سلور پاور بنایا تھا اور ایس ایف میزائل تیار لیا تھا"... جولیا نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نن۔ نہیں۔ نہیں۔ مم۔ میں میں"... ڈاکٹر گوسٹن نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے تمہارا ایس ایف میزائل"... جولیا نے اس کے پہلو میں ٹھوکر رسید کرتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ یہاں نہیں ہے۔ وہ یہاں سے دور ناگرام پہاڑیوں میں نصب ہے"... ڈاکٹر گولٹسن نے چیختے ہوئے کہا۔ جولیا نے اس کے انداز سے ہی صاف اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"جھوٹ مت بولو ڈاکٹر گوسٹن۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم نے ایس ایف میزائل اسی لیبارٹری میں رکھا ہوا ہے۔ کوئی بات نہیں۔ ہم اس لیبارٹری میں ہر طرف میگا پاور بم لگا دیں گی۔ ان بموں سے تمہاری یہ لیبارٹری تنکوں کی طرح بکھر جائے گی اور ایس ایف میزائل پھٹ جائے گا جس کی تباہی سے اوپر موجود بیس کیمپ اور پہاڑیوں میں موجود فوجی ہوائی اڈا بھی تباہ ہو جائے گا"... جولیا نے کہا۔

" میگا بم ۔ اوہ ۔ کیا تمہارے پاس میگا بم ہیں ۔ مم ۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ میں نے تو سرنگ میں تم سب کو چیک کیا تھا"... ڈاکٹر گولسٹن نے کہا۔

" ان میگا بموں پر بلیو ٹم انیمل لگا ہوا ہے ۔ اس انیمل کی وجہ سے تمہاری بلیو ریز ان بموں کو چیک نہیں کر سکتی تھیں"... جولیا نے بالوں میں موجود ایک چپ نکالتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ تو واقعی میگا پاور بم ہیں ۔ نن ۔ نہیں ۔ تم ان بموں کو اس لیبارٹری میں مت لگانا ۔ ان بموں اور ایس ایف میزائل کی تباہی سے یہاں ہر طرف تباہی پھیل جائے گی ۔ اس قدر خوفناک تباہی جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتیں"... ڈاکٹر گولسٹن نے خوف بھری نظروں سے ان بموں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" کیا اس لیبارٹری میں کیمیائی اسلحہ بھی ہے"... جولیا نے پوچھا۔

" کیمیائی اسلحہ ۔ اوہ نہیں ۔ یہاں کیمیائی اسلحہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ایس ایف میزائل بے حد طاقتور ہے جو یہاں زبردست تباہی پھیلا سکتا ہے"... ڈاکٹر گولسٹن نے کہا۔

" چلو ۔ میں تمہاری بات مان لیتی ہوں ۔ میں نہ یہاں میگا پاور بم لگاؤں گی اور نہ ہی ایس ایف میزائل تباہ کروں گی ۔ میں اپنی ساتھیوں کو یہاں سے لے کر بحفاظت نکلنا چاہتی ہوں ۔ کیا اس سلسلے میں تم میری مدد کر سکتے ہو"... جولیا نے کہا۔

" ہاں ۔ ہاں ۔ میں تمہیں اور تمہاری ساتھیوں کو یہاں سے

اظت نکال سکتا ہوں"... ڈاکٹر گولسٹن نے فوراً کہا۔

" کیسے"... جولیا نے کہا۔

" اس کمرے کے نیچے ایک خفیہ سرنگ ہے جو پانی سے بھری ئی ہے ۔ اس سرنگ میں ایک چھوٹی آبدوز موجود ہے ۔ تم تینوں آبدوز میں چلی جاؤ ۔ اس کا آپریٹنگ سسٹم بے حد آسان ہے ۔ نگ تمہیں سیدھی سمندر میں لے جائے گی ۔ سمندر سے تم خود ں نکل جانا ۔ اس آبدوز کو کوئی راڈار چیک نہیں کر سکتا"... ڈاکٹر سٹن نے کہا تو جولیا کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔

" گڈ ۔ سرنگ میں جانے کا راستہ کہاں ہے"... جولیا نے پوچھا تو کٹر گولسٹن نے اسے خفیہ راستے کے بارے میں بتا دیا ۔ جولیا نے خفیہ راستے کو کھول کر اس میں موجود منی آبدوز کو دیکھا اور پھر مئن ہو کر وہ واپس ڈاکٹر گولسٹن کے پاس آ گئی۔

" اپنی ساتھیوں کو بلاؤ اور نکل جاؤ یہاں سے ۔ میں کسی کو نہیں اؤں گا کہ تم کہاں گئی ہو"... ڈاکٹر گولسٹن نے کہا۔

" تم کسی کو بتانے کے قابل کب رہو گے ڈاکٹر"... جولیا نے کہا اکٹر گولسٹن چونک پڑا ۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا جولیا نے ں پر فائرنگ کھول دی ۔ ڈاکٹر گولسٹن کا جسم شہد کی مکھیوں کا ہتہ بنتا چلا گیا ۔ اسے ہلاک کر کے جولیا کمرے سے نکلی اور لیبارٹری ں داخل ہو کر وہاں موجود اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے لگی ۔ ں نے اور اس کی ساتھیوں نے لیبارٹری کے ہر حصے میں چپ بم لگا

دیئے تھے ۔ ان چپ بموں کو انگوٹھے سے پریس کیا جاتا تو ٹھیک ایک گھنٹے بعد وہ خود بخود بلاسٹ ہو جاتے ۔ ان میگا پاور چپ بموں کی تباہی سے واقعی لیبارٹری اڑ جاتی اور پھر وہاں ایس ایف میزائل بھی موجود تھا جس کے تباہ ہونے سے نہ صرف پہاڑی اڑ جاتی بلکہ باہر موجود بیس کیمپ اور فوجی ہوائی اڈا بھی تباہ ہو جاتا ۔ بم آن کر کے جولیا انہیں لئے ہوئے واپس کمرے میں آ گئی ۔ اس نے خفیہ راستہ کھولا اور پھر وہ تینوں منی آبدوز میں سوار ہو کر وہاں سے نکلتی چلی گئیں ۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور سر ڈوگان واش روم میں آ گیا ۔ وہ کسی ...ے خیالوں میں کھویا ہوا تھا ۔ یہی وجہ تھی کہ وہ فرش پر پڑے ...ئے مدہم سے سیاہ گول نشان کو نہ دیکھ سکا تھا ۔ اس نے قدم آگے ...ھائے اور چلتا ہوا عین اس گول نشان پر آ گیا ۔ جیسے ہی اس کے ...م گول نشان پر پڑے اچانک اس کے پیروں کے نیچے سے زمین ...ل گئی ۔ مسز البرٹ کے واش روم میں ہلکے سے دھماکے کے ساتھ ...ک تیز چیخ کی آواز سنائی دی تو صدیقی اور چوہان ایک ساتھ واش ...م کی طرف جھپٹے ۔ انہوں نے دیکھا سر ڈوگان واش روم میں بچھے ...ئے گدے پر پڑا تھا ۔ اسے دیکھ کر ان دونوں کی آنکھیں چمک ...ٹھیں ۔ وہ تیزی سے واش روم میں داخل ہوئے اور انہوں نے سر ...گان کو پکڑ لیا ۔

" یہ ۔ یہ کیا ۔ کون ہو تم اور میں کہاں آ گیا ہوں "... سر ڈوگان

نے حیرت اور پریشانی سے چیختے ہوئے کہا۔

" اسے باہر لے چلو "... صدیقی نے کہا تو چوہان اسے گھسیٹتا ہوا واش روم سے باہر لے آیا۔ اس نے سرڈوگان کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا تاکہ اس کے چیخنے کی آواز باہر نہ جاسکے۔ مسز البرٹ انہیں باہر آتے دیکھ کر فوراً ایک طرف ہٹ گئی تھی۔

" مسز البرٹ آپ فوراً یہاں سے نکل جائیں۔ باہر مسلح افراد ہیں۔ اگر واش روم میں بنے ہوئے ہول کا پتہ چل گیا تو انہیں یہاں آنے میں ایک لمحے کی دیر بھی نہیں لگے گی۔ یہ کمرشل پلازہ ہے۔ ہم یہاں بلاوجہ خون خرابہ نہیں کرنا چاہتے "... صدیقی نے مسز البرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں چلی جاتی ہوں۔ مگر تم "... مسز البرٹ نے کہا۔

" آپ ہماری فکر نہ کریں۔ اسے ہلاک کر کے ہم بھی آپ کے پیچھے آرہے ہیں "... چوہان نے کہا تو مسز البرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مسز البرٹ نے جلدی جلدی اپنا ضروری سامان ایک بیگ میں ڈالا اور انہیں الوداع کہہ کر وہاں سے نکلتی چلی گئیں۔ سرڈوگان چوہان کے ہاتھوں میں بری طرح مچل رہا تھا جیسے وہ اس کے ہاتھوں سے نکل کر چیخنا اور بھاگنا چاہتا ہو۔

" اسے مرنے کی جلدی ہو رہی ہے۔ کیا خیال ہے۔ اسے یہیں ہلاک کر دوں "... چوہان نے کہا۔

" کر دو۔ ہم نے اسے زندہ رکھ کر کیا کرنا ہے "... صدیقی نے کہا تو چوہان کے ہاتھ حرکت میں آئے۔ اس نے سرڈوگان کا سر پکڑ کر دائیں طرف ایک زوردار جھٹکا دے کر اس کی گردن توڑنی چاہی مگر سرڈوگان نے جھٹکے سے چوہان سے خود کو چھڑاتے ہوئے اس کے سینے میں مکا مار دیا۔ چوہان اس کے لئے تیار نہیں تھا۔ وہ مکا کھا کر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر صدیقی نے جھپٹ کر سرڈوگان کو پکڑنا چاہا مگر سرڈوگان نے اونچی چھلانگ لگائی اور اس کے اوپر سے نکلتا چلا گیا۔ وہ صدیقی کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف آیا اور قلابازی کھا کر زمین پر آکھڑا ہوا اور رکے بغیر تیزی سے دروازے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر صدیقی اور چوہان بوکھلا گئے۔ چوہان کی ٹانگ حرکت میں آئی اور اس کے قریب پڑی ہوئی ایک تپائی ٹھوکر کھا کر اڑتی ہوئی سرڈوگان کے سر سے جا ٹکرائی۔ سرڈوگان کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی۔ وہ ہوا میں اچھلا اور زوردار دھماکے سے منہ کے بل زمین پر آگرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا صدیقی نے اٹھ کر فوراً اس پر چھلانگ لگا دی اور اڑتا ہوا سرڈوگان پر آپڑا۔ سرڈوگان نے دھکا دے کر اسے پیچھے دھکیلنا چاہا مگر صدیقی نے اس زور سے مکا اس کی کنپٹی پر جڑ دیا کہ سرڈوگان کی آنکھوں کے سامنے رنگ برنگے تارے سے ناچ اٹھے تھے۔ اس نے چیخنا چاہا مگر صدیقی نے فوراً اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس کا دوسرا مکا بھی سرڈوگان کی کنپٹی پر پڑا تو سرڈوگان کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا۔

"اگر یہ چیخ پڑتا اور یہاں کوئی آ جاتا تو ہمارے لئے مشکل ہو جاتی"... چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ پھر اسے ہلاک کرنے کے لئے نجانے ہمیں یہاں کس قدر خون خرابہ کرنا پڑتا"... صدیقی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مسز البرٹ پلازہ سے نکل گئی ہوں گی۔ اب ہمیں بھی یہاں سے نکل جانا چاہئے"... چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کو ہلاک کرتے ہیں اور چل پڑتے ہیں"... صدیقی نے کہا۔ اس نے آگے بڑھ کر سرڈوگان کی گردن پر بوٹ کی ایڑی رکھی اور زور دار جھٹکا دیا تو کڑک کی آواز کے ساتھ سرڈوگان کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ سرڈوگان کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہوتا چلا گیا۔

"آؤ"... سرڈوگان کو ہلاک کر کے صدیقی نے کہا اور پھر وہ دونوں دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

جیسے ہی ریڈ ہاک نے عمران پر چھلانگ لگائی عمران اچھل کر یک طرف ہو گیا۔ ریڈ ہاک اپنی جھونک میں اس صوفے پر گرا جس ر عمران جکڑا ہوا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ سیدھا ہوتا عمران کی ٹانگ لی اور ریڈ ہاک گھومتا ہوا صوفے کی سائیڈ میں گر گیا۔ زمین پر قالین ھا ہوا تھا۔ قالین پر گرتے ہی ریڈ ہاک نے قلابازی کھائی اور یوں ڑا ہوا گیا جیسے قالین نے اسے اچھال کر کھڑا کر دیا ہو۔

"گڈ۔ خاصے تیز ہو"... عمران نے اس کی پھرتی کی تعریف کرتے ئے کہا۔

"تم یہاں سے میرے ہاتھوں بچ کر نہیں جا سکو گے عمران"... ڈ ہاک نے غرا کر کہا اور اس نے ایک بار پھر عمران پر چھلانگ لگا ۔ اس بار چھلانگ لگاتے ہی اس کا جسم فضا میں گھوم گیا تھا۔ نے گھومتے ہوئے اپنی ٹانگیں موڑ کر عمران کے سینے پر مارنے کی

کوشش کی مگر عمران نے ایڑی کے بل گھومتے ہوئے نہ صرف خود کو اس کی فلائنگ کک سے بچایا بلکہ اس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر فضا میں ہی ریڈ ہاک کو دبوچا اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے گردش میں آئے اور ریڈ ہاک کسی پنکھے کے پروں کی طرح گھومتا ہوا دور جا گرا۔ وہ اٹھا اور غراتا ہوا تیزی سے ایک بار پھر عمران کی طرف بڑھا۔ اس بار اس کا انداز بے حد جارحانہ تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر عمران کے منہ پر مکا مارنا چاہا مگر عمران نے اس کا مکا اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر روکتے ہوئے دوسرا ہاتھ اس کی گردن پر جڑ دیا۔ ریڈ ہاک کو جھٹکا لگا اور وہ پیچھے کی طرف گھوم گیا۔ جیسے ہی وہ گھوما عمران کی لات اس کی پشت پر پڑی اور ریڈ ہاک ہوا میں اچھلا اور منہ کے بل قالین پر جا گرا۔

"تم لڑنے میں اناڑی ہو ریڈ ہاک۔ خواہ مخواہ میرے ساتھ لڑنے میں وقت ضائع مت کرو"..... عمران نے کہا مگر ریڈ ہاک غراتا ہوا اٹھا اور ایک بار پھر عمران کے مقابل آگیا۔ وہ عمران کے سامنے اکڑ تن کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"اس قدر مت اکڑو ورنہ تمہاری نازک سی کمر ٹوٹ جائے گی"..... عمران نے اسے اکڑتے دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔ ریڈ ہاک نے اس پر جھپٹا مارا۔ عمران نے اس کے حملے سے بچنے کی کوشش کی مگر یہیں وہ خطا کھا گیا۔ ریڈ ہاک نے اس پر جھپٹا مارنے کا ڈاج دیا تھا۔ عمران جیسے ہی پیچھے ہٹا ریڈ ہاک نے اچھل کر اس کے کاندھے پر ٹانگ مار

دی۔ عمران کو زور دار جھٹکا لگا اور وہ دو قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ ریڈ ہاک نے فوراً چھلانگ لگائی۔ اس بار اس کی دونوں ٹانگیں عمران کے سینے پر پڑیں اور عمران اچھل کر نیچے گر گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا ریڈ ہاک اڑتا ہوا اس پر آ پڑا۔ اسے خود پر گرتے دیکھ کر عمران بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدل گیا۔

ریڈ ہاک قالین پر گرا اور اس نے گرتے ہی اپنے جسم کو گھماتے ہوئے عمران کے پہلو میں ٹانگ ماردی مگر عمران نے فوراً پلٹا کھایا ور اس کی ٹانگ سے بچتا ہوا تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ریڈ ہاک نے بھی زمین پر لوٹنی لگائی اور جسم کو کسی پھرکی کی طرح گھماتے ہوئے یک ٹانگ عمران کی ٹانگوں پر مار دی۔ عمران اچھلا اور نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ ریڈ ہاک نے کمال پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اچانک اڑ کر ہوا میں عمران کا جسم دبوچا اور اسے لپیٹے ہوئے پوری قوت سے نیچے گرا۔ یہ داؤ عمران کے لئے نیا اور عجیب تھا۔ قالین ہونے کے باوجود وہ زمین سے ٹکرایا اور اس پر ریڈ ہاک کا بوجھ تھا اس لئے ایک لمحے کے لئے اسے اپنا سانس اٹکتا ہوا محسوس ہوا۔ ریڈ ہاک نے اس کے جسم پر قلابازی کھائی اور دونوں ہاتھ بڑھا کر عمران کی گردن دبوچ لی مگر عمران نے اس کے ہاتھ جھٹکے اور اس کے سینے پر زور دار ٹکر مارتے ہوئے اسے پیچھے الٹا دیا۔

دونوں نے ماہر جمناسٹک کی طرح جمپ لگائی اور اٹھ کر کھڑے گئے۔ ریڈ ہاک آگے بڑھا۔ عمران کے قریب آنے پر وہ ایڑی کے

بل گھوما اور اس نے رائٹ پنچ عمران کے منہ پر مارنے کی کوشش کی مگر عمران فوراً نیچے جھک گیا۔ اس نے نیچے جھکتے ہوئے زور دار مکا ریڈ ہاک کے پیٹ میں مار دیا۔ ریڈ ہاک کے منہ سے اوغ کی آواز نکلی اور وہ دوہرا ہوتا چلا گیا۔ عمران نے اچھل کر زور دار ٹانگ اس کی ٹھوڑی پر ماری۔ ریڈ ہاک اچھلا اور ہوا میں گھومتا ہوا نیچے جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ سیدھا ہوتا عمران نے آگے بڑھ کر اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ ہوا میں قلابازی کھا کر پوری قوت سے گھٹنوں کے بل ریڈ ہاک کی کمر پر گرا۔ ریڈ ہاک کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی۔ اس نے جھٹکا دے کر عمران کو اپنی کمر سے گرانا چاہا مگر عمران خود ہی اچھل کر ایک طرف ہو گیا۔ تکلیف کی شدت سے ریڈ ہاک کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر عمران نے اٹھ کر اس کے سر پر ایک زور دار ٹھوکر مار دی۔ ریڈ ہاک کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور بری طرح سے تڑپنے لگا۔ عمران نے اس کے سر پر ایک اور ٹھوکر ماری تو ریڈ ہاک چیں بول گا۔

"ہونہہ۔ بڑا لڑاکا بنا پھرتا تھا"..... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ اس نے آگے بڑھ کر ریڈ ہاک کو چیک کرنا چاہا کہ وہ واقعی بے ہوش ہوا ہے یا مکر کر رہا۔ وہ جیسے ہی ریڈ ہاک کی طرف بڑھا ریڈ ہاک تڑپا اور اس نے اچانک اٹھ کر عمران کی ناف پر سر کی زور دار ٹکر مار دی۔ عمران اچھلا اور پشت کے بل نیچے گر گیا۔ اسی لمحے ریڈ ہاک نے زمین پر لوٹنی لگائی اور اس نے دونوں ٹانگوں گھماتے ہوئے عمران کے پہلو

میں مار دیں۔ عمران کا چہرہ ایک لمحے کے لئے تکلیف سے بگڑا۔ اسی لمحے ریڈ ہاک نے اسے جو پھر ٹانگ مارنی چاہی عمران نے اچانک اس کی ٹانگ پکڑی اور حیرت انگیز طور پر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

ریڈ ہاک کی ٹانگ اس کے ہاتھ میں تھی۔ عمران نے ٹانگ مار کر اس کی ٹانگ توڑنی چاہی مگر ریڈ ہاک نے زمین پر گھوم کر دوسری ٹانگ عمران کے اس ہاتھ پر مار دی جس میں اس کی ٹانگ تھی۔ عمران تیزی سے پیچھے ہٹا تو ریڈ ہاک اچھلا اور اڑتا ہوا ایک بار پھر عمران سے آٹکرایا۔ عمران نے اسے دونوں ہاتھوں پر روکا اور اس نے ٹانگیں موڑ کر اس کے پیٹ میں مار دیں۔ ریڈ ہاک کا جسم فضا میں اچھلا تو عمران نے اس کے ہاتھوں کو زور دار جھٹکا دیا۔ ریڈ ہاک اس کے اوپر سے ہوتا ہوا اس کے عقب میں جا گرا۔ اس کے ہاتھ بدستور عمران کے ہاتھوں میں تھے۔ اس کے گرتے ہی عمران نے بھی الٹی قلابازی کھائی اور گھومتا ہوا عین ریڈ ہاک کے سینے پر آ گرا۔ اس بار ریڈ ہاک کے حلق سے ایک دلخراش چیخ نکلی اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگا۔

عمران کے الٹی قلابازی کھانے کی وجہ سے ایک تو اس کے دونوں بازو مڑ کر ٹوٹ گئے تھے دوسرے جس بری طرح سے عمران اس کے سینے پر گرا تھا اس کی یقیناً کئی پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ اس کے ناک اور منہ سے یکلخت خون کے فوارے چھوٹ پڑے اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگا۔ اس کے ناک اور منہ سے خون نکلتے دیکھ کر

عمران اس پر سے اٹھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ ریڈ ہاک خون اگلتا ہوا چند لمحے تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔ شاید وہ ہلاک ہو گیا تھا۔ ریڈ ہاک کو ہلاک کر کے عمران نے فوراً کمرے کو چیک کرنا شروع کر دیا مگر اسے کمرے میں کوئی ڈیوائس اور کوئی کیمرہ دکھائی نہ دیا جس سے ان کی آواز باہر سنی جا سکتی ہو یا انہیں کہیں دیکھا جا سکتا ہو۔ ریڈ ہاک کو شاید اپنی طاقت پر بے حد بھروسہ تھا اس لئے وہ اکیلا ہی عمران کے سامنے آ گیا تھا۔ ہر طرف سے مطمئن ہو کر عمران نے کچھ سوچ کر کوٹ کی خفیہ جیب سے ایک میک اپ باکس نکالا اور اسے کھول کر اس میں موجود کیمیکل اور دوسری چیزیں نکال کر اپنے چہرے پر لگانے لگا۔

عمران کی ریسٹ واچ میں ہی ایسا سسٹم تھا جو کسی بھی راڈز والی کرسیوں کے سسٹم کو ناکارہ کر سکتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو چونکہ عموماً راڈز والی کرسیوں پر ہی جکڑا جاتا تھا اس لئے عمران نے پرائم منسٹر ہاؤس میں آتے ہی ریسٹ واچ کا اینٹی سسٹم آن کر دیتا تھا جو ہر قسم کے سسٹم کو چند لمحوں کی سرچ کے بعد خود بخود ختم کر دیتا تھا۔

چند ہی لمحوں میں وہ ریڈ ہاک بنا نظر آ رہا تھا۔ ریڈ ہاک کا میک اپ کر کے عمران نے ریڈ ہاک کے چہرے پر فرسٹ سیکرٹری کا میک اپ کیا اور پھر اس نے اپنے کپڑے اتار کر ریڈ ہاک کو پہنا دیئے اور خود اس کے پہن لئے۔ ریڈ ہاک کے کپڑے خون آلود تھے۔ عمران

نے بریف کیس سے ایک سپرے نکال کر کپڑوں پر لگے خون کے دھبوں پر سپرے کیا تو خون کے دھبے خاک بن کر جھڑ گئے۔ عمران نے ریڈ ہاک کو اٹھا کر ایک صوفے پر ڈال دیا۔ عمران نے اسے چیک کیا۔ اس کی سانسیں چل رہی تھیں لیکن چونکہ اس کی کئی پسلیاں ٹوٹ چکی تھیں اس لئے وہ بے ہوش تھا اور عمران جانتا تھا کہ ایسی صورت میں ریڈ ہاک کو فوراً ہوش نہیں آ سکتا۔ ریڈ ہاک کو صوفے پر ڈال کر عمران اطمینان بھرے انداز میں دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے دروازے کی سائیڈ میں لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر دیا۔ یہ بٹن کال بیل کے بٹن جیسا تھا۔ عمران نے جیسے ہی بٹن پریس کیا کمرے کا دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازہ کھلا تو باہر ملٹری سیکرٹری اور کئی مسلح افراد کھڑے نظر آئے۔ ریڈ ہاک کو دیکھ کر وہ چونک پڑے۔

"کیا ہوا سر"... ملٹری سیکرٹری نے عمران سے کہا۔ اس کی نظر کمرے کی ابتر حالت اور صوفے پر پڑے ہوئے فرسٹ سیکرٹری مسٹر رابنسن پر پڑیں تو اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"میرا اندازہ صحیح تھا۔ یہ سر رابنسن نہیں ہے۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نمائندہ عمران ہی ہے"... عمران نے ریڈ ہاک کے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کیا یہ زندہ ہے"... ملٹری سیکرٹری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فی الحال زندہ ہے۔ لیکن اگر اسے بروقت طبی امداد نہ ملی تو یہ ہلاک ہو جائے گا"... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا اسے زندہ رکھنا ضروری ہے"... ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"اس کا فیصلہ پرائم منسٹر صاحب کریں گے۔ انہیں یہیں بلا لو"... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ میں انہیں بلا لاتا ہوں"... ملٹری سیکرٹری نے کہا اور مڑ کر تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ مسلح افراد فوراً اندر آ گئے تھے اور انہوں نے کمرے میں موجود بکھری ہوئی چیزوں کو سیدھا کرنا شروع کر دیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں پرائم منسٹر وہاں آ گیا۔ کمرے کی حالت اور سر رابنسن کو خون اگلتے دیکھ کر ان کی آنکھیں بھی پھیل گئی تھیں۔

"کیا یہ واقعی عمران ہے"... پرائم منسٹر نے عمران سے پوچھا جو ریڈ ہاک بنا ہوا تھا۔

"پتہ نہیں۔ آپ خود اس سے پوچھ لیں"... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر پرائم منسٹر بری طرح سے چونک پڑے۔

"اس سے پوچھ لوں۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ڈاکٹر جان البرٹ"... پرائم منسٹر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اچانک پرائم منسٹر کا ہاتھ پکڑا اور اسے تیزی سے گھما کر دوسرا ہاتھ اس کی گردن میں ڈالتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ پرائم منسٹر کو اس طرح ریڈ ہاک کے قبضے میں دیکھ کر ملٹری

سیکرٹری اور فوجی چونک پڑے تھے۔ یہ سب اچانک اور اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ وہاں کسی کو کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا

"یہ۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں ڈاکٹر"... ملٹری سیکرٹری نے جیسے ہوش میں آ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں ڈاکٹر البرٹ عرف ریڈ ہاک نہیں ہوں احمق۔ فرسٹ سیکرٹری کی شکل میں ریڈ ہاک تمہارے سامنے پڑا ہے۔ اسے فوراً ہسپتال لے جاؤ ورنہ یہ سچ مچ مارا جائے گا"... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مگر تم کون ہو"... ملٹری سیکرٹری نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ عمران ہے"... پرائم منسٹر نے عمران کے ہاتھوں میں مچلتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ خاصے سمجھ دار ہو"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران۔ پرائم منسٹر صاحب کو چھوڑ دو۔ تم یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جا سکتے"... ملٹری سیکرٹری نے چیختے ہوئے کہا۔

"اپنے ساتھیوں کو لے کر یہاں سے نکل جاؤ ورنہ میں پرائم منسٹر کو یہیں ہلاک کر دوں گا"... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ تم پرائم منسٹر کو ہلاک نہیں کر سکتے۔ تم۔ تم"... ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"میں یہاں انہیں ہلاک کرنے کی نیت سے نہیں آیا لیکن اگر تم اس کمرے سے باہر نہ گئے تو میں اسے ہلاک کر دوں گا"... عمران نے کہا۔

"تت۔ تم کیا چاہتے ہو"... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"تم سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں لیکن اکیلے میں۔ اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ یہاں سے چلے جائیں"... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ ہم سر کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے"... ملٹری سیکرٹری نے چیختے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس کی موت کا تماشہ دیکھو"... عمران نے پرائم منسٹر کی گردن میں بازو کا دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا تو پرائم منسٹر کا چہرہ بگڑنے لگا اور اس کی آنکھیں ابل پڑیں۔

"رر۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ تم پرائم منسٹر کو مت مارو۔ ہم باہر چلے جاتے ہیں"... پرائم منسٹر کی بگڑتی ہوئی حالت دیکھ کر ملٹری سیکرٹری نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"جلدی کرو۔ ورنہ"... عمران نے غرا کر کہا تو ملٹری سیکرٹری بے بسی سے پرائم منسٹر کو دیکھ کر اپنے مسلح افراد کو اشارہ کرتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"دروازہ بند کر دو۔ جب تک میں مخصوص بیل نہ دوں دروازہ مت کھولنا ورنہ پرائم منسٹر کی حالت ریڈ ہاک سے مختلف نہ ہو گی اور اسے بھی اپنے ساتھ لے جاؤ"... عمران نے کہا تو ملٹری سیکرٹری کے

نے پر دو افراد نے ریڈ ہاک کو اٹھایا اور وہ سب کمرے سے نکل گئے۔ ہر نکلتے ہی ملٹری سیکرٹری نے دروازہ بند کر دیا۔ ان کے باہر جاتے عمران نے پرائم منسٹر کی گردن سے دباؤ ختم کر دیا۔

"تت۔ تم کیا چاہتے ہو"... پرائم منسٹر نے خوف بھرے لہجے میں ا۔

"تمہارے جرائم کا اعتراف"... عمران نے اسے گھما کر دھکا دے صوفے پر اچھالتے ہوئے کہا۔ پرائم منسٹر اچھل کر صوفے پر بیٹھ ۔

"جرائم۔ کک۔ کون سے جرائم"... پرائم منسٹر نے ہکلاتے ئے کہا۔

"تم نے پاکیشیا اور پاکیشیا کے کروڑوں مسلمانوں کو ہلاک نے کا جو منصوبہ بنایا تھا۔ وہ سب میں نے چند کاغذات میں لکھ دیا ۔ تمہیں ان کاغذات پر دستخط کرنے ہوں گے۔ میں ان کاغذات عالمی عدالت میں لے جاؤں گا پھر وہیں تمہارے بارے میں فیصلہ گا کہ ان جرائم کی تمہیں کیا سزا دی جائے"... عمران نے سامنے ے ہوئے بریف کیس سے چند کاغذات نکال کر پرائم منسٹر کی رف بڑھاتے ہوئے کہا۔ پرائم منسٹر نے کاغذات دیکھے اور ان پر ائپ شدہ تحریر پڑھنے لگا۔

"اوہ نہیں۔ میں ان کاغذات پر دستخط نہیں کروں گا"... اس نے غذات بڑھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"تب پھر میں نہ صرف تمہیں ہلاک کر دوں گا بلکہ اس پرائم منسٹر ہاؤس کو بھی اڑا دوں گا اور یہ مت بھولو کہ میں اپنی پوری ٹیم کے ساتھ یہاں موجود ہوں۔ میں یہاں ایسی تباہی لاؤں گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے"... عمران نے کہا۔

"تم مجھے دھمکی دے رہے ہو"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"میں دھمکیاں نہیں دیتا۔ جو کہتا ہوں کر گزرتا ہوں"... عمران نے کہا۔

"تم اور تمہارے ساتھی یہاں سے بچ کر نہیں جا سکیں گے عمران میں اسرائیل کی تمام فورس تم لوگوں کے پیچھے لگا دوں گا"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ہمارے ساتھ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ فی الحال تم اپنی اور اسرائیل کی فکر کرو۔ اگر ان کاغذات پر دستخط کر دو گے تو میں خاموشی سے یہاں سے نکل جاؤں گا ورنہ میں وہی کروں گا جو تم سے کہا ہے"... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران۔ میں تمہیں بے پناہ دولت دینے کے لئے تیار ہوں اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں اور تمہارے تمام ساتھیوں کو حفاظت کے ساتھ اسرائیل سے نکال دوں گا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں تم سے یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ میں آئندہ پاکیشیا کے خلاف کوئی سازش نہیں کروں گا"... پرائم منسٹر نے روہانسے لہجے میں کہا۔

"چلو۔ میں تمہاری یہ بات مان لیتا ہوں۔ میں ان کاغذات پر

مارے دستخط کرا کر اپنے ساتھ لے جاؤں گا اور انہیں عالمی عدالت اس وقت تک نہیں لے جاؤں گا جب تک تم اپنے وعدے کی داری کرتے رہو گے۔ اگر تم نے دوبارہ پاکیشیا یا کسی بھی سلمان ملک کے خلاف کوئی سازش کی تو پھر میں ان کاغذات کو را عالمی عدالت میں لے جا کر پیش کر دوں گا۔ پھر عالمی عدالت میں ہارا کیا حشر ہو گا یہ تم بہتر جانتے ہو"... عمران نے کہا۔

"ک۔ کیا ان کاغذات پر دستخط کرنا ضروری ہیں"... پرائم منسٹر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اپنی اور اسرائیل کی جان عزیز ہے تو یہ بہت ضروری ہے نہ"... عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا تو ائم منسٹر کا رنگ بدل گیا۔ اس نے کوٹ کی اوپر والی جیب سے یک پین نکالا اور پھر وہ لرزتے ہوئے ہاتھوں سے کاغذات پر دستخط رنے لگا جیسے اس کے پاس ان کاغذات پر دستخط کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہ گیا ہو۔ اس نے تمام کاغذات پر دستخط کئے تو عمران ان دستخطوں کو دیکھنے لگا۔ اس نے مطمئن انداز میں سرہلایا اور کاغذات بریف کیس میں رکھ کر بریف کیس بند کر دیا۔

"چلو۔ اب اٹھو اور مجھے یہاں سے نکلنے کا انتظام تم نے کرنا ہے"... عمران نے کہا تو پرائم منسٹر جیسے تھکے تھکے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر بے بسی، دکھ اور شدید پریشانی کے تاثرات منجمد ہو کر رہ گئے تھے۔

تنویر نے اٹھتے ہی ہیومر کی بیلٹ میں اڑسا ہوا مشین پسٹل اچک لیا۔

"یہ کس لئے"۔۔۔ ہیومر نے بوکھلا کر کہا۔ تنویر نے اچانک مشین پسٹل کا رخ مسلح افراد کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ مسلح افراد چیختے ہوئے گرے اور ساکت ہو گئے۔ اس سے پہلے کہ ہیومر اور ڈوگرام کچھ سمجھتے تنویر نے ان پر بھی فائرنگ کر دی۔ ان سب کو ہلاک ہوتے دیکھ کر سر ٹموتھی کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کیا۔ تم نے کہا تھا کہ"۔۔۔ سر ٹموتھی نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گڈ تنویر۔ یہ کام کیا ہے تم نے۔ اس سے پہلے کہ اس طرف کوئی اور آجائے ہمیں ان راڈز والی کرسیوں سے آزاد کر دو"۔۔۔ کیپٹن

...نے کہا تو تنویر سر ہلا کر اس کی کرسی کے عقب میں آگیا۔ اسے ...سے قدم اٹھاتے دیکھ کر سر ٹموتھی کی آنکھیں حیرت سے پھیل ...ھیں۔ تنویر نے کرسی کی پشت پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو ...ن شکیل کی کرسی کے راڈ کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ کھل ...۔ تنویر نے صفدر کو بھی کرسی سے آزاد کیا۔ وہ دونوں اٹھے اور ...ں نے آگے بڑھ کر مسلح افراد کی گری ہوئی مشین گنیں اٹھا لیں ...ں تنویر نے مار گرایا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ تم نے تو کہا تھا کہ تمہارے جوتے میں کلاسٹم ریڈ ...۔ اگر تم نے پاؤں اٹھایا تو کلاسٹم ریڈ بلاسٹ ہو جائے گا۔ اور۔ ..."۔۔۔ سر ٹموتھی نے حیرت سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم اور تمہارے ساتھی احمق ہیں ٹموتھی۔ کلاسٹم ریڈ طاقتور اور ...ناک بلاسٹر ڈیوائس ضرور ہے مگر وہ ڈیوائس اتنی چھوٹی نہیں ہوتی ...ایک جوتے کی ایڑی میں سما سکے"۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے ...ا۔

"اوہ۔ تو پھر پیراڈوم میٹر۔ پیراڈوم میٹر نے کلاسٹم ریڈ کا کاشن ...ون دے دیا تھا"۔۔۔ سر ٹموتھی نے کہا۔

"میرے جوتے کی ایڑی میں بوک فائر بلاسٹر ہے۔ جب پیراڈوم ...یٹر میرے پیروں کے قریب لایا گیا تو میں نے اس بوک فائر بلاسٹر ...و دباؤ ڈال کر توڑ دیا تھا۔ اس بلاسٹر سے تیز ہیٹ نکلتی ہے جس کی ...جہ سے میٹر کی سوئی اپ ہو گئی تھی۔ اس فائر بلاسٹر کی وجہ سے میرا

پاؤں جلنے لگا تھا مگر میں نے اسی طرح دباؤ برقرار رکھا۔ اگر میں اس وقت پاؤں ہٹا دیتا تو دھماکے سے میری ٹانگ اڑ جاتی۔ مسلسل دباؤ رہنے کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں اس فائر بلاسٹر کی ہیٹ ختم ہو گئی اس بوک فائر بلاسٹر کو میں نے اپنے جوتے کی ایڑی میں اس لئے چھپا رکھا تھا تاکہ اسے نکال کر میں کسی بند کمرے کا دروازہ اڑا سکوں مگر بلاسٹر چونکہ ایڑی کے اندر ہی ٹوٹ گیا تھا اس لئے اس میں سے صرف ہیٹ نکلی تھی جس سے میرا پیر اور بوٹ کی ایڑی جلنے کے سوا اور کچھ نہیں ہوا تھا"... تنویر نے کہا۔ انہوں نے دیکھا واقعی اس کے ایک بوٹ کی ایڑی جلی ہوئی تھی۔

" اوہ۔ تو تم نے ہمیں ڈاج دیا تھا"... سر ٹوتھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم جیسوں کو راہ راست پر لانے کے لئے ہمیں ایسے ہی کام کرنے پڑتے ہیں"... تنویر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا رخ اس کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ سر ٹوتھی کے سینے میں بے شمار سوراخ ہوئے اور وہ اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا اور تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گیا۔

" تم نے اسے فوراً کیوں ہلاک کر دیا۔ اس کے ذریعے ہم یہاں سے نکل جاتے"... صفدر نے کہا۔

" میں نے اپنا مشن مکمل کیا ہے اور ہمیں یہاں سے نکلنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ ایٹمی آبدوز ہے۔ اس کے کریو کو ہلاک کر کے ہم

اس آبدوز پر قبضہ کریں گے اور پھر یہی آبدوز ہمیں اور ہمارے ساتھیوں کو یہاں سے نکلنے میں مدد دے گی"... تنویر نے کہا تو ان دونوں نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیئے۔

" تو پھر آؤ کریو کا خاتمہ کر دیں"... صفدر نے مسکرا کر کہا اور وہ سر ہلاتے ہوئے کمرے سے نکل گئے۔

عمران اور اس کے ساتھی اپنے مشن مکمل کر چکے تھے۔ان سب نے عمران سے ٹرانسمیٹر پر رابطے کئے اور پھر وہ سب سمندر میں موجود ایک چھوٹے سے ٹاپو پر آگئے۔ صفدر نے عمران کو ایٹمی آبدوز پر قبضہ کرنے کی اطلاع دے دی تھی اس لئے عمران نے اس آبدوز سے وہاں سے نکلنے کا پروگرام بنایا تھا۔ سب ٹاپو پر پہنچ گئے تو وہ سب عمران کو اپنے اپنے مشنز کی تفصیلات بتانے لگے۔ صدیقی اور چوہان تو فوراً اس ٹاپو پر پہنچ گئے تھے۔البتہ دوسرے افراد کو وہاں تک پہنچنے میں دقت ہوئی تھی۔ جولیا اور اس کی ساتھی کراسٹی اور صالحہ سمندری راستے سے منی آبدوز پر وہاں پہنچ گئی تھیں۔ان کے تعاقب میں کئی آبدوزیں آئی تھیں مگر وہ بحفاظت تیز رفتار آبدوز میں ان کی زد سے نکل گئی تھیں۔ صدیقی اور خاور ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں سے نکلے تو ان کا بھی تعاقب کیا گیا مگر سر گوسٹر کی دھمکی دے کر انہوں نے تعاقب

کرنے والوں سے اپنا پیچھا چھڑا لیا اور پھر انہوں نے سر گوسٹر کو ہلاک کر کے سمندر میں پھینک دیا۔انہوں نے ٹاپو کے پاس آکر کھلے سمندر میں چھلانگیں لگا دی تھیں اور ہیلی کاپٹر ٹاپو پر گر کر تباہ ہو گیا تھا۔

عمران پرائم منسٹر کو یرغمال بنا کر پرائم منسٹر ہاؤس سے نکل آیا تھا۔اس نے ایک کار میں پرائم منسٹر کو اپنے ساتھ بٹھایا اور اسے لے کر ایک ایسے علاقے میں آگیا جو عموماً سنسان رہتا تھا۔ عمران نے کال کر کے خالد بن یوسف کو وہاں بلا لیا۔خالد بن یوسف کار لے کر خود وہاں پہنچ گیا تھا۔ عمران نے پرائم منسٹر کو بے ہوش کر کے وہیں چھوڑا اور خود خالد بن یوسف کے ساتھ نکل گیا۔

انہوں نے بلیک ڈک کے چوتھے سربراہ سر جان البرٹ کو زندہ چھوڑ دیا تھا جو تل ابیب کے ملٹری ہسپتال میں پہلے ہی سے موت و زیست کی جنگ لڑ رہا تھا۔ صفدر اور تنویر نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو انہیں بتایا گیا کہ سر جان جس نازک حالت میں ہے اس کا زندہ بچ رہنا ناممکنات میں سے ہے۔انہوں نے عمران کو یہ بات بتائی تو اس نے اسے اپنی موت آپ مرنے کے لئے چھوڑ دیا۔

صفدر اور اس کے ساتھیوں نے آبدوز کے کریو کو ہلاک کر کے آبدوز کا کنٹرول سنبھال لیا تھا۔اب وہ سب اس آبدوز میں موجود تھے اور آبدوز سمندر کی بیکراں گہرائی میں تیزی سے خلیج کی جانب بڑھتی جا رہی تھی۔ اس بار انہوں نے واقعی اسرائیل کو ناکوں چنے

چھوا دیئے تھے۔ بلیک ڈک کے تین سربراہوں کے ساتھ ساتھ انہوں نے ریڈ ہاک کے بے شمار ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دیا تھا اور عمران نے ریڈ ہاک کو بھی اس حالت میں پہنچا دیا تھا کہ اس کا زندہ بچنا مشکل ہی تھا۔

جولیا اور اس کی ساتھیوں نے سائنس دان ڈاکٹر گوسٹن کو ہلاک کر کے اس کی لیبارٹری میں میگا چپ بم لگا دیئے تھے جو ان کے جانے کے ایک گھنٹے بعد بلاسٹ ہو گئے تھے۔ ان بموں اور ایس ایف میزائلوں کے پھٹنے سے اس علاقے میں بے پناہ تباہی پھیل گئی تھی۔

عمران نے بھی پرائم منسٹر سے جن کاغذات پر دستخط کرائے تھے وہ ان کاغذات کے ذریعے اسرائیلی پرائم منسٹر کی جان نکال کر لے آیا تھا۔ اب جب تک کاغذات عمران کے پاس تھے وہ واقعی مرتے دم تک پاکیشیا کے خلاف کوئی سازش نہیں کر سکتا تھا اور یہ ان سب کی جیت تھی، بہت بڑی جیت۔ اس جیت کے ساتھ وہ اسرائیل کی ایک ایٹمی آبدوز بھی ساتھ لئے جا رہے تھے جو اسرائیل کے لئے ایک اور بڑا دھچکا تھا جسے وہ کبھی فراموش نہیں کر سکتے تھے۔

ختم شد

وہ لمحہ = جب صفدر اور جولیا نے تنویر کو گھیر لیا اور تنویر لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گیا۔
وہ لمحہ = جب تنویر عمران کے سامنے آ گیا اور وہ عمران کو ہلاک کرنے پر تل گیا۔

عمران اور تنویر کے درمیان اعصاب شکن جنگ

سیکرٹ سروس کے ممبران، بلیک جیک، مادام شی تارا اور تنویر کے چکروں میں
الجھے رہ گئے اور سنگ ہی اور تھریسیا نے اپنا مشن مکمل کر لیا۔
وہ لمحہ = جب عمران کو ایک ساتھ سنگ ہی، تھریسیا، بلیک جیک اور مادام شی تارا
کا مقابلہ کرنا پڑا۔

وہ لمحات

جب عمران کے تمام ساتھی خون میں لت پت اس کے سامنے تڑپ رہے تھے
اور زیرو لینڈ کے ایجنٹ ان پر موت بن کر ٹوٹ رہے تھے۔

کیا واقعی تنویر غدار ایجنٹ تھا

کیا واقعی سنگ ہی، بلیک جیک، مادام شی تارا اور تنویر عمران اور سیکرٹ سروس
کے ممبران کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے۔
زیرو لینڈ پر لکھا گیا ایک حیران کن، نیا اور ایسا انوکھا ناول جو اس سے پہلے کبھی
صفحہ قرطاس پر نہیں ابھرا ہو گا

تیز رفتار ایکشن، سسپنس اور حیرت انگیز انوکھے واقعات سے مزین ایک اچھوتا ناول

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان